اصحابِ رسولؐ کی عزت وناموس کے تحفظ کا ترجمان

سلسلہ وار — خیرپور سندھ

نظام خلافت راشدہ

شمارہ نمبر 2 فروری 2012ء بمطابق ربیع الاول 1433ھ

علیؓ سے محبت اور معاویہؓ سے بغض
کیسی چال ہے دشمنانِ رسولؐ کی

45 جنازے ایک ہی جگہ سے اٹھا کر بھی کبھی تشدد کا راستہ اختیار نہیں کیا

قائد اہل سنت والجماعت مولانا محمد احمد لدھیانوی مدظلہ العالی کا خطاب — کانفرنس ملتان سے

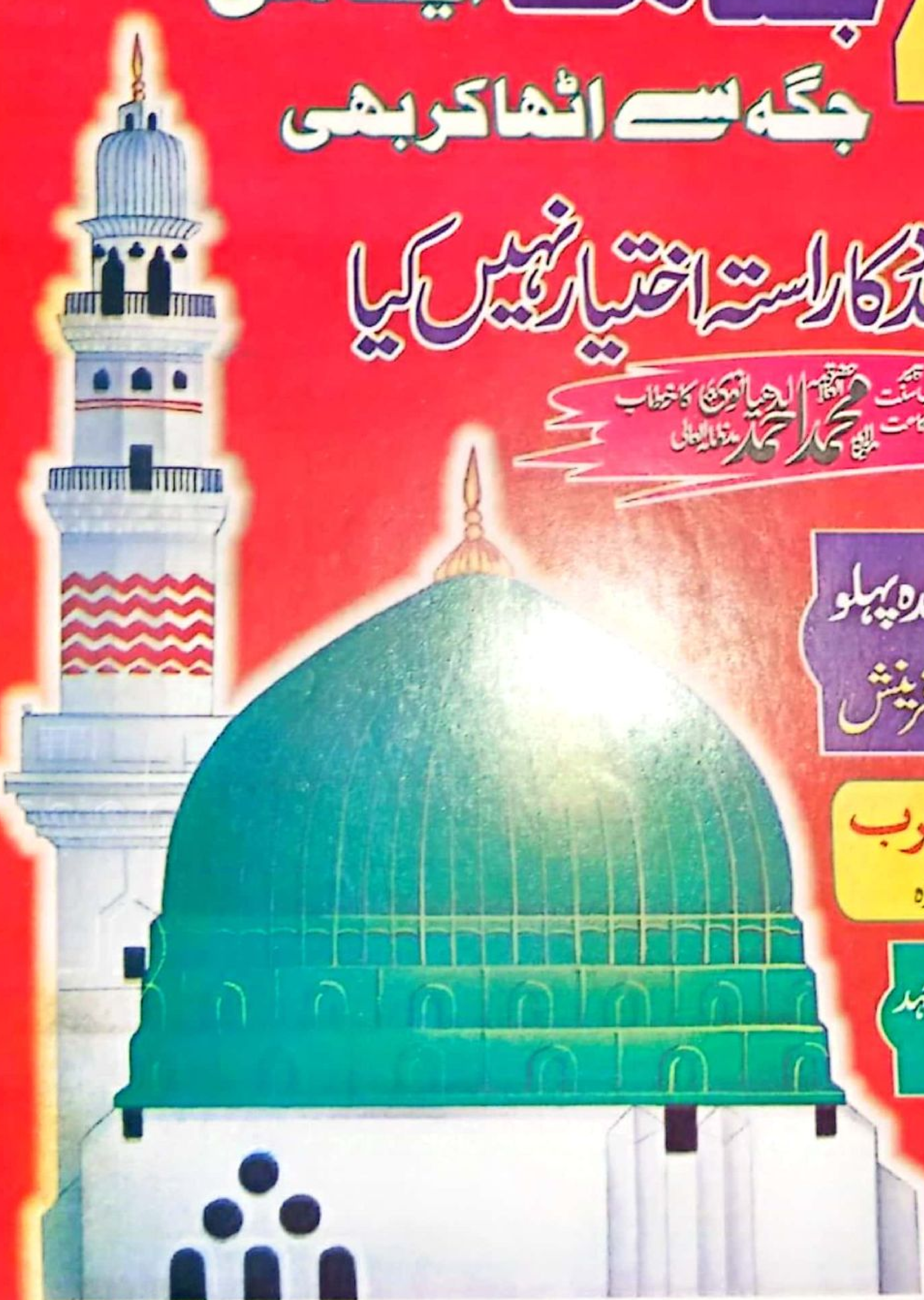

آفتابِ رسالت ﷺ کے درخشندہ پہلو
مقصودِ کائنات ﷺ ابتدائے آفرینش

ایران اور عالمِ عرب
ایرانی حکومت کی اسلامیت کا جائزہ

مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ امیرِ عزیمت کی جدوجہد
جائزہ — سبق — عزم

جھنگ MNA کی ڈگری جعلی ہے

ناانصافی کب ختم ہوگی؟
سید سکندر شاہ کا سوال

حضرت جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

دوری نہیں گوارا اب، حق نواز جھنگویؒ!
آؤ کہ منتظر ہیں سب، حق نواز جھنگویؒ
باطل ٹھٹھر رہا تھا، ظالم لرز رہا تھا
کھولے ہیں جب بھی تم نے لب، حق نواز جھنگویؒ!
ظلم وستم کی بارش، ہاتھوں میں ہتھکڑی، پر
حق بات سے رکے ہیں کب، حق نواز جھنگویؒ؟
کوئی کبھی کہیں بھی، طوفان اٹھتے دیکھا
شدت سے یاد آئے تب، حق نواز جھنگویؒ
سنی خوشی سے جھومے، بکھلائی رافضیت
اسٹیج پہ ہیں آئے جب، حق نواز جھنگویؒ
ابنِ سبا کی نسلیں، پھر سر اٹھا رہی ہیں
اِک اور بھیج دے یا رب! حق نواز جھنگویؒ
دیوانہ ساز تھے تم، ممبر کا ناز تھے تم
پھر سے وہ آدکھاؤ ڈھب، حق نواز جھنگویؒ
طرزِ سخن عجب تھا، انداز دلنشیں تھا
ویسی ادا کسی میں کب، حق نواز جھنگویؒ
آؤ کہ دجل کی پھر، تاریک رات چھائی
پھر توڑ دو فسونِ شب، حق نواز جھنگویؒ

دنیا بھر میں امریکی نیو ورلڈ آرڈر کے خاتمے اور غلبہ اسلام کی جدوجہد کے بنیادی اصول

خلافت کے عالمی نصب العین کی دعوت

المعروف

خلافت ورلڈ آرڈر

تالیف ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید

یہ کتاب 14 سال قبل اسیری کے دوران
کوٹ لکھپت جیل لاہور میں تحریر کی گئی تھی
اس وقت لکھی گئی باتیں آج سچ ثابت ہو رہی ہیں

- 50 سال مسلمانوں کی کیفیت غلامی
- عالمی تباہی سے بچنے کا واحد حل
- دنیا بھر کے مسلمان ممالک کی سیاسی و جغرافیائی حالت
- مسلمانوں کے قدرتی وسائل اور عالمی اثرات
- امریکہ کا نیو ورلڈ آرڈر ... اس کی حیثیت
- پوری دنیا پر دفاعی تسلط کی امریکی کوشش
- مسلمانوں کی قیادت اور جدید چیلنجوں کا جواب
- خلافت ورلڈ آرڈر دورِ حاضر کا حقیقی تقاضا
- اب منافقت ختم ہونی چاہیے
- امریکی نیو ورلڈ آرڈر اور یہودی منصوبہ
- دنیا بھر کے مسلمانوں کی مظلومیت
- عالم اسلام ایشیا اور افریقہ میں انگریزی بالادستی
- دنیا بھر میں مذہبی انقلاب کا آغاز ہو چکا ہے؟
- عزیمت اور رخصت کی تقسیم اور اسلام کی خوبی
- خلافت کی بنیاد پر اسلامی دعوت کا طریقہ کار
- غلبہ اسلام صرف خلافت کے ذریعے ممکن ہے
- خلافت ورلڈ آرڈر اور مسلمانوں کی ذمہ داری
- اسلامی ملکوں میں ایران اور شام کی حیثیت
- بیسویں صدی کے آغاز سے اسلام ختم کرنے کی یہودی سازش
- عالمگیر بھلائی اور نیکی کے فروغ کا حکم

اعلیٰ کتابت | خوبصورت طباعت | صفحات 208 | ہدیہ -/125

کتاب چھپ چکی ہے
آج ہی اپنے قریبی بک سٹال یا
041-3420396 سے طلب فرمائیں

ناشر

ادارہ اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد

Ph: 041-3420396

ناموس صحابہ و اہل بیت کے تحفظ کا علمبردار

سلسلہ وار نظامِ
خلافتِ راشدہ
خیرپور سندھ

سرپرست اعلیٰ
قائد اہلسنت مولانا
محمد احمد لدھیانوی
صدر اہلسنت والجماعت پاکستان

نگران
مولانا
اورنگزیب فاروقی
مرکزی جنرل سیکرٹری اہلسنت والجماعت پاکستان

چیف ایڈیٹر
انجینیئر طاہر محمود

فروری 2012ء
شمارہ نمبر 2 — جلد 3

بانی
قائد اہلسنت
علامہ علی شیر حیدری شہید
جامعہ حیدریہ خیرپور سندھ

امیر عزیمت مولانا حضرت العلامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ

حضرت العلامہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ مورخ اسلام

حضرت العلامہ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ ناموس صحابہ

فہرست

طالبان کو دہشت گرد کہنے والے کہاں ہیں؟	5
خلافت کا وعدہ	7
شیخ وقاص اکرم کی جعلی ڈگری	11
انٹرویو مولانا ریحان محمود ضیاء	13
ابتداء آفرینش	15
سیدنا عمر فاروقؓ	19
صحابہ دشمنی کی انتہاء	21
حق وفا ہم ادا کر چلے	23
دفاع پاکستان کانفرنس ملتان	25
وہ مرد جری	27
شیعہ کا مکر و فریب	29
ایران اور عالم عرب	31
احرام مقدس معین ہیں	33
آفتاب رسالت کے درخشندہ پہلو	35
شیعیت کا مقدمہ	37
علامہ فاروقی شہیدؒ	41
میری کہانی، میری زبانی	45
مشکلات کا روحانی وطبی حل	50

مجلس مشاورت
- سید غازی پریل شاہ (سندھ)
- حاجی غلام مصطفیٰ جدون (خیبرپختونخواہ)
- مولانا شمس الرحمٰن معاویہ (پنجاب)
- مولانا ثناء اللہ فاروقی (بلوچستان)
- مولانا تصدق حسین (آزاد کشمیر)
- مولانا عبداللہ حیدری (گلگت)

مجلس ادارت
- سید سکندر شاہ
- سید علی معاویہ شاہ
- غلام رسول
- محمد ظہیر
- محمد طارق
- محمد معاویہ

فی شمارہ 35 روپے ٭ سالانہ 500 روپے

رابطہ کیلئے: 0300-7916396
041-3420396
Khelafaterashida@yahoo.com -------- tahirsmi@gmail.com

پبلشر نظامِ خلافت راشدہ فاؤنڈیشن اعظم کالونی لقمان خیرپور سندھ

فرمانِ الٰہی عزوجل

اور جو لوگ ایمان لائے۔ اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خدا کی راہ میں لڑائیاں کرتے رہے۔ اور جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں) کو جگہ دی اور ان کی مدد کی یہی لوگ سچے مسلمان ہیں۔ ان کے لیے (خدا کے ہاں) بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

(الانفال ع ۱۰)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمانِ رسول ﷺ

بحوالہ جابرؓ...... آپ ﷺ نے فرمایا...... اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کے سوا باقی سب جہان والوں پر میرے صحابہ کو فضیلت بخشی اور ان میں سے میرے چار دوستوں ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ کو منتخب فرما کر خصوصی مصاحب بنایا اور میرے ہر صحابی میں بھلائی موجود ہے۔

(قرطبی ج ۱۶ صفحہ ۲۹۷ و مجمع الزوائد صفحہ ۱۶ ج ۱۰)

اصحاب رسول رضی اللہ عنہم

جو لوگ خدا پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے وہ یہی وہ لوگ ہیں۔ جن کے دلوں میں خدا نے ایمان (پتھر کی لکیر کی طرح) تحریر کر دیا ہے۔ اور فیض بخشی سے ان کی مدد کی ہے۔ اور اللہ ان کو ایسی بہشتوں میں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں۔ داخل کرے گا۔ یہ ہمیشہ ان میں رہیں گے خدا ان سے خوش ہے اور وہ خدا سے خوش ہیں یہی گروہ خدا کا لشکر ہے۔ (اور) سن رکھو کہ خدا ہی کا لشکر مراد حاصل کرنے والا ہے۔

(مجادلہ: آخری آیت)

فکرِ جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

میں الیکشن صرف اپنے مشن کی خاطر لڑ رہا ہوں اور اسمبلی میں صرف اس لیے جانا چاہتا ہوں کہ مسلمانانِ اہلسنت کے حقوق کی حفاظت کر سکوں، قادیانیوں، شیعوں اور دیگر باطل فرقوں کے ہاتھوں ان کا جو استحصال اور حقوق کی پامالی ہو رہی ہے۔ اس کے خلاف آواز اٹھا سکوں۔ میں پارلیمنٹ میں شیعوں کو بھی قادیانیوں کی طرح غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کے لیے بل لانا چاہتا ہوں۔ میں صرف مسلمانوں کا نمائندہ ہوں اور صرف انہی کی نمائندگی کروں گا۔ مجھے صرف اور صرف اہلسنت کے ووٹ چاہییں۔ شیعہ سے نہ ہی ووٹ مانگتا ہوں اور نہ لینا چاہتا ہوں مجھے ان کے ووٹ نہیں چاہییں۔ جنہیں میں کافر قرار دلانا چاہتا ہوں۔

(انتخابی جلسہ سے خطاب)

علامہ فاروقی شہید نے فرمایا

اسلام میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو انتہائی مقام حاصل ہے۔ خود اسلام کی عظمت اور اس کی تعلیمات کا فروغ بھی اسی گروہ کے تقدس سے وابستہ ہے، قرآن، احادیث رسول ﷺ، خاندان نبوت ﷺ، شیعہ سے مزعومہ بارہ امام حتی کہ عیسائی، یہودی، اور ہندوؤں تک ہر دور میں مؤرخین اور سکالروں نے انتہائی کھلے دل سے صحابہ کرامؓ کی عظمت کا اعتراف کیا ہے۔ ہر صدی اور ہر عہد کی بڑی بڑی شخصیات نے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اور اہلبیت رضی اللہ عنہم عظام کی عظمت و صداقت، دیانت و عدالت کو نہ صرف یہ کہ تسلیم کیا ہے بلکہ ان کی عدالت کے اقرار کو اسلام کا حاصل اور بنیادی نقطہ قرار دیا ہے۔

فرمودات اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ

"میرا اللہ گواہ ہے کہ اپنی ذات کے لیے کوئی مفاد حاصل نہیں کیا"۔ "اگر یہ ثابت ہو جائے کہ سپاہ صحابہؓ کو بیرونی امداد ملتی ہے تو سزائے موت کے لیے تیار ہوں"۔ "آج میں جیل میں بلند حوصلوں، جواں جذبوں اور پختہ ارادوں کے ساتھ وقت گزار رہا ہوں لیکن اس وقت بھی اپنے مشن و موقف پر چٹان کی طرح قائم ہوں"۔ "گولیوں کی بارش، بموں کے دھماکے، جھوٹے مقدمات، ریاستی جبر و تشدد اور قید و بند کی صعوبتیں ہمیں اسلام، ختم نبوت اور ازواج مطہراتؓ و صحابہ کرامؓ کے دشمنوں کی سازشوں کا پردہ چاک کرنے اور منافقوں کے چہروں سے نقاب اتارنے سے نہیں روک سکتی"۔ "ہم تختہ دار پر چڑھ سکتے ہیں، تیغ ظلم سے کٹ سکتے ہیں، بم دھماکوں سے اڑ سکتے ہیں وقت کے فرعون سے ہاتھوں خاک و خون میں تڑپ سکتے ہیں لیکن توحید کے منکر، ختم نبوت کے باغی عصمت قرآن کے منکر اور اصحاب رسول ﷺ کے دشمن و گستاخ کو کافر کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔"

طالبان امریکہ مذاکرات، طالبان کو دہشت گرد کہنے والے کہاں ہیں؟

دنیا کی سپر پاور امریکہ اور دنیا کے سب سے زیادہ بے وسیلہ، غریب بے سروسامان طالبان کے درمیان قطر میں مذاکرات کا آغاز ہو چکا ہے۔ نا قابل یقین یہ ہے کہ امریکہ نے طالبان کی 4 پیشگی شرائط تک مان لی ہیں۔ نا قابل تصور اطلاع یہ ہے کہ امریکہ نے اجڈ، گنوار، انتہا پسند، بنیاد پرست، دہشت گرد افغان سمجھتا تھا ان سے مذاکرات کے لیے خود زمین ہموار کی تھی۔ کئی ٹریلین ڈالر سالانہ کا دفاعی بجٹ، جدید مہلک اور تباہ کن ہتھیار رکھنے والا امریکہ ہے اور دنیا کا ہر مسلم اور غیر مسلم ملک، امریکہ کا سیاسی و دفاعی اور اقتصادی حلیف ہے۔ اور مقابلے میں ننگے پاؤں طالبان ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان یوسف رضا گیلانی بھی مذاکرات کا اسٹیج سجانے میں معاونت کے لیے قطر پہنچ چکے ہیں۔ مذاکرات کا نتیجہ جو بھی نکلے لیکن طالبان نے ثابت کر دیا ہے

فضاء بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

شائد دنیا کو یاد ہو کہ قریباً دس برس پیشتر پاکستان کے بھگوڑے سابق صدر اور سابق آرمی چیف پرویز مشرف نے امریکی غرور و تکبر کے آگے پاکستان کی سالمیت اور خودداری کو اونے پونے بیچ کر انہی طالبان کو ملیامیٹ کرنے کے لیے امریکہ کے اتحادی ہونے کا اعلان کرتے ہوئے کہا تھا۔ ''ملا محمد عمر کے دن گنے جا چکے ہیں'' اور اس وقت امیر المومنین ملا محمد عمر نے بی بی سی کو انٹرویو میں اعلان کیا تھا کہ ہم بیس سال تک گوریلہ جنگ لڑیں گے ابھی تو ان اعلانات کی گونج بھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ امریکہ بھیگی بلی کی طرح طالبان سے مذاکرات کی راہیں تلاش کرنے لگا۔ اس کو طالبان کے ساتھ مذاکرات کی اتنی جلدی تھی کہ اس نے سب اتحادیوں کے ساتھ ساتھ پاکستان کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تھا اب ہمارے وزیر اعظم صاحب اپنی ساکھ بچانے کے لیے قطر پہنچے ہیں۔ انہیں طالبان کی طرف سے مذاکرات کے وفد میں ملا عبدالسلام ضعیف کے ساتھ جب آنکھیں ملانی پڑیں گی شائد وہ ان کا سامنا نہ کر سکیں گے۔ کیونکہ ملا عبدالسلام وہی ہیں جو اس وقت طالبان کی طرف سے پاکستان میں سفیر مقرر تھے۔ اور ہمارے حکمرانوں نے سفارتی آداب کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے انہیں مادر زاد ننگا کر کے فٹ بال کی طرح ٹھڈے مارتے ہوئے اپنے امریکی آقاؤں کے سپرد کیا تھا۔ سوویت یونین کو افغانستان میں شکست فاش ہوئی تو اسے امریکہ کی جنگی حکمت عملی، سفارتی کامیابی، فوجی تعاون، اور جدید سائنسی و تکنیکی مہارت کا شاخسانہ قرار دیا گیا سوویت یونین کے فوجی انخلاء کے وقت پاکستان میں وہ لوگ حکمران تھے جو امریکہ سے یہ کہنے کا بھی حوصلہ نہیں رکھتے تھے کہ جناب اس کامیابی کا سہرا آپ اپنے سر پر ضرور سجایئے۔ مگر افغان مجاہدین کی سرفروشی اور پاکستان کی قربانیوں کو بھی یاد رکھیں۔ آپ تو ویت نام سے بھی دم دبا کر بھاگ گئے تھے اور روسی بھی افغانستان میں مداخلت پر کانوں کو ہاتھ لگایا کرتے تھے۔ مگر اب افغان طالبان کی کامیابی میں کوئی حصہ دار نہیں ہے۔ بے تیغ سپاہیوں نے دنیا کی بدترین جنگی قوت و ہیبت کا تن تنہا مقابلہ کیا ہے۔ موجودہ حکمرانوں اور فوجی قیادت نے اچھا کیا کہ امریکہ کے اتحادی ہونے پر نظر ثانی کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ورنہ آج ہم قطر جانے اور امریکہ طالبان مذاکرات میں ڈھنگ سے حصہ لینے کے بھی قابل نہ ہوتے۔ اعتماد تو شائد ہم پر اب بھی نہ کیا جائے۔ امریکہ ہمیں طالبان کا سرپرست اور طالبان ہمیں امریکہ کا فرنٹ لائن اتحادی سمجھتے ہیں۔ طالبان کے پاکستان میں سفیر ملا عبدالسلام ضعیف اور دیگر طالبان لیڈروں کے ساتھ ہم نے جو غیر شریفانہ سلوک کیا وہ بھلانے والا بھی نہیں۔ امریکہ نے ہمارے حکمرانوں اور افواج کو ہی ذلیل و خوار کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ بڑے بڑے نامور مذہبی لیڈروں اور جماعتوں کو بھی طالبان کے خلاف جلوس نکالنے کے لیے فنڈز دیے ہیں۔ ان میں چند گدی نشین پیر، سنی تحریک، اور پاکستان سنی کونسل کے راہنما ثروت اعجاز قادری اور صاحبزادہ فضل کریم سر فہرست ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ نے ان تمام نام نہاد لیڈروں کو 38 ہزار ڈالر کی رقم دینے کا انکشاف کر کے ان کے مکروہ چہروں کو چوراہے میں ننگا کر دیا ہے۔

امید ہے اس تاریخی کامیابی پر طالبان پاکستان کے عوام اور امریکہ کے معتوب خفیہ اداروں کے ہمدردانہ جذبات کو فراموش نہیں کریں گے۔ اہلسنت والجماعت کے قائد مولانا محمد احمد لدھیانوی نے ہمیشہ طالبان کی حمایت کا اعلان کرتے ہوئے افغانستان میں موجود امریکی و اتحادی افواج کی نہ صرف پرزور مذمت کی ہے بلکہ عالمی عدالت کے ذریعے امریکہ سے افغانستان میں جنگ مسلط کرنے پر جنگ تاوان وصول کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ افغان جنگ کا اینڈ گیم ہم بنے اور امریکہ کی بے اعتمادی، بدگمانی کا شکار بھی ہوئے۔ طالبان شوریٰ اور حقانی نیٹ ورک کے طعنے بھی سہے لہٰذا سابقہ غلطیوں کوتاہیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے نئے دور کا آغاز ہونا چاہیے۔

ضربِ حیدری

علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ

اچھی طرح مجھے وہ وقت یاد ہے، جب مجھ سے جج پوچھ رہا تھا کہ آپ پر الزام ہے کہ آپ نے شیعوں کو کافر کہا ہے! میں نے کہا جی اس تقریر کو بڑا وقت ہوا ہے، اس میں کیا کیا کہا تھا، یہ تو مجھے یاد نہیں...... آپ پوچھتے ہیں تو میں اب کہہ دیتا ہوں کہ واقعی ہیں...... اب بے چارہ پریشان تھا، اس نے سمجھا تھا کہ کہیں گے نہیں نہیں! پریشان ہوگیا، کہنے لگا جی وہ قادیانیوں کو کہہ رہے ہیں نا آپ؟ میں نے کہا قادیانیوں کو بھی، اور ان کو بھی؟ میں نے کہا یہ ان سے بھی دو قدم آگے ہیں۔ کہتا ہے آپ کے ہوش حواس بالکل ٹھیک ہیں؟ میں نے کہا بالکل ٹھیک ہیں...... نشہ وشہ تو نہیں کیا؟ میں نے کہا بالکل نہیں کیا! اچھا! تو آپ اعتراف جرم کر رہے ہیں...... پتہ ہے آپ کو اس کی سزا دس سال قید ہے؟ آپ اعتراف جرم کر رہے ہیں میں نے کہا جرم نہیں عبادت کر رہا ہوں۔ کئی ساتھی یہاں موجود ہیں، جو عدالت میں میرے ساتھ تھے...... کچھ ساتھی بھی تھے جو مجھے کہنیاں مار رہے تھے کہ وقتی طور پر مصلحت سمجھو، مار نہ جائیں...... وہ بیچارے میرے ساتھ خیر خواہی کر رہے تھے لیکن میں سوچ رہا تھا، اگر میں نے آج غلطی کر لی...... تو اپنے اسلاف کی تاریخ پر بدنما داغ آجائے اور پھر ساری زندگی تقریریں کروں وہ تو بے سود ہیں، یہ چیز تو ریکارڈ میں رہنے والی ہے۔ کہتا ہے جی! آپکو دس سال سزا ہو جائے گی، میں نے کہا جی وہ میرا کام نہیں ہے۔ میرا کام وہ ہے جو میں کر رہا ہوں، آپ بھی سرکاری ملازم ہیں، میں بھی سرکاری ملازم ہوں، آپ ایک سرکار کے ملازم ہیں اور میں دوسری سرکار کا ہوں، اس لیے اگر آپ کو اپنی ڈیوٹی اور اپنی نوکری کا خیال ہے، تو مجھے خدائی نوکری کا خیال نہیں ہے؟ میری بھی یہ ڈیوٹی ہے کہ ایسے موقع پر کھل کے بات کروں اور جس کو حق سمجھتا ہوں، اس کو پیش کروں، میں اپنی ڈیوٹی پوری کر رہا ہوں، آپ اپنی ڈیوٹی پوری کریں، اس سے میرا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ٹھیک ہے آپ جو چاہیں کریں۔

درسِ قرآن

امام اہلسنت مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقی کے قلم سے

حصہ چہارم

خلافت کا وعدہ

واضح رہے کہ اس آیت استخلاف سے حقیقت خلافت ثلاثہ پر سب سے پہلے جس نے استدلال کیا وہ حضرت علی المرتضیٰ ؓ ہیں۔ انہوں نے اس آیت کو حضرت فاروق اعظم ؓ کی خلافت پر منطبق فرمایا۔ چنانچہ نہج البلاغہ مطبوعہ مصر قسم اول ص ۲۸۲ میں ہے کہ جب حضرت عمر ؓ نے جہاد فارس کے وقت حضرت علی ؓ سے خود اپنے جانے کے متعلق مشورہ لیا تو حضرت علی ؓ نے جواب دیا کہ

"بے شک اس دین کی فتح وشکست کثرت و قلت لشکر کے سبب سے نہیں ہے بلکہ وہ اللہ کا دین ہے جس کو اس نے غالب کیا اور یہ اسی کا لشکر ہے جس کو اس نے مہیا کیا۔ اور مدد دی یہاں تک کہ پہنچا جہاں تک پہنچا اور پھیلا جہاں تک پھیلا اور ہم لوگ اللہ کے وعدہ پر ہیں اور اللہ اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا ہے۔ اور اپنے لشکر کو مدد دینے والا ہے۔"

حضرت علی مرتضیٰ ؓ نے خدا کے وعدہ کا حوالہ جو اس کلام میں دیا ہے تمام شارحین نہج البلاغہ اس بات پر متفق ہیں کہ یہ وعدہ آیت استخلاف ہی سے انہوں نے اخذ کیا ہے۔ اور عقل سلیم بھی یہی کہتی ہے کہ ضرور اسی آیت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اور کسی آیت میں خلافت وتمکین کی خبر وعدہ کے لفظ کے ساتھ نہیں ہے۔ علامہ ابن میثم بحرانی اس قول کی شرح میں لکھتے ہیں۔

"اللہ نے ہم سے وعدہ کیا ہے یعنی مدد اور غلبہ اور خلافت کا زمین میں جیسا کہ فرمایا یعنی اللہ نے وعدہ دیا ہے کہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے تم میں سے۔ اور انہوں نے اچھے کام کیے کہ ضرور ان کو خلیفہ بنائے گا زمین میں"

حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے اپنے اس کلام میں کیسی فصاحت وبلاغت سے حضرت عمر ؓ کا خلیفہ برحق ہونا ان کی خلافت کا اس آیت کی موعودہ خلافت ہونا بیان فرمایا۔ ان کے دین کو اللہ کا دین اور ان کے لشکر کو اللہ کا لشکر بتایا اور اپنے آپ کو حضرت عمر ؓ کی جماعت میں شامل کر کے فرمایا کہ ہم سے خدا کا وعدہ ہے۔

اسی قسم کا کلام حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے اس وقت بھی فرمایا جب جہاد روم میں حضرت عمر ؓ نے ان سے مشورہ لیا۔ نہج البلاغہ قسم اول ص ۱۷۱ مطبوعہ مصر میں ہے۔

"متحقق اللہ ذمہ دار ہوگا اس دین والوں کے لیے ان کی جماعت کو غالب کرنے اور ان کی کمزوریوں کو چھپانے کا"

اس کلام کی شرح میں بھی شارحین نہج البلاغہ متفق ہیں کہ حضرت علی ؓ نے اللہ کے ذمہ دار ہونے کا مضمون آیت استخلاف سے لیا ہے۔

مہاجرین وانصار اگر کسی شخص پر متفق ہو کر امام کہہ دیں تو وہ اللہ کا پسندیدہ امام ہے ان کے مقرر کیے ہوئے خلیفہ کو جو نہ مانے وہ واجب القتل ہے

علامہ ابن میثم لکھتے ہیں۔

یہ مضمون اللہ تعالیٰ کے قول وعد اللہ الذین امنو امنکم وعملوا الصالحات سے جناب امیر نے لیا ہے۔

علامہ محسن کاشی تفسیر صافی مطبوعہ تہران آیت استخلاف کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

لیجعلنهم خلفاء بعد نبیکم لیستخلفنهم

کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کو بعد نبی، خلیفہ بنائے گا۔

پھر یہی مفسر اسی صفحہ میں ائمہ اہل بیت سے روایت کرتا ہے۔

امام باقر ؒ سے روایت ہے کہ اللہ نے اپنی کتاب میں خاص ان صاحبان حکومت کے لیے جو بعد محمد ﷺ کے (خلیفہ) ہوئے فرمایا کہ وعد اللہ الذین امنوا منکم سے فاولئک هم الفاسقون تک

نیز یہی مفسر اسی صفحہ میں سورۃ تحریم کی تفسیر میں تفسیر قمی سے نقل کرتا ہے۔

ترجمہ "رسول اللہ ﷺ نے حفصہؓ سے فرمایا کہ ابو بکرؓ میرے بعد والی خلافت ہوں گے پھر ان کے بعد تمہارے والد" حفصہؓ نے پوچھا کہ آپ کو یہ خبر کس نے دی۔

تفسیر صافی میں عبارت منقولہ کے بعد پھر یہی مضمون بحوالہ تفسیر مجمع البیان وتفسیر عیاشی امام باقر ؒ سے نقل کیا ہے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ بحوالہ وحی الٰہی حضرت ابو بکرؓ وحضرت عمرؓ کی خلافت کی خبر دے گئے تھے۔ اور یہ خبر بطور خوشخبری کے اپنی بی بی کو خوش کرنے کے لیے آپ نے دی تھی۔ اگر ان کی خلافت حقہ نہ ہوتی تو کیا رسول ایک ناجائز چیز کی خبر سنا کر اپنی بی بی کو خوش کرنا چاہتے تھے؟

علامہ طبرسی تفسیر مجمع البیان میں آیت استخلاف کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

"وعدہ دیا ہے اللہ نے ان لوگوں کو جو تم میں سے ایمان لائے یعنی انہوں نے اللہ اور رسول ﷺ کی اور تمام ان باتوں کی تصدیق کی جن کا قبول کرنا واجب ہے اور اچھے کام یعنی خالص اللہ کے لیے عبادتیں کیں کہ ضرور ضرور ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ مطلب یہ کہ ان کافروں کی زمین عرب وعجم کا وارث بنائے گا۔ یعنی ان کو زمینوں کا ساکن اور بادشاہ بنائے گا"

حضرت علی مرتضیٰ اپنے زمانہ خلافت میں اکثر حضرات خلفائے ثلاثہ خصوصاً شیخین کی تعریف فرمایا کرتے تھے۔ اور مسئلہ تفضیل شیخین میں تو جس قدر اہتمام انہوں نے کیا اس قدر اہتمام تو کسی نے نہیں کیا چند کلام آپ کے بطور نمونہ حسب ذیل ہیں۔

نہج البلاغہ قسم دوم ص ۳۵۳ میں ہے

ترجمہ:...... اور حاکم ہوا مسلمانوں پر ایک حاکم پس اس نے قائم کیا دین اور ٹھیک چلا یہاں تک کہ دین نے اپنا سینہ زمین پر رکھ دیا۔

اونٹ جب راحت واطمینان کی حالت میں ہوتا ہے تو اپنا سینہ زمین پر رکھ دیتا ہے۔ حضرت علی المرتضیٰؓ نے اس کلام میں دین کو اونٹ سے تشبیہ دی ہے۔ مطلب یہ کہ اس حاکم کے عہد میں دین کو کمال قوت وراحت حاصل ہو گئی گو اس کلام میں نام کسی کا نہیں ہے۔ لیکن اوصاف بتلا رہے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ کے سوا کوئی مراد نہیں ہو سکتا علامہ فتح اللہ کاشانی ترجمہ نہج البلاغہ میں پہلے فقرہ کا ترجمہ لکھتے ہیں کہ "والی ایشان

شدوالی کہ آں عمر بن خطاب است"۔ اور آخری فقرہ کا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ تا آنکہ بزددین پیش سینہ خود در ابرزمین واین کنایت است از استقرار و تمکین اہل اسلام۔

نہج البلاغہ قسم دوم صفحے میں ہے کہ حضرت علی ؓ نے حضرت معاویہ ؓ کو خط بھیجا جس کی عبارت حسب ذیل ہے۔

(ترجمہ) "بتحقیق مجھ سے بیعت کی ہے ان لوگوں نے جنہوں نے بیعت کی تھی۔ ابوبکرؓ و عثمانؓ سے انہیں شرائط پر جن شرائط کے ساتھ ان سے بیعت کی تھی لہٰذا اب نہ حاضر کو اختیار حاصل ہے کہ کسی اور کو پسند کرے اور نہ غائب کو کہ میری خلافت کو رد کرے۔ خلافت کے مشورہ کا حق مہاجرین وانصار کو ہے وہ اگر کسی شخص پر متفق ہو جائیں اور اس کو امام کہہ دیں تو وہ اللہ کا پسندیدہ امام ہے۔ مہاجرین وانصار کے مشورہ سے جو شخص خلاف ہو جائے کوئی اعتراض کر کے یا نئی بات نکال کر تو لوگ اس کو واپس لائیں۔ اسی بات کی طرف جس سے وہ نکل گیا ہے اگر وہ نہ مانے تو اس سے قتال کریں کیونکہ اس نے ایمان والوں کی راہ کے خلاف راہ اختیار کی اور اللہ اس کو اپنی طرف پھیرے گا جس طرف وہ پھرا ہے اور قسم اپنی جان کی اے معاویہؓ اگر تم عقل سے غور کرو اور خواہش نفسانی کو دخل نہ دو تو یقیناً مجھ کو خونِ عثمانؓ سے سب سے زیادہ بے تعلق پاؤ گے۔ اور یقیناً تم کو معلوم ہو جائے گا کہ میں خون سے بالکل علیحدہ ہوں۔

اس خط میں حضرت علی المرتضیٰؓ نے نہایت تصریح کے ساتھ نام لے کر حضرات خلفائے ثلاثہ ؓ کے خلیفہ برحق ہونے کی تصریح فرمائی اپنی خلافت کے برحق ہونے کے ثبوت میں اس بات کو پیش کیا کہ میرے ہاتھ پر ان لوگوں نے بیعت کی ہے۔ جنہوں نے ان تینوں خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی یہ بھی اس خط میں لکھ دیا کہ عقد خلافت کا مشورہ مہاجرین و انصار کا حق ہے۔ وہ جس کو چاہیں خلیفہ بنا دیں وہی خلیفہ پسندیدہ یعنی خلیفہ برحق ہے یہ بھی لکھ دیا کہ مہاجرین وانصار کے مقرر کئے ہوئے خلیفہ کو جو نہ مانے وہ واجب القتل ہے اس سے زیادہ تصریحات اور کیا ہو سکتی ہیں۔

علامہ باقر مجلسی نے حیات القلوب جلد دوم صفحہ ۲۵۵ میں حضرت امام محمد باقرؑ سے طویل روایت نقل کی ہے۔ جس میں اس ابتدائی زمانہ کا بیان ہے جب کہ رسول خدا ﷺ مبعوث ہوئے اور آپ نے قریش کو دعوت دین دی اس روایت کا بقدر ضرورت حصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

ترجمہ:۔ حق تعالیٰ نے حضور ﷺ کو دعویٰ نبوت ظاہر کرنے کا حکم دیا پس حضرت مسجد میں آئے اور حجر اسمٰعیل پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے آپ نے پکارا کہ اے گروہ قریش اور اے قبائل عرب تم کو میں بلاتا ہوں خدا کی وحدانیت کی گواہی دینے اور اپنی پیغمبری پر ایمان لانے کی طرف اور میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ بت پرستی کو چھوڑ دو اور جس حکم کی طرف میں بلاتا ہوں اس کو مانو تا کہ تم عرب کے بادشاہ ہو جاؤ اور گروہ عجم تمہارے فرماں بردار بن جائیں۔ اور بہشت میں تم بادشاہ ہو جاؤ۔

اس حدیث کا مطلب بہت صاف ہے اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس حدیث میں جو پیشنگوئی بادشاہت کی ہے یہ بادشاہت انہیں لوگوں کو ملنا چاہیے جنہوں نے آپ کی دعوت کو قبول کیا ہو۔ اور آپ کی اطاعت کی ہو اور اس وقت کے لوگوں

> **اگر خلفائے ثلاثہ کو دعوت نبی ﷺ کا قبول کرنے والا اور اطاعت کرنے والا، نہ مانا جائے تو پھر حضور ﷺ کی پیشگوئی کا مقصد پورا ہی نہیں ہوتا، جو ناممکن ہے**

میں بادشاہت عرب و عجم کی ملی حضرات خلفائے ثلاثہ کو، حضرت علی ان کے محکوم و مغلوب رہے چوتھے نمبر پر حضرت علیؓ کو بھی بادشاہت ملی مگر بقول شیعہ برائے نام پس اگر حضرات خلفائے ثلاثہ اور ان کے رفقاء کو دعوت نبی کا قبول کرنے والا آپ کی اطاعت کرنیوالا نہ مانا جائے تو حدیث کی پیشنگوئی کا پورا ہونا چہ معنی اس کے برعکس کا ظہور ماننا پڑے گا کہ جن لوگوں نے دعوت قبول کی وہ تو مغلوب و محکوم و مظلوم رہے اور جنہوں نے قبول دعوت و اطاعت سے انحراف کیا وہ تمام موعودہ نعمتوں پر قابض ہو گئے۔

حیات القلوب کی یہ حدیث بہترین تفسیر آیت استخلاف کی ہے آیت استخلاف کی تفسیر میں ابھی بہت سی احادیث کتب شیعہ کی نقل کی جا سکتی ہیں لیکن اب زیادہ ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔

اب یہ دیکھنا چاہیے کہ حضرات شیعہ ایسی صاف و صریح آیت اور ایسے واضح و روشن استدلال کے مقابلہ میں کیا تاویلات کرتے ہیں ان تاویلات کو دیکھ کر ایک معمولی عقل کا آدمی بھی اچھی طرح فیصلہ کر سکتا ہے کہ شیعوں کا ایمان قرآن شریف پر نہیں ہے۔ مگر اپنے کو اسلامی فرقوں میں شمار کرانے کے لیے صاف صاف نہیں کہتے لیکن از روئے انصاف ان تاویلات سے بدرجہا بہتر تھا۔ کہ وہ صاف صاف کہہ دیتے کہ ہم قرآن کو نہیں مانتے ان تاویلات کا پورا ذخیرہ جوابات تحفہ اثنا عشریہ و نیز مجتہدین لکھنو کے تصانیف متعلق مسئلہ امامت میں موجود ہے ہم اس میں سے محض نمونہ کے طور پر چند منتخب امور دکھلاتے ہیں۔

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

حضرات شیعہ نے خوب جوابات اس آیت کے دیے ہیں جتنے منہ اتنی باتیں مگر ان سب میں سے جو سب سے بڑھیا جواب ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

اول:...... یہ قرآن مجید محرف ہے اس میں پانچ قسم کی تحریف ہو گئی۔ اول اس میں سے آیتیں اور سورتیں نکال ڈالی گئی ہیں الفاظ بھی نکال ڈالے گئے معلوم نہیں اس آیت سے کتنے الفاظ نکال دیے گئے اور ان کے نکل جانے سے مطلب کیا سے کیا ہو گیا۔

دوم:...... اس قرآن میں بہت سی عبارتیں صحابہ نے اپنی طرف سے بنا کر بڑھا دیں جس سے کفر کے ستون قائم ہوتے ہیں اور حضور پاک ﷺ کی توہین ہوتی ہے۔ اور وہ عبارتیں قابل نفرت اور خلاف فصاحت بھی ہیں۔

سوم:...... اس قرآن مجید کے الفاظ بدل دیے گئے ہیں۔

چہارم:...... اس قرآن مجید کے حروف بھی بدل دیے گئے ہیں۔

پنجم:...... اس قرآن کی ترتیب بھی خراب کر دی گئی ہے۔ ترتیب چار قسم کی ہے۔ سورتوں کی ترتیب، آیتوں کی ترتیب، الفاظ کی ترتیب، حروف کی ترتیب، یہ چاروں قسم کی ترتیب قرآن موجودہ میں خلاف مرضی خدا اور رسول ہے۔

المختصر

(1) یہ قرآن مجید ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ اس سے شیعوں پر کوئی حجت و الزام قائم ہو سکے اس جواب سے اگرچہ شیعوں کی گلوخلاصی اس آیت استخلاف بلکہ پورے قرآن کے احکام و مسائل سے ہو جاتی ہے۔ لیکن پھر اپنے کو مسلمانوں میں شمار کرانے کا اور مسلمانوں کو بل کر تباہ کرنے کا کوئی حیلہ ان کے پاس نہیں رہتا۔ لہٰذا تحریف قرآن کا غدر خاص خاص مواقع کے سوا کہیں نہیں بیان کیا جاتا۔

(2)...... قرآن معمّی و چیستان ہے سوا پیغمبر کے اور اماموں کے کوئی اس کو سمجھ نہیں سکتا لہٰذا آیت استخلاف کا کیا معنی قرآن شریف کی کسی آیت کا نہ کوئی مطلب معلوم ہو سکتا ہے نہ جو ظاہری مطلب دوسروں کی سمجھ میں آتا ہو اس سے شیعوں کو الزام دیا جا سکتا ہے۔

(3)...... آیت استخلاف میں خدا نے جو کچھ وعدہ کیا ہے وہ مومنین صالحین سے ہے اور حضرات خلفائے ثلاثہ کا مومن ہونا تسلیم نہیں صالح ہونا تو پیچھے کی بات ہے۔

جواب الجواب:......

یہ ہے کہ بیشک آیت میں وعدہ مومنین صالحین سے ہے۔ مگر حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کو مومن کامل بلکہ سرتاج اہل ایمان ہونا ایسا قطعی اور ضروری مسئلہ دین الٰہی کا ہے۔ کہ کسی کلمہ گو کو اس کے تسلیم سے انحراف ہو ہی نہیں سکتا کسی اچھے سے اچھے مدعا پر اس سے زیادہ دلائل قائم نہیں ہو سکتے جتنے کہ اس مدعا پر قائم ہیں۔ جس کو اس میں کوئی شک ہو وہ رسالہ مباحثہ مکیریان و رسالہ ہزیمت شیعیان پنجاب دیکھئے کہ ان دونوں رسائل میں اسی ۸۰ دلائل اس مسئلہ کے متعلق مذکور ہیں

و لکن اللہ رمٰی) اسی طرح حضرات خلفائے ثلاثہ کے خلیفہ بنانے کو اپنا فعل فرمایا۔

اصل یہ ہے کہ دنیا عالم اسباب ہے یہاں حق تعالیٰ جو کچھ کرنا چاہتا ہے سبب و مسبب کے پردہ میں کرتا ہے اور یوں تو جو چیز نیست سے ہست ہوئی ہے چھوٹی سے چھوٹی شے ہو یا بڑی سے بڑی وہ حقیقۃً خدا ہی کے کرنے سے ہوتی ہے لیکن بعض چیزوں میں کوئی خصوصیت ایسی پائی جاتی ہے کہ ان چیزوں کو خدا اپنی منسوب فرماتا ہے اور بعض میں وہ خصوصیت نہیں پائی جاتی ان کو اپنی طرف منسوب نہیں فرماتا۔ ان بزرگوں کی

(5) اہل سنت خلافت و امامت کو اصول دین میں نہیں شمار کرتے بلکہ فروعات میں سمجھتے ہیں۔ نیز ان کا اجماع و اتفاق اس بات پر ہے کہ خلیفہ منصوص نہیں ہوتا۔ نیز خاص حضرت ابوبکرؓ کے متعلق بھی محققین اہل سنت اسی بات کے قائل ہیں کہ ان کی خلافت نص سے نہیں ہوئی ان تمام باتوں پس معلوم ہوا کہ آیت استخلاف بلکہ کسی آیت سے حضرات خلفائے ثلاثہ کی خلافت ثابت نہیں۔

جواب الجواب:......

خلافت و امامت کو اصول دین میں نہ شمار کرنا اس سبب سے ہے کہ خلافت و امامت شریعت سے مقاصد اصلیہ

دنیا عالم اسباب ہے یہاں حق تعالیٰ جو کچھ کرنا چاہتا ہے سبب و مسبب کے پردہ میں کرتا ہے۔ خلافت اصحابؓ ثلاثہ بھی تائید سماوی سے خدا کے مقبول بندوں کے ہاتھ سے ظہور میں آیا اس لیے خدا نے اس کو اپنا فعل فرمایا ہے

اور قطع نظر اس سے سو بات کی ایک بات یہ ہے کہ اگر اس آیت کے وعدہ کا حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں پورا ہونا نہ مانا جائے اور ان کی خلافتوں کو آیت کی موعودہ خلافت تسلیم کیا جائے خواہ اس کا سبب کچھ بھی ہو تو نتیجہ یہ ہوگا کہ آیت کی پیشینگوئی صادق نہ ہوئی خدا کا وعدہ خلاف ہو گیا (نعوذ باللہ منہ) کیونکہ حاضرین وقت نزول میں سے کسی وقت میں سوا حضرات خلفائے ثلاثہ کے آیت کی موعودہ تینوں نعمتوں کا مجموعہ نہیں پایا گیا۔ پس اگر قرآن کریم اور اس کے وعدوں اور پیشینگوئیوں کی صداقت ضروری ہے تو بے چون و چرا مان لینا چاہیے کہ حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت اس آیت کی موعودہ خلافت تھی۔ اور یہ آیت ان کے خلیفہ برحق ہونے کی روشن دلیل ہے اور جس کو حضرات خلفائے ثلاثہ کی خلافت کا انکار بہت زیادہ ضروری معلوم ہوتا ہو اس کو اختیار ہے

4:...... آیت استخلاف میں تو خدا نے خود خلیفہ بنانے کا وعدہ کیا ہے۔ اور اہل سنت بھی اس بات کو مانتے ہیں کہ حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کو مہاجرین و انصار نے سقیفہ بن ساعدہ میں خلیفہ بنایا یعنی ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ لہٰذا وہ بالاتفاق خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ نہ ہوئے۔ پس ان کی خلافت اس آیت کی موعودہ خلافت نہیں ہو سکتی۔

جواب الجواب:......

بے شک آیت میں خدا نے خود خلیفہ بنانے کا وعدہ کیا ہے مگر خدا کے خلیفہ بنانے کا اس آیت میں وہی مطلب ہے جو آیات قرآنیہ میں خدا کے رزق دینے کھانا کھلانے کا مطلب ہوتا ہے۔ قولہ تعالیٰ ﴿نحن نرزقهم و ايا كم﴾ و قولہ تعالیٰ ﴿اطعمهم من جوع﴾ نیز قرآن کریم میں رسول خدا ﷺ کے مٹی پھینکنے کو اپنا فعل فرمایا (و ما رميت اذ رميت

خلافت چونکہ ایک اعلیٰ درجہ کا خیر ہے اور یہ خیر محض الہام غیبی اور تائید سماوی سے خدا کے مقبول و محبوب بندوں کے ہاتھ سے ظہور میں آیا اور کتنی نصوص قرآن و حدیث کی تصدیق کا ذریعہ بنا۔ اس لیے خدا نے اس کو اپنا فعل فرمایا۔ حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ازالۃ الخفا میں فرماتے ہیں۔

ترجمہ:...... یستخلفنهم کے معنی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو خلیفہ بنانے والا ہے۔ اور یہ خلیفہ بنانا خدا کی طرف منسوب ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا مدبر ہے اور جو چاہے بڑی خوبی سے کر سکتا ہے پس جس وقت کہ عالم کی درستی خلیفہ کے تقرر میں ہوتی ہے تو امت کے دلوں میں یہ الہام کرتا ہے کہ کسی ایسے شخص کو خلیفہ بنا لیں تجس کے خلیفہ بنانے کو حکمت الٰہی مقتضی ہو یوں تو تمام حوادث حقیقۃً خدا کی طرف منسوب ہیں مگر بعض حوادث میں چونکہ خدا کا الہام خیر کے قائم کرنے کے لیے ہوتا ہے اور بعض حق تعالیٰ کی تائید جو از قسم خرق عادت ہوتی ہے شامل ہو جاتی ہے الیٰ ہذا القیاس کچھ اور باتیں جو اس حادثہ کو حق تعالیٰ کے ساتھ خصوصیت پیدا کریں لہٰذا ایسے حوادث میں یہ استعمال اختیار کرتے ہیں۔ (یعنی خدا نے اس کام کو کیا) چنانچہ قرآن میں فرمایا کہ اے اصحاب نبی تم نے ان کافروں کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کو قتل کیا اور فرمایا کہ اے نبی آپ نے مٹی نہیں پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی۔ پس اس استخلاف کو اپنی طرف منسوب کرنا اس کی انتہائی بزرگی ظاہر کرنے کے لیے اور اس بات کے بیان کرنے کے لیے ہے کہ یہ استخلاف ایک بڑی نعمت اور ایک مقرر طے شدہ چیز ہے جیسے کہ لفظ عبادی اور بیت اللہ اور نفخت فيه من روحی میں اضافت ان اشیاء کی خدا کی طرف ان کی بزرگی اور پسندیدگی پر دلالت کرتی ہے۔

میں سے نہیں ہے نہ اعتقادات سے اس کو کچھ تعلق ہے بلکہ بعض مقاصد اصلیہ جو اعمال سے تعلق رکھتے ہیں بغیر خلیفہ کے حاصل نہیں ہو سکتے۔ اس لیے اس کو فروعات ہی میں ہونا چاہیے۔ دیکھیے مقدمہ تفسیر آیات خلافت۔ اور اہل سنت کا یہ قول ہرگز نہیں کہ خلیفہ منصوص نہیں ہوتا بلکہ وہ کہتے ہیں کہ منصوص ہونا ضروری نہیں حضرت ابوبکر کی خلافت ایک نص نہیں بلکہ نصوص کثیرہ سے ثابت ہے بعض لوگ جو نص کی نفی کرتے ہیں ان کا مقصود کچھ اور ہے (دیکھو کتاب ازالۃ الخفاء)

(6) تمام امور مذکورہ بالا کے بعد آخری جواب یہ ہے کہ خدا کو بدا ہوتا ہے۔ (اصول کافی مطبوعہ نولکشور صفحہ ۸۶) یعنی بہت سی آئندہ پیش آنے والے واقعات کا خدا کو علم نہیں اساس الاصول مطبوعہ شاہی لکھنو صفحہ ۲۱۹۔ لہٰذا ممکن ہے کہ جس وقت آیت استخلاف نازل ہوئی اس وقت تک خدا ان تینوں خلیفہ سے خوش رہا اور ان کے خلیفہ بنانے کا وعدہ کر لیا ہو مگر پھر خدا ان سے ناخوش ہو گیا اور اس کی رائے بدل گئی اس وجہ سے آیت استخلاف کا وعدہ پورا نہ فرمایا بدا کی وجہ سے خدا کے اور بھی بہت سے وعدے ٹل چکے ہیں۔ امام مہدی کے ظہور کو وعدہ خدا نے بتعیین تاریخ کئی مرتبہ کیا مگر ہر مرتبہ ٹل گیا اصول کافی صفحہ ۲۳۲ امام جعفر صادق کے بعد ان کے بیٹے اسماعیل کو امام بنانے کا وعدہ کیا اور جب یہ وعدہ ٹل گیا تو امام کو کہنا پڑا کہ ما بدا الله في شئی كما بدا له في اسماعيل ابنی اللہ کو ایسا بدا کبھی نہیں ہوا۔ جیسا میرے بیٹے اسماعیل کے (رسالہ اعتقادیہ صدوق) امام تقی کے بعد ان کے بیٹے محمد کے امام بنانے کا وعدہ کیا اور یہ وعدہ ٹل گیا (اصول کافی صفحہ ۲۰۴)

جواب الجواب کی ضرورت نہیں۔

○ھذا آخر الکلام والحمد للہ رب العلمین○

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید کی محنت کے شاہکار

خوبصورت رنگین چارٹ

دیدہ زیب، عمدہ طباعت
اعلیٰ کاغذ 30X40
قیمت -/70 روپے

علماء دیوبند کا تعارف اور ان کی خدمات

دیدہ زیب، عمدہ طباعت، اعلیٰ کاغذ 20X30 قیمت -/40 روپے
آج ہی طلب کریں

امیر المومنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ واہل بیت

ناشر
ادارہ اشاعت المعارف نزد جامعہ عمر فاروق اسلامیہ راوی محلہ سمندری فیصل آباد
0300-6661452

خوشخبری

اہلسنت والجماعت کے مرکزی راہنما
حضرت مولانا **عبدالغفور ندیم** شہید
کی سوانح حیات

حیاتِ ندیم

عنقریب منظر عام پر آرہی ہے۔ مولانا عبدالغفور ندیم شہید کے متعلق مضامین، یادداشت یا کوئی تحریر موجود ہو تو وہ تحریر کتاب میں شائع کروانے کے لیے درج ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں

صاحبزادہ صہیب ندیم جامعہ مسجد صدیق اکبر ناگن چورنگی سیکٹر 11 کراچی
فون 0322-3189997

امت مسلمہ کو گمراہ کرنے والے فرقہ کی نقاب کشائی

قاتلان حسین کی شناخت

مولانا عبدالشکور لکھنوی کے قلم سے

اپنے قریبی بک اسٹال سے طلب فرمائیں۔

ناشر:
اشاعت المعارف فیصل آباد

جھنگ کے ایم این اے شیخ وقاص اکرم کی ڈگری جعلی ہے

اس کے بھائی شیخ نواز اکرم کو دہشت گردی کورٹ سے سزا ہو چکی ہے جیو ٹی وی کے "لیکن" پروگرام میں انکشاف

پاکستان کی اسمبلیوں کا اس سے بڑا المیہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ درجنوں مسکین ممبران جعلی ڈگریوں کی بناء پر اپنی رکنیت سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں لیکن کچھ ممبران ایسے بھی ہیں جن کی ڈگریاں جعلی ہونے کے باوجود وہ نہ صرف ابھی تک اسمبلی کے ممبر ہیں بلکہ بڑی ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ وفاقی وزارت کے مزے لوٹنے کے ساتھ ساتھ قومی خزانے کو کروڑوں روپے کا ٹیکہ بھی لگا رہے ہیں۔ انہی بے شرم وزراء میں ایک جھنگ کے ایم این اے ہیں جن کی ڈگری عدالت میں چیلنج ہونے کے باوجود وہ نہ صرف وفاقی وزیر ہیں بلکہ اہلسنت والجماعت جیسی محب وطن جماعت کے قائدین اور کارکنوں پر کیچڑ اچھالنے سے بھی باز نہیں آ رہے ہیں۔ 4 فروری کو جیو ٹیلی ویژن کے پروگرام "لیکن" میں رات آٹھ بجے مذکورہ جعلی ڈگری کے حامل ایم این اے نے سپاہ صحابہ کے قائد کے خلاف ہرزہ سرائی کی جس کے جواب میں پروگرام کی اینکر ثناء بچہ نے 5 فروری کو مولانا طاہر محمود اشرفی کے ساتھ ساتھ قائد اہلسنت والجماعت مولانا محمد احمد لدھیانوی کو بھی اپنے پروگرام میں دعوت دی۔ اس پروگرام میں مولانا طاہر محمود اشرفی اور قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی نے جو گفتگو فرمائی وہ قارئین تک پہنچانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ (رپورٹ محمد ابوبکر طاہر)

ثناء بچہ: ہمارے اندر بھائی چارہ کیوں ختم ہو رہا ہے؟

طاہر اشرفی: بہت شکریہ آپ نے بہت اہم موضوع شروع کیا ہے۔ بڑا اہم سوال ہے دین اسلام تو محبت الفت اور چاہت کا دین ہے۔ اللہ پاک نے قرآن میں صحابہ کی صفت بیان کی ہے۔ کہ رحماء بینھم یہ تمام صحابہ آپس میں بہت ہی رحم دل ہیں لیکن ہم جس تنزلی کی طرف جا رہے ہیں اس میں ہم تو ایک دوسرے کا نقطہ نظر سننے اور برداشت کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ جبکہ نام ہم اسلام کا لیتے ہیں اسلام یہ ہے کہ حضور پاک ﷺ نے مسجد نبوی میں نجران کے عیسائیوں کو عبادت کا موقع دیا تھا۔ کہ آپ میری مسجد میں عبادت کر لیں۔ اس کے بعد امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں جب فلسطین گئے نماز عصر کا وقت تھا۔ تو کلیساء میں نماز ادا کرنے کی بجائے انہوں نے کلیساء سے باہر نماز ادا کی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کلیساء کے اندر اس لیے نماز ادا نہیں کی کہ کل کو آنے والے مسلمان کہیں اس کو جواز بنا کر کلیساء پر قبضہ نہ کر لیں کہ ہمارے امیر المومنین نے یہاں نماز ادا فرمائی تھی۔ لیکن ہماری بڑی بد قسمتی یہ ہے کہ یہاں جس انداز سے ٹکراؤ کی کیفیت پیدا کی جا رہی ہے۔ ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سننے کی بجائے یہ کوشش کرنا کہ میرا نقطہ نظر اور میری بات ہی معتبر ٹھہرے یہ اسلامی تعلیم نہیں ہے۔ کم از کم میں اس کو اسلامی تعلیم ماننے کو تیار نہیں ہوں۔ اسلام رسول اللہ ﷺ سے ہمیں ملا ہے۔ اور خلفاء راشدین سے ملا۔ امہات المومنین سے ملا ہے۔ صحابہ کرام سے ملا ہے اہل بیت سے ملا ہے۔ وہ تو رواداری اور ایک دوسرے کو برداشت کرنے کا دین ہے۔ لیکن اب جو نئی نئی اختراعیں نکل آئی ہیں۔ ان کو دین اسلام کہنا دین کے ساتھ زیادتی ہے۔

ثناء بچہ: (مولانا محمد احمد لدھیانوی سے) حضور پاک ﷺ نے جو تعلیمات دی ہیں وہ ایک دوسرے کو برداشت کرنے کی ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا جا رہا ہے کہ ہمارے

ہماری جماعت کے خلاف مشرف کا ایک لفظ "کالعدم" سب لوگ استعمال کر رہے ہیں لیکن اس کے جو الفاظ سیاستدانوں، ججوں اور دیگر مذہبی جماعتوں کے خلاف تھے۔ ان کو میڈیا نے بھی ہضم کر لیا ہے

ملک کے اندر عدم برداشت کے شاہکار بن گئے ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: بسم اللہ الرحمن الرحیم آج ربیع الاول کی بارہ تاریخ ہے۔ جونہی ربیع الاول کا مہینہ شروع ہوتا ہے پوری دنیا کے مسلمانوں کے اندر مسرت و خوشی کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں۔ مسلمان جلسے کر کے، سیمینار کر کے، پروگرام کر کے، پیغمبر ﷺ کے ساتھ محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ پیغمبر ﷺ جنہوں نے دنیا میں آتے ہی اپنی پیشانی زمین پر رکھ کر امت کو یاد کیا تھا۔ امت کے لیے رحم اور مغفرت کے لیے دعائیں مانگی تھیں۔ وہ پیغمبر ﷺ جب دنیا میں آئے تھے حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا تھا کہ زمین سے ایک روشنی نکلی آسمان تک چلی گئی یعنی پیغمبر ﷺ نے آ کر دنیا کے اندھیروں کو ختم کر دیا۔ اور روشنیوں کو تمام کر دیا تھا۔

جس نے مجھے، ماں، بہن، کی گالی دی۔ ان سب کے لیے معافی کا اعلان کرتا ہوں لیکن رسول پاک ﷺ، ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گستاخ کو کسی صورت بھی معاف نہیں کر سکتا۔

رسول اکرم ﷺ جب بولا کرتے تھے صحابہ فرماتے ہیں کہ منہ کے اندر سے پھول اور کلیاں نکلا کرتی تھیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک سے خوشبو نکلتی تھی وہ جن راستوں سے گزرتے پتہ چل جاتا تھا، صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ کسی راستے سے بھی جاتے ہمیں پوچھنا نہیں پڑتا تھا۔ بلکہ خوشبوؤں کی وجہ سے ہم نبی کریم ﷺ کو تلاش کر لیا کرتے تھے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے دنیا میں آنے کے بعد سب سے پہلے فارس میں جلنے والی آگ جو ہزاروں سال سے جل رہی تھی وہ بجھ گئی اس کا بجھ جانا بتاتا ہے کہ یہ نبی ﷺ آگ بجھانے والا ہے آگ لگانے والا نہیں ہے۔ اسی پیغمبر ﷺ نے آ کر محبت و آشتی کا درس دیا۔ وہ لوگ صدیوں سے لڑ رہے تھے۔ ان کو ایک جگہ بٹھا دیا۔ جو ایک دوسرے کی جانوں کے دشمن تھے وہ ایک دوسرے پر جان نثار کرنے والے بن گئے۔ جو پانی لگانے کے لیے لڑا کرتے تھے انہیں ایک موقعہ کے اوپر یہاں تک قائل کر لیا کہ جنگ میں ایک زخمی نے کہا مجھے پانی دے پھر دوسرے نے آواز دی تو پہلے نے کہا پہلے اسے پانی پلاؤ اسی طرح چاروں صحابی شہید ہو گئے۔ لیکن انہوں نے خود پانی نہیں پیا بلکہ پانی پینے میں دوسرے صحابی کو ترجیح دی حتی کہ جام شہادت نوش کر گئے۔ پیغمبر ﷺ کی تربیت کا ہی اثر تھا۔ وہ لوگ جو ڈاکو، چور تھے وہ رہبر بن گئے۔ کہنے والے نے خوبصورت شعر کہا ہے

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

24 سالہ اسلام کے دور کے تمام خلفاء راشدین اس بات کی علامت ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دنیا کو امن کا درس دیا ہے۔ کس کو خلافت سے انکار ہو سکتا ہے۔ کہ ان کارناموں سے آج تک کسی کو اختلاف نہیں ہو سکا ہے۔ آج یہ جو انتشار اور اختلاف پیدا ہو رہے ہیں یہ اس وجہ سے ہیں کہ ہم نے وہ کام جو نبی کریم ﷺ نے ہمیں کرنے کا حکم دیا وہ ہم نے چھوڑ دیئے ہیں آج بھی دیکھ لیں جب زبان پر نبی کریم

ﷺ کا نام محمد ﷺ آتا ہے تو ہمارے دو لب مل جاتے ہیں۔ آج جو لڑائیاں اور انتشار پیدا ہو چکے ان کو ختم کرنا ہے۔ اس نبی ﷺ کے نظام کو اپنے جسم پر نافذ کر لیں گے تو ہمارے جسم بھی ایک ہو جائیں گے۔ نبی ﷺ کے لائے

حضور ﷺ کی آمد سے فارس میں ہزاروں سال سے جلنے والی آگ کا بجھ جانا، اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ آگ بجھانے والے ہیں۔ آگ لگانے والے نہیں ہیں

ہوئے نظام جو خلفائے راشدین نے اس دھرتی پر نافذ کیا تھا اس کو پاکستان میں نافذ نہ کرنے کی وجہ سے حالت یہ ہو گئی ہے کہ نہ تیل ملتا ہے۔ نہ گیس ملتی ہے۔ نہ بجلی ہے۔ بیروزگاری اتنی عام ہو گئی ہے کہ چوریاں، ڈاکے پڑ رہے ہیں عوام پریشان ہیں ان تمام مسائل کا حل بھی ہمیں نبی ﷺ کے نظام میں ملے گا۔ نبی ﷺ کا نظام وہی ہے جو خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ نے نافذ کیا تھا۔ نمونہ ہمارے پاس موجود ہے۔ صرف عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ آج بھی اگر اس پر عمل کرا [illegible] جائے تو ہمیں ان تمام پریشانیوں سے نجات مل سکتی ہے۔

ثناء بچہ:۔ لدھیانوی صاحب آپ نے سیرت کے حوالے سے خوبصورت گفتگو کی ہے۔ ہماری زندگیوں میں اس کی اتنی کمی کیوں ہے۔ اس کے برعکس ہمارے رویوں میں اتنی سختی کیوں ہے؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی:۔ میں اپنے آپ کو پیش کرتا

اگر میری طرف سے دہشت گردی کی کوئی کاروائی یا کسی کو دہشت گردی پر اکسانا ثابت ہو جائے تو ہر سزا بھگتنے کے لیے تیار ہوں

ہوں کل کسی صاحب نے آپ کے پاس بیٹھ کر جو گفتگو کی اس کے جواب میں کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے جھنگ میں گئے ہوئے پانچ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ میں چیلنج کر کے یہ بات کہتا ہوں کہ میرے ہاتھ سے یا میرے کسی دوست یا میرے کارکن سے کسی کو کوئی پتھر لگا ہو۔ میں یا میرے دوست سے کسی کو زخم آیا ہو تو سزا بھگتنے کے لیے تیار ہوں۔

میرے خلاف دہشت گردی کی کوئی ایف آئی آر ہے نہ میں نے کسی کو اس بات پر اکسایا ہے۔ نہ کبھی کسی کو اس کی دعوت دی ہے لوگ میرے ساتھ محبت کا اظہار کرتے ہیں جہاں تک صرف کالعدم کی بات ہے۔ یہ کالعدم کا لفظ ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں جس پرویز مشرف نے ہمیں کالعدم قرار دیا ہے۔ وہ مشرف آج ملک میں داخل نہیں ہو سکتا ہے۔ بد قسمتی سے اس کا نام گالی بن چکا ہے۔ اس نے آپ کے اداروں پر پابندی لگائی تھی اس نے ٹی وی چینلز کو بند کر دیا تھا۔ آپ کے اینکروں پر اس نے پابندی لگا دی تھی۔ اعلیٰ عدلیہ پر پابندی لگا دی تھی۔ افتخار محمد چوہدری پر پابندی ہی نہیں لگائی بلکہ اس کو گرفتار کر لیا تھا۔ میاں نواز شریف اور بے نظیر کو اسی جماعت پر پابندی لگانے والے آمر نے ملک بدر کر دیا تھا۔ انہیں ملک میں آنے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ یہ سارے جرائم اسی مشرف کو کیے ہوئے ہیں۔ آج چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری بھی بحال ہے۔ عدلیہ بھی بحال ہے بے نظیر بھی بحال ہو کر پاکستان آئی تھی، نواز شریف بھی بحال ہو کر پھر رہے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ صرف اس کا ایک لفظ جو ہمارے خلاف ہے اس کو سب لوگ استعمال کر رہے ہیں۔ اس کے

نبی کریم ﷺ کا نظام وہی ہے جو خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ نے نافذ کیا تھا۔ نمونہ ہمارے پاس موجود ہے صرف عمل کرنے کی ضرورت ہے

جو الفاظ ان سیاستدانوں کے خلاف تھے ان کو میڈیا نے بھی ہضم کر لیا ہے۔ میں چیلنج کرتا ہوں میرے خلاف کسی کے پاس کوئی ثبوت ہو۔ میں نے دس سالوں میں جماعت کو اللہ کے فضل و کرم سے اس لائن کے اوپر لگا دیا جو آج دفاع پاکستان کر رہی ہے۔ دفاع پاکستان کی بھی ان کو تکلیف ہو رہی ہے امریکہ ملک کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ میں نے کہا کہ ملک کو بچانا ہے یہ کہتے ہیں جی یہ ملک کو بچانے کے لیے کیوں نکلے ہیں۔ یعنی ملک کو آگ لگی ہے یہ کہتے ہیں لگی رہنے دو جل جانے دو میں تو ملک پر لگی ہوئی آگ پر پانی ڈال کر بجھانے کے لیے آیا ہوں۔ مجھے تو انہیں اس بات پر شاباش دینا چاہیے تھی۔ وہ صاحب شیخ وقاص اکرم جو مجھے یہ باتیں کہتا ہے اس کی اپنی حالت یہ ہے کہ اس کا بھائی اپنے بھائی کے اوپر گولیاں چلاتا ہے۔ اس کو دہشت گردی کی عدالت دہشت گرد قرار دے چکی ہے شیخ نواز اکرم اس کا نام ہے۔ وہ فیصل آباد کی دہشت گردی کی عدالت کا سزا یافتہ ہے۔ جھنگ کے ایوب چوک میں آپ کو کبھی آنے کا اتفاق ہو تو وہاں لوگوں سے ہمارے متعلق پوچھیے گا۔

ثناء بچہ:۔ اگر آپ کے اوپر دہشت گردی کا الزام ہے تو آپ کورٹ کا راستہ کیوں نہیں اختیار کرتے؟

لدھیانوی صاحب:۔ میں نے کورٹ میں چیلنج کیا ہوا ہے۔ اور شیخ وقاص کی ڈگری کو بھی چیلنج کیا ہوا ہے۔ مجھے افسوس ہے یہ وہ آدمی جو بددیانت بھی ہے اور چور بھی ہے۔ یہ جعلی ڈگری لے کر اسمبلی میں بیٹھا ہوا ہے اور عدالت میں انہوں نے تسلیم کیا ہوا ہے کہ یہ دو مرتبہ F-A فیل ہے۔ سوا سال کا عرصہ گزر گیا کیس کی سماعت کو مکمل ہوئے۔ مجھے افسوس ہے کہ عدالت آج تک فیصلہ نہیں کر رہی میں اس کو بنیاد بنا کر کہنا چاہتا ہوں۔ آئین کے آرٹیکل 62-63 کے تحت یہ آدمی عوام کی نمائندگی کا اختیار ہی نہیں رکھتا یہ آدمی جسے عوام کی نمائندگی کا اختیار حاصل نہیں ہے وہ اسمبلی میں بیٹھا ہوا ہے۔ یہ ہمارے خلاف بات کرے گا۔ یہ ہمارے خلاف قانون بنائے گا، جس کی اپنی ڈگری جعلی ہے وہ قانون سازی کیا کرے گا؟

قانون بھی پھر ایسا ہی بنے گا۔ جیسی اس کے پاس ڈگری ہے۔ یہ آنے والے وقت میں اپنی شکست سے بچنے کے لیے مختلف قسم کے پروپیگنڈے کر رہا ہے۔

ثناء بچہ:۔ لدھیانوی صاحب میں چاہتی ہوں کہ آپ ایک پیغام دیجیے امن کا، محبت کا، سلامتی کا، جو آپ کو سن رہے ہیں جو آپ کے مخالف ہیں اور جو آپ سے محبت کرنے والے ہیں آج آپ سب کو محبت کا ایک پیغام دیجیے۔

لدھیانوی صاحب:۔ میں آج کے دن کی مناسبت سے (جس طرح رسول ﷺ نے اپنی ذاتی مخالفوں کو بہت سارے موقعوں پر معاف کیا تھا۔ جیسا کہ فتح مکہ کے موقع پر اعلان کیا گیا تھا) کیونکہ آج کا دن بڑا مقدس دن ہے۔ جس نے مجھے گالی دی میرے باپ کو گالی دی میری ماں کو گالی دی میرے مرشد کو گالی یا میرے استاد کو گالی دی۔ میں یہ سب کچھ برداشت کرتے ہوئے معافی کا اعلان کرتا ہوں۔ لیکن یہ جملہ میں نے ضرور کہنا ہے۔ نہ نبی ﷺ کے گستاخ کے لیے معافی ہے نہ صحابہ کے گستاخ کے لیے معافی ہے ان کے لیے معافی میرا اختیار نہیں ہے۔ میں کھلے لفظوں میں کہنا چاہتا ہوں کہ محمد عربی ﷺ اور صحابہؓ کے گستاخوں کے لیے کوئی معافی نہیں ہے۔ محمد عربی ﷺ امن کا پیغام لے کر آئے تھے اسی پیغمبر ﷺ کی محبت میں مست ہو کر میں یہ کہنا چاہوں گا

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

ہمارا مشن شہادت اور کامیابی سے آراستہ ہے

صاحبزادہ مولانا ریحان محمود ضیاء کا ''العزیمت'' سے خصوصی انٹرویو

ہفتہ روزہ ''العزیمت'' انٹرنیشنل نے دسمبر 2011 میں صاحبزادہ مولانا ریحان محمود ضیاء کا خصوصی انٹرویو شائع کیا تھا العزیمت کے چیف ایڈیٹر جناب رانا عبدالرؤف فاروقی نے یہ انٹرویو نظام خلافت راشدہ کے قارئین کے لیے خصوصی طور پر ارسال کیا ہے۔ ہم جناب رانا عبدالرؤف فاروقی کے شکریہ کے ساتھ انٹرویو شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ اس سے قارئین کو حضرت فاروقی شہیدؒ کے بارے میں کئی نئی معلومات مل جائیں گی۔

''العزیمت'' حضرت صاحبزادہ صاحب اپنی تعلیمی سرگزشت پر اجمالا روشنی ڈالیے؟

صاحبزادہ مولانا ریحان محمود ضیاء: نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم سب سے پہلے میں آپ اور آپکے ادارے کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھ ناچیز کے حالات پیغام احساسات لوگوں تک پہنچانے کی ذمہ داری لی، اب میں آپ کے سوال کی طرف آتا ہوں سب سے پہلے خدائے لم یزل کا کروڑہا شکر ادا کرتا ہوں اور بعدازاں اپنے والدین کا شکر گزار ہوں جنہوں نے پرائمری تعلیم کے بعد مجھے حفظ قرآن کروایا، ابتداً کچھ عرصہ جامعہ عمر فاروق اسلامیہ سمندری کے اندر سولہ پارے حفظ کیے اس کے بعد بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر والد محترم نے ملک کی مایہ ناز درسگاہ جامعہ ضیاء القرآن باغوالی مسجد فیصل آباد میں داخل کرایا جہاں پر حفظ قرآن کی تکمیل کی پرائمری تعلیم بغیر انگلش کے تھی لیکن اس کے باوجود ڈیڑھ سال کے قلیل عرصہ میں... میں نے سائنس کے ساتھ میٹرک کا امتحان اعلیٰ نمبروں کے ساتھ پاس کر لیا اور پوزیشن بھی حاصل کی، میں اس کو اپنے اساتذہ کی دعاؤں اور حفظ قرآن کی برکت سمجھتا ہوں، دوران میٹرک ہی حضرت والد شہید خلعت شہادت سے سرفراز ہو گئے میٹرک کے بعد مولانا اعظم طارق شہید کی

> **علامہ فاروقی شہید کی خواہش تھی کہ میری ساری اولاد، دین اسلام کی سرحدوں کی محافظ اور پہرے دار بن کر زندگی گزارے جس کے لیے ہم تمام بہن بھائی بفضلہ تعالیٰ عملی طور پر کوشاں ہیں**

شہادت کے بعد باب العلوم کہروڑ پکا سے درس نظامی کی ابتداء کی، یہ درسگاہ میرے والد محترم کی مادر علمی بھی تھی باب العلوم کہروڑ پکا کے شیخ الحدیث اور میرے رضاعی نانا شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ اور مفتی ظفر اقبال مدظلہ نے خصوصی شفقت فرمائی، درس نظامی کی تکمیل باب العلوم کہروڑ پکا سے ہی کی اور دورہ حدیث میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی دوران درس نظامی ''ایف اے'' کا امتحان بھی پاس کر لیا اور اب آٹھ سال سے سلسلہ درس وتدریس کے ساتھ منسلک ہوں اپنے مشفق ومخدوم استاد مفتی ظفر اقبال صاحب کی زیرنگرانی تخصص کی اکثر کتب کی تخریج کا کام بھی مکمل کر لیا ہے اور اس سلسلے میں حضرت حیدری شہید سے بھی استفادہ کا سلسلہ پوری طرح جاری رہا مزید عصری علوم کی تحصیل کیلئے جامعہ عمر فاروق اسلامیہ کی انتظامیہ کو

> **ہمارا راستہ چونکہ عزیمت اور شہادت کا ہے اس لیے بداعتمادی اور بدگمانیاں اپنی آخرت کو برباد کرنے کے مترادف ہے۔ جس سے اجتناب ناگزیر ہے۔**

درخواست دے رکھی ہے لیکن تاحال منظوری نہیں ہو پا رہی انشاءاللہ جب بھی موقع ملے گا اس ٹارگٹ کو ضرور حاصل کروں گا، اور جماعتی حوالے سے انٹرونگ کے زیر اہتمام ''رورافضیت کورس'' آن لائن کروانے کی ذمہ داری بھی ادا کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ مزید ہمت اور توفیق عطاء فرمائے،

''العزیمت'' اپنے فیملی ممبران کے بارے میں بتانا مناسب ہو تو کچھ بتائیں؟

صاحبزادہ مولانا ریحان محمود ضیاء: ہم بفضلہ تعالیٰ سات بہن بھائی ہیں چار بھائی اور تین بہنیں جو تقریباً سبھی عالم، حافظ گریجویٹ اور شادی شدہ ہیں مولانا عثمان فاروق ضیاء اور حافظ سلمان فاروق ضیاء دونوں جامعہ عمر فاروق سمندری کے اندر ہی تدریسی وانتظامی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں، مولانا نعمان فاروق بہترین مقرر اور درس نظامی کے آخری سال کے طالبعلم ہیں باب العلوم کہروڑ پکا کے اندر زیر تعلیم ہیں اور ''ایل ایل بی'' آنز کے آخری سیشن سے بھی گزر رہے ہیں،

''العزیمت'' حضرت فاروقی شہیدؒ کی شہادت اور فراق کے آپ پر اور دیگر بہن بھائیوں پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟

صاحبزادہ مولانا ریحان محمود ضیاء: آہ! شہادت ایک نصیب اور سعادت کی بات ہے لیکن جدائی اور فراق کا صدمہ اس کے اثرات انسان ہی کیا حیوانات ونباتات پر بھی پڑتے ہیں، لیکن ہمارے گھریلو حالات شروع سے ہی کچھ ایسے تھے کہ ہمیں ہمارے والدین نے ہمیشہ عزیمت کا درس دیا اور والد گرامی شہیدؒ کی تقاریر سن سن کر اس صدمہ کو برداشت کرنے کے حوالے سے ہم سب بہن بھائیوں کا ذہن بھی پہلے سے ہی بنا ہوا تھا، اس لیے ہم نے اس پُرغم لمحہ کو بھی پورے صبر اور حوصلے کے ساتھ برداشت کیا اور اس وقت سے لیکر آج تک بھی حضرت والدؒ کی شہادت کو مصیبت نہیں سمجھا، اور جب کبھی والد شہید کی جدائی کا احساس ہوتا ہے تو ہم ایک نئے عزم کی بنیاد رکھتے ہیں کہ انشاءاللہ حضرت والد گرامی کے مشن اور منصوبہ جات کی تکمیل کیلئے کچھ بھی کر گزریں گے،

''العزیمت'' حضرت فاروقی شہید آپ کے والد گرامی تھے اس حوالے سے آپ نے ان کو کیسا پایا؟

صاحبزادہ مولانا ریحان محمود ضیاء: آپ نے یہ سوال کر کے مجھے عجیب کیفیت میں مبتلا کر دیا میرے والد گرامی اپنی اولاد کیلئے ایک مشفق ترین باپ اور آئیڈیل والد کی حیثیت رکھتے تھے تمام بچوں کے ساتھ انتہائی محبت، شفقت اور والہانہ وارفتگی کا تعلق تھا بچوں کی تعلیم وتربیت کے حوالہ سے ان کی بصیرت، ان کا تدبر اور ان کی موقع شناسی یہ تمام باتیں ناقابل فراموش ہیں جب بھی کبھی کسی سفر سے واپسی ہوتی واپسی پر بچوں کے ساتھ بہت پیار کرتے بسا اوقات سفر سے واپس آتے، مجھے اخبار پڑھتے ہوئے دیکھ کر فرماتے کہ یہ تو نوابزادہ نصراللہ خان ہے مراد یہ ہوتی کہ سیاست دان ہے مطالعہ کا شوق پیدا کرنے کیلئے مجھے بہت ترغیب دیتے اور ہمیں تاریخ اسلامی کے حیرت انگیز واقعات سنا کر ہماری ذہن سازی کرتے۔ فرماتے کہ جو انسان اردو کا ادیب بننا چاہتا ہے وہ

اخبار کے اداراتی صفحات اور کالم ضرور پڑھے اور میرے اور مولانا عثمان کے حفظ کے موقع پر اس قدر خوش تھے کہ آٹھ ہزار افراد کو کھانے کی دعوت پر مدعو کیا۔ علماء کو معاشرے میں عزت اور خودداری سے رہنے کا درس دیتے،

''العزیمت'' حضرت فاروقی شہید کے دو ادارے، ادارہ جامعہ عمر فاروق اسلامیہ سمندری اور ادارہ اشاعت المعارف حضرت کے صدقات جاریہ کی حیثیت رکھتے ہیں ان کی صورت حال کیا ہے؟

صاحبزادہ مولانا ریحان محمود ضیاء: حضرت فاروقی شہید بڑے ہی مدبر اور زیرک انسان تھے، بہت پہلے ہی میڈیا کی اہمیت کو جان چکے تھے اس لیے انہوں نے بہت پہلے ہی نشر واشاعت کے کام کا آغاز کر دیا اس سلسلے میں ادارہ اشاعت المعارف کے نام سے اشاعتی ادارے کی بنیاد ڈالی اور ماہ نامہ خلافت راشدہ کا آغاز بھی اسی ادارے کے زیر اہتمام کر دیا جب حضرت فاروقی شہید نے انجمن سپاہ صحابہ میں شمولیت اختیار کی تو اس ادارے کو جماعت کے لیے وقف کر دیا۔

''العزیمت'' بعض کارکنوں کو شکوہ ہے کہ نظام خلافت راشدہ کو نظریاتی سطح پر کم اور کاروباری سطح پر زیادہ چلایا جا رہا ہے۔ اس بات میں کتنی صداقت ہے اس شکوہ کو دور فرمائیں؟

صاحبزادہ مولانا ریحان محمود ضیاء: میں انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے اس اہم مسئلہ پر سوال اٹھایا جس کی وضاحت ضروری تھی اگر آپ یہ سوال نہ بھی کرتے تو میں اس کی وضاحت ضرور کرتا نظام خلافت راشدہ حضرت استاذی علامہ حیدری شہیدؒ کی زیر سرپرستی دوبارہ شروع کیا گیا، بحمد اللہ تعالیٰ یہ رسالہ بخوبی مشن کیلئے کام کر رہا ہے اور دشمن کی نیندیں حرام کر رہا ہے یہ یاد رکھیں نظام خلافت راشدہ جماعتی رسالہ ہے کسی کا ذاتی اثاثہ نہیں، اور اس کی بسا اوقات بعض مواقع پر اشاعت کو روک لیا جاتا ہے اس کے اسباب یہ ہوتے ہیں کہ محرم الحرام میں کوئی پریس اس کو شائع کرنے کیلئے تیار ہی نہیں ہوتا اور جماعت کا اپنا کوئی پریس موجود نہیں اسی طرح بعض دوست سالانہ خریدار کیلئے ڈسکاؤنٹ نہ ہونے کا شکوہ کرتے ہیں اس کی وجوہات یہ ہیں کہ کسی بھی اخبار اور رسالے کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے کمرشل یا علاقائی اشتہار شائع کرنا ضروری ہوتا ہے اور ہمارا یہ رسالہ مسلسل حکومتی عتاب کا شکار رہنے کی وجہ سے کوئی کاروباری، سرکاری یا غیر سرکاری اشتہارات لینے سے قاصر رہتا ہے، جس کی وجہ سے اس کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے کارکنوں اور قارئین سے پانچ دس روپے کی فی شمارہ قربانی لے لی جاتی ہے، امید ہے کارکنان وقارئین معذرت کے ساتھ اس کو بوجھ محسوس نہیں فرمائیں گے،

''العزیمت'' حضرت فاروقی شہید کی کوئی انوکھی بات یا واقعہ بیان فرمائیں؟

صاحبزادہ مولانا ریحان محمود ضیاء: حضرت والد گرامی کی ساری زندگی عجائب کا مرقع تھی ایک موقع پر ہم نے سوال کیا کہ ہم چار بھائی ہیں اور ہم نے کیا کام کرنا ہے فرمایا میرے چار بیٹے ہیں اور میری زندگی کے اہم مقاصد بھی چار ہی ہیں تدریس، تنظیم، تالیف اور تقریر اور فرمایا کہ ہر ایک ایک ایک کام کا انتخاب کر لے، اس موقع پر میں نے عرض کیا کہ ہم تین بھائی دین کی خدمت کیلئے وقف ہو جائیں اور ایک بھائی عصری علوم حاصل کر کے کوئی اہم پوسٹ اور سرکاری ملازمت اختیار کر لے تو اس پر آہ بھرتے ہوئے کہا کہ میری تو خواہش یہ ہے کہ میری ساری اولاد دین اسلامی کی سرحدوں کی محافظ اور پہرے دار بن کر زندگی گزارے،

''العزیمت'' حضرت فاروقی شہید کی تفصیلی سوانح حیات پر کام کی صورت حال کیا ہے؟

صاحبزادہ مولانا ریحان محمود ضیاء: اس حوالہ سے ابتداء مولانا ثناء اللہ شجاع آبادی نے کچھ کام کیا اور کچھ ماہ نامہ خلافت راشدہ کے فاروقی شہید نمبر میں مواد جمع کیا گیا انشاء اللہ ہماری کوششیں ہوں گی کہ ان کی زندگی کے مزید اہم گوشوں کو مرتب کر کے ان کی زندگی کا ایک تفصیلی خاکہ کارکنوں کی خدمت میں پیش کر سکیں فی الحال ان کی غیر مطبوعہ دو درجن تصانیف جو قلت وسائل کی وجہ سے موقوف تھیں ان کو منظر عام پر لایا جا سکے،

''العزیمت'' جامعہ عمر فاروق اسلامیہ سمندری کی تعلیمی سرگرمیوں اور مستقبل کے منصوبہ جات پر روشنی ڈالیں،

صاحبزادہ مولانا ریحان محمود ضیاء: حضرت والد گرامی نے جماعت میں شمولیت سے پہلے ہی اس ادارے کی بنیاد ڈالی اس کی بنیاد کا سبب یہ بنا کہ حضرت والد گرامی نے غیر ملکی اسفار کے دوران اس بات کو شدت سے محسوس کیا کہ ہمارے مدارس سے ایسے علماء تیار ہونے چاہیں جو غیر ملکی زبانوں پر دسترس رکھتے ہوں، جس کا فقدان شدت کے ساتھ محسوس کیا جا رہا تھا چنانچہ اس خلا کو پر کرنے کیلئے والد گرامی نے عمر فاروق اسلامک یونیورسٹی کیلئے منصوبہ بندی کی جس کا نصاب بین الاقوامی تقاضوں کے مطابق مرتب کیا اس سلسلہ میں انہوں نے پہلے مرحلہ کے طور پر سمندری شہر کے وسط میں دو کنال جگہ کا انتخاب کیا جس میں تحفیظ القرآن کے ساتھ پرائمری اور مڈل کلاسز کا آغاز کیا گیا اور دوسرے مرحلے کے طور پر شہر سے پانچ کلومیٹر فاصلے پر فیصل آباد روڈ پر 42 کنال جگہ حاصل کر لی، جس کے سنگ بنیاد کیلئے شیخ المشائخ پیر غلام حبیب نقشبندیؒ، خواجہ خواجگان حضرت اقدس خواجہ خان محمد، شیخ الحدیث شیخ التفسیر مولانا اسحاق مدنی، قاطع قادیانیت مولانا منظور چنیوٹی، فقیر العصر مفتی اعظم پاکستان مفتی عبدالستار شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد اور حکیم العصر مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ تشریف لائے، لیکن بعدازاں جماعتی شمولیت اور مصروفیات کی بنا پر یہ سلسلہ تعطل کا شکار رہا اور اب ان تمام منصوبہ جات کی تکمیل کیلئے ہم سب بھائی کمربستہ ہیں سب سے پہلے جامعہ عمر فاروق کی نشاط ثانیہ ہمارا نقطہ آغاز ہے تمام تر حالات کے باوجود اب یہ گلشن فاروقی شہید پھل آور چمن بن چکا ہے تعلیم وتعلم کی بہاریں شروع ہو چکی ہیں ملک بھر کے طول وعرض سے طلباء کا ایک ہجوم یہاں پر موجود ہے کل چھ سو طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں سوا دو سو طلباء طالبات جامعہ کے اندر مقیم ہیں جن کی تعلیمی اور رہائشی ضروریات کی کفالت کی جا رہی ہے طلباء کی کثرت کی وجہ سے موجودہ عمارت ناکافی ہے

باقی صفحہ نمبر 22 پر

''نظام خلافت راشدہ'' جماعتی رسالہ ہے، کسی کا ذاتی اثاثہ نہیں۔ مسلسل حکومتی عتاب کا شکار رہنے کی وجہ سے کاروباری، سرکاری یا غیر سرکاری اشتہارات لینے سے قاصر رہتا ہے۔ اور اس کی ضروریات پوری کرنے کے لیے قارئین سے فی شمارہ پانچ، دس روپے کی قربانی لی جاتی ہے۔

گلشن فاروقی شہیدؒ پھل آور چمن بن چکا ہے ملک کے طول وعرض سے چھ سو طلباء وطالبات زیر تعلیم اور 225 طلباء وطالبات جامعہ کے اندر مقیم ہیں۔ اور انشاء اللہ بہت جلد اسلامک یونیورسٹی کا خواب بھی شرمندہ تعبیر ہونے والا ہے۔

مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی

ابتدائے آفرینش

> **ساری کائنات کو خالق ارض وسماء نے اپنی قدرت کاملہ سے ''کُن'' کہہ کر بنایا لیکن اپنے محبوب اور مقصود کائنات ﷺ کو ان کی عظمت اور وقار کی وجہ سے اپنے ہاتھوں سے تخلیق فرمایا**

الحمد للہ الذی ارسل الینا رسولاً عربیاً شمیاً مدیناً سیداً اميناً صادقاً مصدوقاً قریشیاً صل اللہ علیہ وعلیٰ والہ واصحابہ اجمعین اما بعد اِذَا اَرَادَ بِشَیْئٍ اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْن.

رب تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب میں کسی چیز کے بنانے کا ارادہ کرتا ہوں تو میں کہتا ہوں کہ بن جا تو وہ بن جاتی ہے۔ اس ساری کائنات کو خالق ارض وسمانے اپنی قدرت کاملہ سے کُن کہہ کر بنایا ہے۔ کوئی مستری، کارساز، مزدور، مشینری استعمال نہیں کی۔

کُن کہا تو......سات آسمان بن گئے
کُن کہا تو......سات زمینیں بن گئیں
کُن کہا تو......شجر وحجر بن گئے
کُن کہا تو......پہاڑ، صحرا بن گئے
کُن کہا تو......سمندر، دریا بن گئے
کُن کہا تو......لیل ونہار بن گئے
کُن کہا تو......نباتات وجمادات بن گئے
کُن کہا تو......اندھیرا اور اجالا بن گئے
کُن کہا تو......حیوانات بن گئے
کُن کہا تو......جنات وانسان بن گئے

ساری مخلوق کو خالق نے کن کہہ کر بنایا لیکن جب مقصود کائنات حضرت محمد ﷺ کی ذات بابرکات کو بنانے اور پیدا کرنے کی باری آئی تو کن کہہ کر نہیں بنایا بلکہ فرشتوں سے کہا جاؤ! مٹی لے کر آؤ...... آج میں اپنا محبوب ﷺ اور مقصود کائنات بنانا چاہتا ہوں...... فرشتے گویا کہ زمین پر دیکھنے لگے کہ کہاں سے مٹی لائی جائے...... فرمایا زمین کی طرف کیا دیکھتے ہو یہ تو پستیوں والی ہے جب کہ میرا محبوب ﷺ تو بلندیوں والا ہوگا۔

تو پھر کہاں سے مٹی لائی جائے ...... فرمایا ...... کہ...... جنت سے مٹی لے کر آؤ۔ روایات میں آتا ہے فرشتے جنت سے مٹی لے کر آئے ......اب اس مٹی سے کیا اور کیسے بنائیں؟ فرمایا فرشتو! نہ میں نے آج کن کہہ کر بنانا ہے......نہ میں نے تم سے بنوانا ہے...... یا اللہ! پھر آپ کیا اور کیسے بنائیں گے؟

''خلقتہ بیدی'' میں اپنے محبوب اور مقصود کائنات ﷺ کو ان کی عظمت ووقار کی وجہ سے اپنے ہاتھوں سے تخلیق کروں گا۔

چنانچہ اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کی ذات قدسی کو گویا اپنے ہاتھوں سے بنایا......(اللہ کی ذات وجود سے پاک ہے مگر یہ جملے انسانی فہم کی بساطت کے مطابق سمجھانے کے لیے روایات میں استعمال ہوئے ہیں) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو پاک مطہر ہاتھوں سے پاک جنت کی مٹی سے ...... بنایا ...... سجایا......سنوارا......

شاہکار دست قدرت ہے جمال مصطفیٰ ﷺ
چشم عالم نے نہیں دیکھی مثال مصطفیٰ ﷺ

آپ ﷺ دنیا میں تشریف لائے وہ سارا سلسلہ بھی انتہائی پاک، مطیب ومطہر رکھا...... چنانچہ حضور اقدس ﷺ خود فرماتے ہیں'' انا انفسکم نسباً و صھراً و حسباً'' میں حسب، نسب اور خاندان وذات کے اعتبار سے سب سے بہتر ہوں......''لیس فی ابائی من لدن آدم سفاح کلہ نکاح'' آدمؑ سے لے کر اب تک میرے آباء اجداد میں کہیں زنا نہیں سب نکاح ہیں (ابن مردودیہ)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کی یہ آیت اس طرح پڑھی'' لقد جائکم رسول من انفسکم '' الخ۔ یعنی تم میں رسول آتے ہیں جو تم سے بہترین آدمیوں میں سے ہیں ۔اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں تم میں بہترین ہوں۔ باعتبار نسب کے، باعتبار سسرالی رشتہ داروں کے، باعتبار شرافت کے، میرے آباؤ اجداد میں آدمؑ کے وقت سے کبھی زنا نہیں ہوا......سب نکاح ہوئے ہیں۔

اور دوسری روایت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آدمؑ کی پیٹھ میں سے زمین پر اتارا پھر نوحؑ اور پھر ابراہیمؑ کے نطفے نے منتقل فرمایا اور پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے شریف، کریم نطفوں اور رحموں میں منتقل فرمایا۔ یہاں تک کہ مجھے میرے باپ نے جنا...... جنہوں نے کبھی کوئی فحش حرکت نہ کی تھی۔

کلبیؒ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے والدین کی پچھلی پشتوں میں تقریباً سو مائیں ہیں مگر ان میں سے کہیں بھی کسی کے لیے زنا اور بدکار ثابت نہیں۔

امام سبکیؒ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے نسب میں آدمؑ تک جتنے بھی نکاح ہیں ان میں نکاح درست ہونے کی وہ تمام شرطیں پائی جاتی ہیں جو ایک اسلامی نکاح کے لیے ضروری ہیں۔ (سیرت حبیبہ)

اعلام النبوۃ میں علامہ ماوردیؒ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ شریف اور عالی مرتبت آباؤ اجداد کے نطفوں سے پیدا ہوئے ہیں جن میں کوئی بھی نیچے درجے کا انسان نہیں، ہر ایک سردار یا راہنما تھا...... اس سے معلوم ہوا کہ نسب کا شرف اور ولادت کی پاکیزگی نبوت کی شرائط میں سے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں نکاحوں کے ذریعہ پیدا ہوا ہوں۔ زنا کے ذریعے نہیں۔ یعنی سب آباؤ اجداد، عفیف اور پاکدامن، محصنین ومحصنات تھے۔ کبھی کوئی فرد ان میں زنا کے ساتھ ملوث نہیں پایا گیا۔

ازکیٰ النسب اعلیٰ الحسب
کل العرب فی خدمتہ

چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ، ہاشمی ، مطلبی

ان نکاحوں کی جھلک کا نقشہ کچھ یوں سامنے آتا ہے کہ:

حضرت آدمؑ نے حضرت حواؑ سے نکاح فرمایا تو تخلیق کائنات کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور دیگر اولاد کے علاوہ شیثؑ پیدا ہوئے

پھر نکاح در نکاح نسل در نسل سلسلہ آگے چلا تو:

حضرت ادریسؑ پیدا ہوئے...... پھر نکاح در نکاح سلسلہ آگے چلا تو

حضرت نوحؑ پیدا ہوئے...... پھر نکاح در نکاح سلسلہ آگے چلا تو

حضرت ابراہیمؑ پیدا ہوئے...... انہوں نے ہاجرہؑ سے نکاح

مرہ پیدا ہوئے...... انہوں نے ہند سے نکاح کیا تو

کلاب (حکیم) پیدا ہوئے...... انہوں نے فاطمہ سے نکاح کیا تو

قصی (زید) پیدا ہوئے...... انہوں نے حبی سے نکاح کیا تو

عبد مناف (مغیرہ) پیدا ہوئے...... انہوں نے عاتکہ سے نکاح کیا تو

ہاشم (عمرو) پیدا ہوئے...... انہوں نے سلمٰی سے نکاح کیا تو

عبد المطلب (عامر شیبہ) پیدا ہوئے...... انہوں نے فاطمہ سے نکاح کیا تو

عبداللہ پیدا ہوئے...... انہوں نے حضرت آمنہ سے نکاح کیا تو

اپنے زمانہ کے متعلق حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ" خیر القرون قرنی "میرا زمانہ سب زمانوں سے بہتر ہے، خیر کا زمانہ ہے۔

اسی طرح حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے حضور ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نسل اسماعیلؑ میں سے کنانہ کو برگزیدہ فرمایا اور بنو کنانہ میں سے قریش کو برگزیدہ بنایا اور قریش میں بنو ہاشم کو برگزیدہ بنایا اور مجھے بنو ہاشم میں سے برگزیدہ بنایا۔

اسی طرح حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگوں نے آپ ﷺ کے حسب ونسب پر طعن کیا تو مجھے سن کر بہت غصہ آیا۔ میں نے آپ ﷺ کو جا کر بتایا......

حضور ﷺ کا حسب ونسب اتفاقی یا حادثاتی طور پر معرضِ وجود میں نہیں آیا بلکہ خالق کائنات نے مقصود کائنات ﷺ بناتے ہوئے اہتمام اور انتخاب کے ساتھ ترتیب دیا ہے

کیا تو

حضرت اسماعیلؑ پیدا ہوئے...... انہوں نے مضاض نامی بادشاہ کی بیٹی سے نکاح کیا تو

قیدار پیدا ہوئے...... انہوں نے عاضرہ جرہمی سے نکاح کیا تو

عدنان پیدا ہوئے...... انہوں نے مہرد سے نکاح کیا تو

معد پیدا ہوئے...... انہوں نے معانہ سے نکاح کیا تو

نزار پیدا ہوئے...... انہوں نے سودہ سے نکاح کیا تو

مضر (عمرو) پیدا ہوئے...... انہوں نے رباب سے نکاح کیا تو

الیاس پیدا ہوئے...... انہوں نے لیلٰی خندف سے نکاح کیا تو

مدرکہ (عامر) پیدا ہوئے...... انہوں نے سلمٰی سے نکاح کیا تو

خزیمہ پیدا ہوئے...... انہوں نے عوانہ سے نکاح کیا تو

کنانہ پیدا ہوئے...... انہوں نے برہ سے نکاح کیا تو

نضر (قیس) پیدا ہوئے...... انہوں نے عکرشہ سے نکاح کیا تو

مالک پیدا ہوئے...... انہوں نے جندلہ سے نکاح کیا تو

فہر (قریش) پیدا ہوئے...... انہوں نے لیلٰے سے نکاح کیا تو

غالب پیدا ہوئے...... انہوں نے عاتکہ سے نکاح کیا تو

لوی پیدا ہوئے...... انہوں نے ماویہ سے نکاح کیا تو

کعب پیدا ہوئے...... انہوں نے مخشیہ سے نکاح کیا تو

مقصود کائنات حضرت محمد ﷺ پیدا ہوئے۔

بصد انداز یکتائی بغایت شان زیبائی
امین بن کر امانت بن کر آمنہ کی گود میں آئی

سبحان اللہ...... اللہ اکبر...... حضور ﷺ کی عظمت کی عبداللہ تا آدمؑ سب جگہ آباؤ الکرام اور "اکہاتہ العظام" میں نکاح پایا جاتا ہے، طہارت اور پاکیزگی پائی جاتی ہے۔ زنا بد کاری کا شائبہ تک نہیں۔ اسی پاک مطہر و مطیب نسب وحسب کے متعلق جب قیصر روم نے حضرت ابو سفیانؓ سے سوال کیا تھا کہ " کیف نسبہ فیکم" ان کا نسب کیسا ہے؟ تو حضرت ابو سفیانؓ نے فرمایا تھا" ھو فینا ذو نسب " وہ ہم سے بڑے نسب والے ہیں۔" ما یغض علیہ احد "یعنی حسب، نسب، خاندانی شرافت میں کوئی ان سے بڑھ کر نہیں ...... تو قیصر روم نے کہا پیغمبر ہمیشہ شریف ہی خاندان سے ہوتے ہیں۔ آج ہے کوئی دنیا میں جو اس درجہ تک اپنا حسب ونسب پاکیزہ رکھتا ہو یا ثابت کر سکتا ہے؟ (انبیاء کے علاوہ) قطعاً نہیں یہ عظمت وفضلیت صرف اور صرف امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہے

پھر یہ حسب، نسب اتفاقی یا حادثی طور پر معرض وجود میں نہیں آیا بلکہ خالق کائنات نے مقصود کائنات ﷺ کو بناتے ہوئے اہتمام اور انتخاب کے ساتھ ترتیب دیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ حضور اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے قبائل کی شاخ در شاخ میں بہترین شاخ میں مبعوث فرمایا۔ حتیٰ کہ میں اس قرن (زمانہ) سے پیدا ہوا جو میرا ہے (مسلم شریف) اور

تو حضور اقدس ﷺ نے سب کو جمع فرمایا اور منبر پر تشریف فرما ہو کر سوال کیا" من انا"...... بتاؤ میں کون ہوں؟...... صحابہؓ نے کہا" انت رسول اللہ ﷺ" آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں...... (حضور ﷺ نے فرمایا میں رسول بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ نے میرا نسب بھی اعلیٰ بنایا ہے) پھر فرمایا انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب "میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں"

انا اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیر ھم
"اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور ان کی شاخیں بنائیں (جن وانس) اور مجھے ان میں سے بہترین شاخ (انسانوں) میں پیدا کیا"

ثم جعلھم فریقتین فجعلنی فی خیر ھم فرقة
"پھر انسانوں کی دو قسم بنائیں عرب وعجم تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اعلیٰ قسم یعنی عرب میں سے پیدا کیا"

ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیر ھم قبیلة
"پھر عرب میں قبائل بنائے ان میں سے جو بہتر قبیلہ تھا یعنی قریش اس میں سے مجھے پیدا کیا"

ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیر ھم بیتا
"پھر قریش کے گھرانوں میں سب سے بہتر گھرانہ ہاشم کا تھا اس میں سے مجھے پیدا کیا"

فانا خیر ھم نفساً...... و خیر ھم بیتاً
"(رواہ ترمذی) لہٰذا میں باعتبار ذات محمد ﷺ بھی سب سے بہتر ہوں...... باعتبار نسب، قبیلہ، گھرانہ، خاندان کے بھی سب سے بہتر ہوں"

والد گرامی قدر:

والد گرامی قدر حضرت عبداللہ کی پاکیزگی کا یہ عالم تھا کہ حضرت آمنہ سے شادی کے لیے جاتے ہوئے راستہ میں ایک عورت فاطمہ یا رقیہ یا قتیلہ نامی نے مخاطب کر کے آپ کو اپنے ساتھ ہمسفر ہونے کی دعوت دی (جو درحقیقت دعوت نکاح تھی) تو آپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ شریف آدمی اپنی آبرو اور دین کی حفاظت کرتا ہے تو کیسے غلط کام کی

محبوب کبریا ﷺ فرماتے گئے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بناتے گئے

طرف بلا رہی ہے۔ اس سے تو مر جانا بہتر ہے...... عبداللہ چلے گئے حضرت آمنہ سے نکاح کے بعد جب وہاں سے گزر ہوا تو اس عورت نے دیکھ کر منہ موڑ لیا۔ عبداللہ نے کہا اب کیا ہوا؟ تو عورت نے کہا پہلا التفات تمہارے چہرے میں چمکتے ہوئے پیشانی پر نور نبوت کو دیکھ کر رہی تھی اب وہ نہیں ہے، اس لیے دلچسپی نہیں...... عبداللہ نے فرمایا کہ میں آمنہ سے نکاح کر کے تین دن قیام کر کے آیا ہوں۔ وہ سمجھ گئی کہ وہ نور نبوت آمنہ کے بطن میں منتقل ہو چکا ہے۔

والدہ محترمہ مطہرہ:

حضرت آمنہ بھی باکردار، پاکیزہ اخلاق، پاکیزہ صفات عورت تھی۔ دوران حمل عام عورتوں سے مختلف نوعیت میں رہیں کہ طبیعت میں سکون و فرحت، سانسوں میں خوشبو، خوابوں میں بشارات اور بوقت ولادت طہارت ہی طہارت۔

اب حضور ﷺ تخلیق فرمانے والے خالق کائنات بھی پاک...... جن ہاتھوں سے بنایا، سجایا وہ بھی پاک...... جس خمیر سے بنایا وہ بھی پاک...... اصلاب طیبین اور ارحام طاہرات۔

ان سارے پاکیزہ مراحل سے گزار کر اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو بطن مادر سے دنیا میں پیدا فرمایا تو یہ سلسلہ بھی مکمل طور پر مطہر و مطیب ...... بنایا......

جیسا کہ نظام قدرت ہے کہ بچہ جب ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو خون، نجاست، بدبو، وغیرہ سے لت پت ہوتا ہے۔ پھر نہلا کر صاف و پاک کیا جاتا ہے۔ لیکن یہاں یہ نظام قدرت بھی سراپا نفاست بھرا نقشہ پیش کرتا ہے۔

چنانچہ واقعہ فیل کے پچاس یا پچپن دن بعد اور عیسائیوں کے ایسٹر سے ۲۳ دن بعد یہودیوں کے عید الفصح کے ۲۵ دن بعد ۲۲ اپریل ۵۷۱ عیسوی ۹ ربیع الاول سوموار کے دن صبح صادق کے وقت جب آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ ﷺ کا بدن مشک، ظاہری طور پر بھی بالکل پاک صاف تھا۔ کسی قسم کی نجاست، خون، بو، وغیرہ کچھ بھی نہ تھا۔

اسے خود حضور ﷺ نے بیان فرمایا کہ "انما ولدت مطهرا" میں جب پیدا ہوا تو مطہرہ ومطیب تھا۔ "انما ولدت مختونا" مجھے اللہ تعالیٰ نے قدرتی طور پر مختون شدہ پیدا فرمایا تا کہ کسی کی نگاہ بھی شرم گاہ پر نہ پڑے۔

ظاہری طہارت بھی باطنی طہارت بھی:

انسان کے قدرتی بدن کے ڈھانچے میں کسی کا سقم تھا بھی تو وہ آپ ﷺ کے بدن مبارک سے شق صدر کے ذریعہ نکال باہر کر دیا گیا۔ اور رب تعالیٰ نے ظاہری طہارت کی طرح باطنی طہارت کو بھی کامل و مکمل کر دیا۔ چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کا سینہ چار مرتبہ شق کیا گیا۔

ایک مرتبہ چار سال کی عمر میں جب حضرت حلیمہ سعدیہؓ کے پاس زیر پرورش تھے۔ حکمت یہ تھی کہ آپ ﷺ کے دل سے لہو ولعب کی محبت نکل جائے۔

دوسری مرتبہ شق صدر جنگل میں ہوا دس سال کی عمر میں...... اس میں حکمت یہ تھی کہ جوانی کے تقاضوں کی وجہ

اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو ان کی عظمت وشان کے شایان شان ہمہ قسم کی غلاظتوں، نجاستوں سے پاک مطہر و مطیب فرمایا

سے بھی کوئی کام اللہ کی مرضی کے خلاف نہ ہو۔

تیسری مرتبہ غار حرا میں شق صدر ہوا...... اس میں حکمت یہ تھی کہ آپ ﷺ وحی کا تحمل کر سکیں۔

چوتھی مرتبہ معراج کی رات شق صدر ہوا...... اس میں حکمت یہ تھی کہ آپ ﷺ کا قلب آنے والے مشاہدات کو برداشت کر سکے۔ (درخواستیؒ ص ۱۰۸)

اب یہ سارا سلسلہ طہارت و سراپا پاکیزگی محض اتفاقی نہیں بلکہ یہ انتخاب آفاقی ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے ہی اپنے محبوب ﷺ کو ان کی عظمت وشان کے شایان شان ہمہ قسم کی غلاظتوں، نجاستوں سے پاک، مطہر و مطیب پیدا فرمایا۔

سراپا طیب قرآن مجید کے آئینے میں:

انداز تخلیق میں جس اہتمام، انتخاب کے ساتھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کا کامل ومکمل، مطہر و مطیب، منزہ و مولود و مسعود فرمایا ہے دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے...... اور یہ انداز تخلیق حضور کبریا ﷺ کی عظمت، عزت، اعجاز کی بہت مضبوط اور بہت بڑی دلیل ہے...... اسی طرح حضرت محبوب کبریا ﷺ کی مزید عظمت کو ذہن نشین کرنے کے لیے اس دوسرے مرحلہ پر ایمانی بصیرت سے غور فرمائیں تو ایمان تازہ ہوگا اور عظمت رسول ﷺ کے حسین باب کا نقشہ بھی سامنے آئیگا۔

سوال یہ ہے کہ جس مقصود کائنات اور محبوب کبریا ﷺ کو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اتنے اہتمام وانتخاب کے ساتھ پیدا فرمایا اور بنایا حقیقت میں دیکھیں تو سہی کہ وہ بنے کیسے ہیں؟ انکا دیدار تو کریں، زیارت تو کریں، لیکن معلوم ہوا کہ وہ تو دیکھنے والی دیدار کرنے والی خوش نصیب آنکھیں تو صحابہ کرامؓ ازواج مطہراتؓ، بنات رسول ﷺ کی تھیں۔ جو جی بھر کے نظارے بھی کرتے، جان وارے بھی کرتے، ہاں مگر مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ آؤ! ذرا صحابہ کرامؓ اور ازواج مطہرات کی غلامی قبول کر کے...... ان کا پلہ تھامیں تو یہ قرآن پاک سے بھی اور احادیث پاک سے بھی حضور ﷺ کے سراپا جود اور سراپا خُلق اور خَلق کا نقشہ دکھا دیں گے۔

آیئے! دیکھتے ہیں صحابہ کرامؓ کیا فرماتے ہیں۔ اور قرآن وحدیث کیا نظارہ پیش کرتے ہیں۔

حضرت حسان بن ثابتؓ کو حضرت محبوب کبریا ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ حسان آؤ میرے ساتھ بیٹھ کر امت کو بتاؤ کہ محمد ﷺ کیسے کہتے ہیں؟...... حضرت حسان بن ثابتؓ فرماتے ہیں:

و احسن منک لم تر قط عینی

آپ ﷺ جیسا حسین میری آنکھ نے نہیں دیکھا۔

و اجمل منک لم تلد النساء

آپ ﷺ جیسا جمیل کسی عورت نے جنا ہی نہیں۔

خلقت مبرا من کل عیب

آپ ﷺ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا۔

کانک قد خلقت کما تشاء

گویا آپ ﷺ ایسے پیدا کیے گئے جیسا کہ آپ نے چاہا۔

حضرت حسان بن ثابتؓ نے بڑا خوبصورت اور عجیب نقشہ کھینچا ہے اللہ تعالیٰ کے انداز تخلیق کا......

خصوصاً آخری جملہ میں جو فرمایا اسے آپ خطیبانہ اسلوب سے آ کر دیکھیں تو محسوس ہوتا ہے کہ محبوب کبریا ﷺ فرماتے گئے اور رب تعالیٰ آپ ﷺ کو بناتے گئے۔

جیسا کہ فرمایا ہو...... اللہ مجھے ایسا بنا کہ جب تیرا کلام قرآن پاک نازل ہو تو وہ ’’لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ‘‘ کہہ کر تیرے حسن تخلیق...... حسن کار سازی کا تعارف بھی کروائے اور تیرے محبوب ﷺ کے مجسمہ حسن کا نظارہ بھی کروائے۔

قرآن مجید سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کا روئے تاباں چہرہ مہرہ کیسا تھا۔

فرمایا...... وجھک فی السماء

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کی زلفوں کی رعنائی کیسی تھی۔

فرمایا...... واللیل اذا سجیٰ

قرآن مجید سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کے رخساروں کی چمک کیسی تھی۔

فرمایا...... والضحیٰ

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کی آنکھیں کیسی تھی۔

فرمایا...... لا تمدن عینک

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کی بصارت کیسی تھی۔

فرمایا...... مازاغ البصر وما طغیٰ

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کے دندان مبارک کیسے تھے۔

فرمایا...... یٰسین

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کی گردن مبارک کیسی تھی۔

فرمایا...... لاتجعل یدک مغلولۃ الی عنقک

نسب کا شرف اور ولادت کی پاکیزگی نبوت کی شرائط میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو مختون شدہ پیدا فرمایا تاکہ کسی کی نگاہ بھی شرم گاہ پر نہ پڑے

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کا دست مبارک کیسا تھا۔

فرمایا...... ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کا سینہ مبارک کیسا تھا۔

فرمایا...... الم نشرح لک صدرک

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کا قلب مبارک کیسا تھا۔

فرمایا...... نزلہ علی قلبک

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کا لباس مبارک کیسا تھا۔

فرمایا...... وثیابک فطھر

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کا چادر مبارک کیسی تھی۔

فرمایا...... یا ایھا المزمل یا ایھا المدثر

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کا اخلاق کیسا تھا۔

فرمایا...... انک لعلیٰ خلق عظیم

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کا جہاد کیسا تھا۔

فرمایا...... یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کی رحمت کیسی تھی۔

فرمایا...... وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کی نماز وقربانی کیسی تھی۔

فرمایا...... ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کی معراج کیسی تھی۔

فرمایا...... سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کا دوست صدیقؓ کیسا تھا۔

فرمایا...... ثانی اثنین اذ ھما فی الغار، اذ یقول لصاحبہ

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کی مراد عمرؓ کیسا تھا۔

فرمایا...... اشداء علی الکفار

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کا داماد عثمانؓ کیسا تھا۔

فرمایا...... رحماء بینھم

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کا داماد علی حیدرؓ کیسا تھا۔

فرمایا...... تراھم رکعا سجدا

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کا سالا امیر معاویہؓ کیسا تھا۔

فرمایا...... بایدی سفرۃ کرام بررۃ

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کے صحابہ کرامؓ کیسے تھے۔

فرمایا...... یبتغون فضلا من اللہ ورضواناً

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کی ازواج مطہرات کیسی تھیں۔

فرمایا...... ینساء النبی لستن کاحد من النساء

قرآن پاک سے پوچھیں کہ...... محبوب کبریا ﷺ کی بنات اربعہ کیسی تھیں۔

فرمایا...... وبناتک

قرآن کریم کے اسی نقشہ میں حضور ﷺ کے خُلق اور خَلق عظیم کو دیکھ کر شاعر نے کہا:

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
منہ سے بولتا قرآن وہ تفسیر ہے
حسن مصطفیٰ ﷺ کو دیکھ کر سوچتی ہے دنیا
وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے

قرآن کریم نے جب اس انداز میں محبوب کبریا ﷺ

صحابہ کرامؓ اور ازواج مطہراتؓ کی غلامی قبول کر کے ان کا پلہ تھامیں، تو یہ قرآن پاک سے بھی اور احادیث مبارکہ سے بھی قدرت کے اس عظیم ترین شاہکار کے سراپا وجود، سراپا خُلق اور خَلق کا نقشہ دکھا دیں گے

شہید مصلی' پیغمبر ﷺ خلیفہ دوئم

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

تحریر: ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں
مرکزی جنرل سیکرٹری
(اہلسنت والجماعت پاکستان)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد متفقہ طور پر حضرت عمر فاروقؓ کو خلفیہ دوئم منتخب کر لیا گیا۔ حضرت عمر فاروقؓ کو شہادت کی بڑی تمنا اور تڑپ تھی اور اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے "اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت دے اور اپنے رسول ﷺ کے شہر میں موت دے" (بخاری شریف)۔ معدان بن ابی طلحہؓ سے روایت ہے کہ "ایک دن حضرت عمرؓ جمعہ کے دن تشریف فرما ہوئے، حمد وثنا کے بعد نبی کریم ﷺ پھر حضرت ابو بکرؓ کا ذکر مبارک فرمایا اور پھر فرمانے لگے میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ اس میں میری موت کے قریب آنے کی بشارت ہے۔ میں نے ایک مرغے کو دیکھا ہے جس نے مجھے دو ٹھونگیں ماری ہیں"۔ معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے آپؓ نے بتایا کہ وہ مرغ سرخ رنگ کا ہے۔ حضرت عمرؓ نے یہ خواب حضرت اسماء بنت ابی بکر کو بھی سنایا تو وہ فرمانے لگیں "کہ تمہیں ایک عجمی آدمی قتل کر دے گا" (مسند احمد)۔

اور واقعی ایسا ہی ہوا۔ آپؓ کو ایک مجوسی کافر ابو لولو فیروز نے شہید کیا۔ آپؓ کو نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ روضۃ الرسول میں دفن کر دیا گیا۔

آپ رضی اللہ عنہ جو رائے دیتے اسی کے موافق قرآن کی آیات نازل ہوتی تھیں۔

حضرت عمر فاروقؓ کو دھوکہ سے ایک سازش کے تحت شہید کیا گیا، جس کے تانے بانے اعدائے اسلام مجوسیوں اور یہودیوں نے بُنے اور اس سازش کو عملی جامہ منحوس مجوسی ابو لولو نے پہنایا۔ اس بد بخت نے آپؓ پر اُس وقت اپنے زہر بھرے خنجر کے وار کیے جب حضرت عمرؓ مسجد نبوی ﷺ میں لوگوں کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ آپؓ زخمی ہو کر گر پڑے تو نماز کی تکمیل کیلئے حضرت عمرؓ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو آگے کھڑا کر دیا۔ جب لوگ نماز پڑھ چکے تو آپؓ نے فرمایا

"اس کا ستیاناس۔۔ میں نے تو اس کے بارے میں نیکی کرنے کو کہا تھا (اور اس بد بخت نے مجھ پر صلہ میں خنجر کے وار کیے) پھر فرمایا الحمد للہ کہ میرا قاتل کوئی مسلمان نہیں ہے"

باوجود یہ کہ آپؓ موت کے بستر پر تھے پھر بھی آپؓ نے امت کیلئے ضروری کاموں کو نہ چھوڑا اور اُنہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہے۔

ایک نوجوان نے آکر کہا کہ "اے امیر المومنین! اپنے لئے اللہ کی مغفرت کی بشارت لے لیجئے۔ آپؓ کو نبی کریم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ آپؓ قدیم الاسلام ہیں۔ آپؓ نے خلافت سنبھالی تو عدل وانصاف سے کام لیا۔ پھر شہادت کی بھی بشارت لیجئے تو آپؓ نے فرمایا "میں چاہتا ہوں میرا معاملہ (آخرت میں) برابر برابر ہو جائے۔ نہ ثواب ملے نہ پکڑ ہو"۔ جب نوجوان یہ گفتگو کر کے واپس پلٹا تو آپؓ نے دیکھا کہ اس کی لنگی ٹخنوں سے نیچے زمین پر گھسٹ رہی ہے۔ آپؓ نے فرمایا "اے میرے بھتیجے! اپنا تہبند اونچا کر کیونکہ اس میں تیرے کپڑے کی حفاظت اور تیرے رب کا تقویٰ زیادہ ہے" (بخاری۔ کتاب فضائل صحابہؓ)۔

حضرت عمر فاروقؓ کے اندر عاجزی وانکساری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ایک مشہور واقعہ کہ حضرت عمرؓ جب اپنے خلافت کے دور میں عروج پر تھے تو اُن کا ایک گلی سے گزر ہوا آپؓ نے دیکھا کہ ایک مکان کی دیوار پر پرنالہ لگا ہوا ہے، جس کا پانی زمین پر گرے تو لوگوں کے کپڑے خراب ہوتے تھے۔ آپؓ نے حضرت عباسؓ کے گھر لگا ہوا یہ پرنالہ اُتارنے کا حکم دیا۔ جیسے ہی حضرت عباسؓ کو معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ نے میرے گھر کا پرنالہ اکھاڑنے کا حکم دیا ہے تو وہ فوراً اُس وقت کے قاضی کے پاس چلے گئے اور وہاں جا کر اپنا مقدمہ پیش کر دیا تو قاضی نے حضرت عمرؓ کو عدالت میں پیش ہونے کا حکم دیا۔ قربان جائیں آپؓ کی عاجزی وانکساری اور تقویٰ پر، فوراً حکم نامہ قبول فرمایا اور عدالت میں پیش ہو کر اپنا مؤقف پیش فرمایا کہ میں نے یہ پرنالہ اس لئے اکھاڑنے کا حکم دیا تھا کہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایجاد کیے گئے قوانین آج کے حکمرانوں کیلئے باعث تقلید اور مشعل راہ ہیں۔

لوگوں کے کپڑے خراب ہونے کا اندیشہ رہتا تھا، جس سے اُنہیں نماز پڑھنے میں دشواری ہوتی تھی (اس کے علاوہ میرے دل میں اور کوئی خیال نہ تھا)۔ اس پر حضرت عباسؓ نے فرمایا کہ جب میرا مکان بن رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ کا ادھر سے گزر ہوا تو انہوں نے خود اس پرنالے کو لگانے کا حکم فرمایا۔ اُس وقت جب میں نے یہ پرنالہ لگانا چاہا تو چونکہ میرا قد چھوٹا تھا تو اس وجہ سے رسول اکرم ﷺ نیچے بیٹھ گئے، میں نے آپؐ کے کندھے پر سوار ہو کر یہ پرنالہ لگایا۔

جب حضرت عمرؓ نے یہ سنا تو نہایت افسوس فرمایا اور معافی مانگی اور حکم دیا کہ پورے مدینے میں منادی کرا دو کہ حضرت عباسؓ کے گھر جو پرنالہ گرایا گیا تھا وہ کل دوبارہ لگے گا۔ جب پورا مدینہ جمع ہو گیا تو آپؓ بھی وہاں پہنچ گئے۔ روایت میں آتا ہے کہ آپؓ نے خود مٹی کا گارا بنایا اور خود پرنالہ لگایا، یہاں تک کہ آپؓ کے کپڑے گندے ہو گئے۔ روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ آپؓ کی داڑھی مبارک مٹی کے گارے سے تر ہو گئی۔ یہ تھی حضرت عمرؓ کی عجز وانکساری۔

ابن مردویہؒ نے حضرت مجاہدؒ کا قول نقل کیا ہے کہ کسی مسئلہ ومعاملہ میں حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ جو رائے دیتے تھے اسی کے موافق قرآن کی آیات نازل ہوتی تھیں۔ ابن عساکرؒ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ قرآن کریم حضرت فاروق اعظمؓ کی رائے میں

سے ایک رائے ہے۔ایک موقعہ پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کی زبان اور ان کے دل میں حق و

آپ رضی اللہ عنہ نے مسلم واہل کتاب غرباء اور مساکین کے روزینے ، مہمان خانے، اور وہاں آنے والے مہمانوں کی بیت المال سے خبر گیری اور لاوارث یتیم بچوں کی دیکھ بھال کا انتظام کیا۔

صداقت کو جاری فرمایا ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آقا ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے پہلے (سابقہ امتوں میں سے) لوگوں میں محدث ہوا کرتے تھے، اگر میری امت میں کوئی شخص محدث ہوا تو بس وہ عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے۔

ہم دنیا بھر کے مورخین کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ حضرت فاروق اعظمؓ کے دور کی کسی بھی غیر مسلم کامیاب حکمران کا مقابلہ کر لیں۔اُن سب کی حکومتیں حضرت عمرؓ کے دور کے سامنے کنکر ثابت ہوں گے۔حضرت عمرؓ نے مشکل حالات میں بھی عہدہ داران سلطنت کا عمدہ انتخاب فرمایا۔رفائے عامہ، غربا اور مساکین کے روزینے، مہمان خانے اور وہاں آنے والے مہمانوں کی بیت المال سے خبر

راتوں کو گشت کر کے رعایا کے حالات دریافت کرنے کا طریقہ سیدنا عمر فاروقؓ نے وضع فرمایا تھا۔ہمارا چیلنج ہے دنیا بھر کے مورخین کو، کہ وہ سیدنا عمر فاروقؓ جیسا کامیاب حکمران لا کر دکھائیں۔

گیری، لاوارث بچوں کی دیکھ بھال، یتیم بچوں کی خبر گیری ۔قحط سے بچاؤ کا انتظام کیا اور رعایا کی خبر گیری اور ان کی دیکھ بھال اور ان کے مسائل سننے کیلئے روزانہ مسجد کے صحن میں بیٹھا کرتے تھے اور شکایات سنا کرتے تھے۔صحابہ کرامؓ کے مشوروں سے مختلف امور طے کرتے تھے۔آپؓ نے پولیس کا محکمہ قائم کیا، جابجا فوجی چھاؤنیاں مقرر کیں، غریب عیسائیوں اور یہودیوں کے بھی روزینے مقرر کیے۔شراب کی حد کیلئے اسی کوڑے مقرر کیے، فجر کی اذان میں (الصلواۃ خیر من النوم) کا اضافہ کیا، نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر تمام لوگوں کا اجماع کروایا، راتوں کو گشت کر کے رعایا کے دریافت حال کا طریقہ نکالا۔حضرت عمرؓ نے بہت سے قوانین ایجاد کئے جو آج کے حکمرانوں کیلئے بھی باعث تقلید ہیں۔

زہریلا خنجر لگنے کے بعد حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہؓ کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس اپنے دونوں ساتھیوں نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ دفن ہونے کی سعادت حاصل کرنے کیلئے اجازت لینے کیلئے بھیجا۔جب وہ واپس لوٹے تو پوچھا کہ کیا خبر لائے ہو؟۔۔۔انہوں نے عرض کیا'' اے امیر المومنین! وہی ہوا جو آپؓ کے دل کی خواہش تھی۔حضرت عائشہؓ نے اجازت دے دی ہے۔'' حضرت عمرؓ نے فرمایا الحمد للہ میرے لئے اس سے بڑھ کر اہم اور ضروری کوئی دوسری بات نہ تھی۔جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے اُن کی خدمت میں اٹھا کر لے جانا اور سلام عرض کر کے کہنا ''عمر بن خطابؓ (کی میت روضہ انور میں دفن ہونے کیلئے) اجازت مانگتی ہے، اگر وہ دوبارہ اجازت دے دیں تو مجھے اندر لے جا کر دفن کر دینا۔اگر وہ انکار کر دیں تو مجھے مسلمانوں کے کسی دوسرے قبرستان میں دفن کر دینا۔'' آپؓ نے فرمایا کہ میں خلافت کا ان چند لوگوں سے زیادہ کسی کو مستحق نہیں دیکھتا کہ رسول اکرم ﷺ اس دنیا سے ان حضرات سے راضی ہو کر تشریف لے گئے تھے۔چنانچہ آپؓ نے ان حضرات کے نام لئے جن میں حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت سعدؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ تھے۔

تین دن کے بعد تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یکم محرم ۲۴ھ بمطابق 3 نومبر 644 عیسوی کو اس دار فانی سے کوچ فرما گئے۔آپؓ کی مدت خلافت 10 سال 6 ماہ تھی۔آپؓ کو نبی کریم ﷺ اور ضرت ابو بکرؓ کے پہلو میں دفن ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ''غسل کے بعد حضرت عمرؓ کو تختہ پر لٹایا گیا اور کفن پہنایا گیا۔لوگ آپؓ کا جنازہ اٹھانے سے پہلے مغفرت کی دعا کی اور رحمت مانگ رہے تھے''۔میں اس وقت موجود تھا۔اتنے میں ایک آدمی نے میرا کندھا پکڑا تو میں گھبرا اٹھا۔وہ حضرت علیؓ تھے۔انہوں نے حضرت عمرؓ کیلئے رحمت کی دعا مانگتے ہوئے فرمایا'' آپؓ نے اپنے پیچھے اپنے سے بہتر عمل والا کوئی آدمی نہ چھوڑا کہ مجھے اس کے بارے میں یہ تمنا ہو کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس کے اعمال والا ہو کر ملوں''۔خدا کی قسم مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؓ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ حشر فرمائیں گے کیونکہ میں نے بارہا نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''میں اور ابو بکر اور عمر چلے'' اور ''میں اور ابو بکر اور عمر داخل ہوئے'' اور ''میں اور ابو بکر اور عمر نکلے'' (بخاری۔کتاب فضائل صحابہؓ)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا گیا ''اگر رسول اکرم ﷺ کسی کو خلیفہ بنا جاتے تو کس کو بنا جاتے؟ آپؓ نے فرمایا ''ابو بکر صدیقؓ کو''۔عرض کیا گیا ابو بکرؓ کے بعد کس کو؟ آپؓ نے فرمایا ''حضرت عمرؓ کو''۔عرض کیا گیا ان کے بعد کس کو؟ آپؓ نے فرمایا'' حضرت ابو عبیدہ بن جراح'' کو۔اس کے بعد آپؓ نے کسی کا نام نہ لیا۔(مسلم۔کتاب فضائل الصحابہ)

★★★

خوشخبری
اصحاب رسول ﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کا علمبردار
نظام خلافت راشدہ
اب انٹرنیٹ پر بھی
نظام خلافت راشدہ ہر ماہ انٹرنیٹ پر باقاعدگی سے اپ لوڈ کیا جائے گا
نیا شمارہ پڑھنے یا DOWNLOAD کرنے کے لئے VIST کریں
WWW.JMMPAK.ORG
khelafaterashida@yahoo.com
اپنی تجاویز اور آراء کے لئے ای میل کریں۔
admin@jmmpak.tk

CamScanner

صحابہ دشمنی کی انتہاء

علامہ ڈاکٹر خالد محمود کے قلم سے

مضامین کا یہ سلسلہ گزشتہ کئی شماروں سے چلا آ رہا ہے جو کہ علامہ ڈاکٹر خالد محمود پی ایچ ڈی نے "معیار صحابیت" کے عنوان سے ایک کتاب کے جواب کی شکل میں ممبران پارلیمنٹ کے لیے تیار فرمائے تھے۔ یہ کتاب دراصل سرگودھا کے ایک ریٹائرڈ آرمی کرنل نے ایک ڈاکٹر بشیر حسین طاہر کے ذریعے تیار کی تھی جو قومی اسمبلی میں مولانا محمد اعظم طارق کی طرف سے ناموس صحابہؓ بل کا جواب تھا جو ممبران پارلیمنٹ کے نام ناموس صحابہ بل میں رکاوٹ پیدا کرنے کے لیے بھیجی گئی تھی یہ اس کتاب کے جواب کی بارھویں قسط قارئین کی افادہ کے لیے پیش کی جارہی ہے۔

"مزید سنیے کہ بیعت الرضوان والوں نے کیا کیا گل کھلائے"

کیا ان بیعت الرضوان والوں میں حضرت علی المرتضیٰؓ شامل نہ تھے۔ آخر کچھ ان کا ہی لحاظ کیا ہوتا اور یہ شیعہ مصنف لفظ بیعت الرضوان اس طنز کے ساتھ نہ لکھتا۔

تاہم آیئے ہم ان واقعات کی بھی تفصیل کیے دیتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے ذمہ یہ بات لگائی ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر بیعت کرنے والوں میں منافق بھی تھے۔ جو کسی طرح رضی اللہ عنہم کا مصداق نہیں بن سکتے۔

معزز اراکین اسمبلی......

آپ انصاف فرمائیں کہ اثنا عشری شیعہ اس منافق (حرقوص) کے اجمال میں کن کن بڑی شخصیتوں کو شک کی چادر میں لا رہے ہیں۔ صحابہ دشمنی کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہوسکتی ہے...... فاعتبروا یا اولی الابصار.

آیئے اس ابتدائی دور کا ایک اور واقعہ سمجھیں۔

حضرت قدامہ بن مظعونؓ بدری ہونے کا شرف رکھتے ہیں۔ آپ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف ایک گناہ عمل میں آیا تھا۔ اور اس کی سزا آپ کو دنیا میں ہی مل گئی۔ آپ حد جاری ہونے سے اس گناہ سے پاک ہوگئے تھے۔

صحابیؓ حد جاری ہونے کے باوجود ہرگز لائق جرح نہیں ہوتا اور اس کی توہین کی کسی دوسرے کو کیا کسی صحابی کو بھی اجازت نہیں

اس کے بعد آپ کو عالم آخرت کا سفر پیش آیا۔ اب ظاہر ہے کہ جب وہ اس گناہ سے پاک ہوچکے تھے تو آخرت میں اگر آپ مقام رضوان کی سعادت پالیں اور اللہ تعالیٰ کا وہ وعدہ جو مقام حدیبیہ ان صحابہؓ سے ہوا تھا کہ اللہ ان سے راضی ہوگیا۔ ان پر بھی پورا ہو تو اس میں کون سا مانع شرعی ہے؟ رضی اللہ عنہم کا یہ مطلب نہیں کہ ان حضرات سے دنیا میں کوئی غلطی صادر نہ ہوگی۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ یہ کسی گناہ کے بوجھ تلے آخرت کو روانہ نہ ہوں گے۔ جو شخص حضرت قدامہ بن مظعونؓ کے مجموعی اعمال زندگی پر نظر کرے ناممکن ہے کہ وہ آپ کے جنتی ہونے اور رضی اللہ عنہ ہونے میں کسی قسم کا کوئی شبہ کرے۔

قرآن کریم میں ہے کہ وزن اعمال برحق ہے۔ اچھے اور برے اعمال کا موازنہ ضرور ہوگا۔ ایک برے عمل سے زندگی کی تمام نیکیوں کی متاع لٹ نہیں سکتی۔

جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے انہیں کھانے پینے میں اسلام نے کوئی شرط نہیں لگائی۔ مثلاً یہ کہیں نہیں کہا کہ نماز پڑھو تو پانی پینا جائز ہے۔ پانی پینا تو ویسے ہی جائز تھا۔ تو اب اگر کوئی شخص پانی پیتا ہے اور نماز نہیں پڑھتا تو اسے آخرت میں نماز نہ پڑھنے کے جرم میں تو مواخذہ ہوگا۔ پانی پینے کے جرم میں نہیں نہ یہ جرم تھا۔

قرآن کریم نے یہ کہیں نہیں کہا کہ سچ بولو تو آم کھانے جائز ہیں ورنہ جائز نہیں...... کسی نیکی سے وہی عمل مشروط کیا جا سکتا ہے جو اپنی ذات میں تو قابل گرفت ہو مگر اس نیکی کے ساتھ مل کر اس کا پلڑا اٹھ جائے اور کرنے والا اس کی گرفت میں نہ آئے۔

اب قرآن پاک کی اس آیت پر غور کریں۔

لیس علی اللذین امنوا و عملو الصلحت جناح فیما طعمو اذا ما اتقوا و امنوا و عملوا الصلحت

(پ۷ المائدہ آیت ۹۳)

ترجمہ...... جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے ان پر کوئی گناہ نہیں اس میں جو انہوں نے کھایا۔ بشرطیکہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان سے رہیں اور اعمال صالحہ بجا لائیں۔

اب اس شرط سے جو عدم گناہ کی خبر دی جارہی ہے۔ حضرت قدامہؓ کے نزدیک یہ عام حلال چیزوں کے متعلق نہیں بلکہ ان چیزوں کے لیے ہے جو کسی درجے میں ممنوع ہوں اور اس کے نیک اعمال کے تقابل میں ان کا پلڑا اٹھ جائے اور وہ مؤاخذہ میں نہ آئیں۔

حضرت قدامہؓ اس تاویل کے باعث اس گناہ پر معافی کے امیدوار تھے۔ آیت کی یہ تفسیر جمہور صحابہؓ کی تفسیر کے خلاف تھی۔ اس لیے حضرت عمرؓ نے حضرت قدامہؓ کے اجتہاد کو رد کرتے ہوئے فرمایا۔

ایک غلطی سب نیکیوں کو بہا کر نہیں لے جا سکتی۔ یہ نیکیاں ہیں جو برائیوں کو بہا لے جاتی ہیں

اخطاءت التاویل (المصنف لعبد الرزاق جلد ۹ ص ۲۴۰)

ترجمہ...... آپ نے آیت کی مراد پانے میں غلطی کی ہے۔

اب نظام اسلام کے کامل قیام کے لیے خلافت کے لیے ضروری تھا کہ حضرت قدامہؓ پر حد جاری کی جائے، مگر یہ ضروری نہیں کہ آپ پر عند اللہ بھی اس پر مواخذہ ہو ممکن ہے انہیں شک کا فائدہ ملے۔ خصوصاً جب کہ آپ حد کی تکلیف بھی پا چکے۔ شراب پینے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ڈھلے ہوئے نہ تھے۔

حضرت نانوتویؒ نے اس اجمال میں خود بھی ایک اشارہ کر دیا تھا۔ اگر بشیر حسین مذکور اس حقیقت سے پردہ اٹھا دیتا تو اس کا قلم یہ شرمناک سرخی کبھی نہ لکھتا مگر چونکہ اس کا دل صحابہؓ دشمنی سے لبریز تھا اس لیے اس نے اس منافق کا نام نہ لیا جس کی طرف مولانا نانوتویؒ نے اپنے اجمال میں اشارہ کر دیا تھا۔

لیجئے ہم وہ نام پیش کیے دیتے ہیں۔ وہ حرقوص بن زہیر تھا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاص استثناء کر کے اسے بیعت رضوان کی بشارت سے نکال دیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔

ترجمہ...... "حدیبیہ کے شاملین میں سے کوئی جہنم میں نہ جائے گا سوائے ایک کے"۔

صحابی ہونا صرف لہ صحبۃ سے ثابت نہیں ہوتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ کوئی اور صحابی اس کے صحابی ہونے کی شہادت دے نہ کہ اس کے لیے فلم اجد احد ایعرفه کے الفاظ ملیں۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۱ ص ۲۷۲)

یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہ رہی تھی کہ وہ شخص جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعتِ رضوان کی بشارت سے خارج کر دیا وہ حرقوص تھا۔ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں۔

فکان هو حرقوص بن زهير (الاصابہ جلد ۱ ص ۳۲۰)

رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص پر شراب پینے کے جرم میں حد کا حکم نافذ فرمایا اور حد جاری کی کسی شخص نے اس دوران اسے بُرا بھلا کہا...... اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لاتلعنوہ فو اللہ ما علمت انہ یحب اللہ ورسولہ

(صحیح بخاری جلد ۲ ص ۱۰۰۲)

ترجمہ...... اسے لعنت نہ کرو بخدا جہاں تک میں جانتا ہوں یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

اس سے صاف عیاں ہے کہ شراب پینے اور اس پر سزا نافذ ہونے سے لازم نہیں آتا کہ وہ شخص اب اللہ اور اس کے رسول خاتم ﷺ کی محبت کے لائق نہ رہا ہو۔

شراب پر حد تو در کنار حضرت ماعزؓ پر جب زنا کی حد لگی تو حضور ﷺ نے اپنے دوسرے صحابہؓ کو اس کے باطن کی یوں خبر دی۔

لقد تاب توبة لو قسمت بین امة لو سعتهم

(صحیح مسلم جلد ۲ ص ۶۸)

ترجمہ...... بے شک اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے ایک امت میں بانٹ دیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے گا۔

اور آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا......

ترجمہ...... بے شک میں نے اسے جنت میں غوطے لگاتے ہوئے دیکھا ہے۔

اب کیا یہ مقام حضرت ماعزؓ کو اس کے بغیر مل سکتا تھا کہ اللہ ان سے راضی ہو چکا ہو۔ بشیر حسین مذکور کا بعض صحابہؓ کی اس قسم کی غلطیوں پر رضی اللہ کا طنزیہ اطلاق بتلا رہا ہے۔ کہ یہ اثناعشری لوگ علم سے کتنے دور جا کھڑے ہوئے ہیں کہ انہیں اسلام کے ان مبادی کو بھی خبر نہیں ہے۔ کہ آخرت کے فیصلے اعمال تلنے پر ہوں گے۔ کوئی ایک غلطی سب نیکیوں کو بہا کر نہیں لے جا سکتی۔ یہ نیکیاں ہیں جو بُرائیوں کو بہا لے جاتی ہیں۔

حضرت خالد بن ولیدؓ نے حضرت ماعزؓ پر کچھ سخت کلمات کہے تو حضور ﷺ نے انہیں نہایت سختی سے روکا۔ اس سے پتہ چلا کہ صحابیؓ حد جاری ہونے کے باوجود ہرگز لائق جرح نہیں ہوتا۔ اور اس کی توہین کی کسی دوسرے کو کیا کسی صحابی کو بھی اجازت نہیں۔ جب اس پر ایک صحابیؓ (حضرت خالد بن ولیدؓ) کو بھی جرح کی اجازت نہیں تو ایک عام امتی کو اس پر انگلی اُٹھانے کا کیسے حق مل سکتا ہے اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حد پانے سے صحابیت اور رضی اللہ کی قبا ان سے اتری نہ تھی ورنہ صحابی کو اس پر جرح سے نہ روکا جاتا۔

......اعلیٰ کا ادنیٰ پر جرح کرنا کہیں محل ملامت نہیں ہوتا......

فافہم و تدبر

بقیہ صفحہ نمبر 14

دوسری اور تیسری منزلیں تعمیری مراحل سے گزر رہی ہیں اور انشاء اللہ العزیز بہت جلد اسلامک یونیورسٹی کا خواب بھی شرمندہ تعبیر ہونے جا رہا ہے اسی طرح والد گرامی کا دارالتحقیق و التصنیف کے منصوبہ پر بھی کام جاری ہے علاوہ ازیں دیگر تعلیمی درسگاہوں معاشی تربیت گاہوں اور طبی مراکز کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا، جس کے لیے ٹیم تشکیل دی جا چکی ہے، قارئین سے ان تمام منصوبہ جات کی تکمیل کے لیے دعاؤں کی پرزور التماس ہے،

"العزیمت" موجودہ قیادت اور ان کی تنظیمی کارکردگی اور پالیسیوں پر آپ کس قدر اعتماد کرتے ہیں؟

صاحبزادہ مولانا ریحان محمود ضیاء: جناب آپ نے یہ بہت اہم سوال اٹھایا جس کے بارے میں اکثر لوگ استفسار کرتے رہتے ہیں تو میں دوٹوک الفاظ میں کہنا چاہوں گا کہ موجودہ قیادت پر، جماعتی نظم اور پالیسیوں کے حوالے سے سو فیصد اعتماد کرتا ہوں جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جن حضرات پر حضرت جرنیل محترم اور استاذی حضرت حیدری شہید نے اپنے اعتماد کا اظہار کر دیا تھا تو ہم اس سے انحراف کیسے اختیار کر سکتے ہیں، تمام جماعتی فیصلہ جات مجلس شوریٰ اور عاملہ کی رت سے طے پاتے ہیں اور میں بھی جماعتی کابینہ کا حصہ ہونے کے ناطے اس میں شریک ہوتا ہوں ہمارے بعض نادان دوست محض اختلاف رائے کو بھی غلط رنگ اور تناظر میں پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کو شعور کی کمی ہی قرار دیا جا سکتا ہے ہمارا راستہ چونکہ عزیمت اور شہادت کا راستہ ہے اس لیے بداعتمادی اور بدگمانیاں اپنی آخرت کو برباد کرنے کے مترادف ہیں جن سے اجتناب کرنا میرے اور تمام دوستوں کیلئے ناگزیر ہے،

"العزیمت" عصر حاضر کے تقاضوں کے پیش نظر آپ جماعتی بہتری اور ارتقاء کیلئے کن امور کو اہمیت کی نظر سے دیکھتے ہیں؟

صاحبزادہ مولانا ریحان محمود ضیاء: عصر حاضر کے جدید تقاضے، بہت ساری نئی راہیں کھول رہے ہیں سب سے پہلے قیادت پر اعتماد اور اطاعت امیر کو جماعتی زندگی میں اولین حیثیت حاصل ہے بعد ازاں تحریک کو تنظیم کے اندر تبدیل کرنا اپنی جگہ اہمیت رکھتا ہے، ہر کارکن اور عہدے دار کیلئے اپنے مشن کی حقانیت اور قدر و منزلت کا استحضار ضروری ہے کارکنوں اور ذمہ داران کیلئے ایسا جامع نصاب ہونا چاہیے جو عقائد و عزائم کے اندر پختگی لا سکے ناموس صحابہؓ کے ہر کارکن کو صحابہؓ کا سچا سپاہی اور شیدائی ہونا لازم ہے، میڈیا کی اہمیت کو جان کر میڈیا وار کیلئے ہمیں ہمیشہ تیار رہنا ہوگا، حکومتی کلیدی عہدوں تک رسائی کیلئے مکمل منصوبہ بندی اور مستقل شعبہ قائم کرنا ہوگا آپس میں رابطہ مضبوط رکھنا ہوگا تاکہ کوئی غلط کار آپس میں غلط فہمیاں پیدا نہ کر سکے،

"العزیمت"

العزیمت کے آپ نے مختصر شمارے ملاحظہ کیے ہوں گے ان پر تبصرہ اور تجاویز اگر مناسب سمجھیں؟

صاحبزادہ مولانا ریحان محمود ضیاء:

وسائل کی قلت اور مسائل کی کثرت کے باوجود آج کے حالات میں صحافت کی ذمہ داریاں ادا کرنا بڑے حوصلے کی بات ہے اور ایک اخبار کی تیاری کیلئے خبریں جمع کرنا کمپوزنگ پروف ریڈنگ اور دیگر بہت سے مسائل ایسے ہیں جن کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کے باوجود بروقت اور معیاری نیوز پیپر فراہم کرنا "العزیمت" کی عزیمت کی دلیل ہے اخبار کو کمرشلائز کرنے کے باوجود مذہبی اور نظریاتی خبروں کو اہمیت دینا ادارے کے محبِ دین ہونے کی علامت ہے، اور ہم امید کرتے ہیں کہ ادارہ ہمیشہ اہل حق کی خبروں کو اہمیت دیتا رہے گا

"العزیمت"

جماعتی کارکنوں اور ہمدردوں کے نام کوئی پیغام؟

صاحبزادہ مولانا ریحان محمود ضیاء:

میں جماعتی کارکنوں سے یہ کہنا چاہوں گا کہ ہر طرح کے حالات کا سامنا کرنے کیلئے ہمہ وقت تیار رہیں حالات کا اتار چڑھاؤ چلتا رہتا ہے لیکن رات کے بعد دن کا آنا، اندھیروں کے بعد اجالوں کی آمد اور شام کے بعد طلوع سحر یہ انسانی فطرت ہیں اور کارکنوں سے ایک مختصر اور جامع بات ہی کہوں گا، پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ......

"العزیمت"

قارئین العزیمت کیلئے کوئی میسج؟

صاحبزادہ مولانا ریحان محمود ضیاء:

جناب آپ نے بہت اہم سوال کیا ہے میری گفتگو کافی طویل ہوگئی قارئین العزیمت سے گزارش کروں گا کہ مشنری اور نظریاتی لوگوں کو غنیمت جانیں العزیمت ایک معیاری اور نظریاتی لوگوں کا ہمدرد اخبار ہے اسے شوق سے پڑھیں اور دوسروں تک پہنچائیں لکھنے والے حضرات اچھے اور عمدہ مضامین بھیجیں کاروباری اور کمرشل سلسلوں کے لوگ اشتہارات دے کر اپنی تشہیر کے ساتھ اخبار کی مالیتی ضرورتوں پورا کریں، العزیمت کی پوری ٹیم کا شکریہ اللہ تعالیٰ اس ادارے کو دن دگنی رات چوگنی ترقیات نصیب فرمائیں۔ آمین۔

حقِ وفا ہم ادا کر چلے

مولانا عبدالخالق رحمانی مدظلہٗ کبیروالا

> **تھوڑی دیر بعد مجمع اس طرح نعروں کا جواب دے رہا تھا جیسے کرنٹ لگ گیا ہو۔ اچانک بجلی چلے گئی پتہ چلا بجلی نہیں مولانا حق نواز جھنگوی ؒ چلے گئے ہیں۔ باہر پولیس والے ہارے ہوئے جرنیلوں کی طرح ہر طرف دوڑ رہے تھے**

رات کا ایک بج رہا تھا اور محفل جمی ہوئی ہے۔ مختلف موضوعات اور شخصیات زیر بحث ہیں۔ گرم گرم چائے جیسے لبوں پر لگتی ہے مباحثہ بھی اسی طرح، گفتگو اسی طرح محفل کو گرما دیتی ہے۔ ایک دوست نے موضوع کا رخ موڑتے ہوئے کہا کہ جھنگ کے مرد قلندر مولانا حق نواز جھنگوی صاحب ؒ آج کل مذہبی اور سیاسی اعتبار سے اپنا لوہا منوا چکے ہیں۔ جھنگ کے جاگیردارانہ تسلط جیسے علاقے سے 40 ہزار ووٹ حاصل کر لیا ہے۔ اور انجمن سپاہِ صحابہؓ کی بنیاد رکھ کر کراچی کے ساحل سے کاغان کی چوٹیوں تک نوجوانوں کو عظمتِ صحابہ کے پرچم تلے جمع کر دیا ہے۔ قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان کی تاریخی کانفرنس میں سیاسی زعماء کو بھی ہاتھ جوڑ کر اتحاد و اتفاق کرنے کی اپیل کر چکے ہیں اور اس بات کو عوام نے بڑی پذیرائی بخشی کہ یہ جرأت بھی مولانا حق نواز جھنگوی نے کی ہے۔ کہ اگر تم اتحاد نہیں کرو گے اور اسی طرح عوام اہل سنت کا شیرازہ بکھیرتے رہو گے تو ہم خود یہ موتی جمع کر کے ایک مالا میں پرو دیں گے۔ دوسرے دوست نے بات کاٹتے ہوئے کہا کہ ان کے بارے میں حکمرانوں کی سوچ یہ ہے کہ وہ ملک کو فرقہ واریت کی دلدل میں دھکیل رہے ہیں۔ کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ وہ اکابرین و اسلاف کی راہ سے ہٹ چکے ہیں۔ دانشور کہہ رہے ہیں کہ وہ امن و امان کو فضا کو مکدر کر رہے ہیں۔ بہت جذباتی طرز خطابت ہے۔ خود تقریر میں کہہ دیتے ہیں کہ میں تقریر نہیں آگ برسا رہا ہوں اور ان کے کارکن آڈیو کیسٹ لیتے ہوئے میوزک سنٹر والے کو کہتے ہیں کہ آگ اور شعلے جس تقریر کا نام ہے وہ دو۔ کیا یہ طرز ٹھیک ہے؟ اس انداز کو ہمارے بڑوں میں سے کسی نے اپنایا ہے۔ کیا اس کی کوئی مثال ملتی ہے۔ ملک اور قوم کیا اس بات کی متحمل ہے کہ انہیں اسی طرح جذباتی کر کے ان کے ہاتھ میں ایک جماعت کا پرچم تھما دیا جائے۔

ایک نوجوان نے سنجیدگی اور متانت کیساتھ پوری محفل کو اپنی طرف متوجہ کیا اور کہا ساری باتیں میں آپ کی سنتا رہا ہوں مجھے یہ بتاؤ کہ مخالف فرقہ کی کتب سے وہ حوالہ جس میں صحابہ کرامؓ کو ماں بہن کی ننگی گالی دی گئی ہو۔ ایک احتجاج کے طور پر حکمرانوں کو بتانا اور عوام کو شعور دلانے کے لیے کہ وہ ایسے لوگوں کو مسلمان سمجھ کر ان کی شاطرانہ طرزِ تحریر پر اپنا ایمان نہ گنوا بیٹھیں۔ یہ کون سے فرقہ پرستی ہے۔ یہ کون سا جذباتی پن ہے، یہ کون سی امن و امان کی صورت حال خراب کرنے کو کوشش ہے۔ ابھی یہ سلسلہ گفتگو جاری تھا کہ ایک دوست نے برجستہ یہ جملہ کہہ دیا کہ وہ تو سستی شہرت اور اپنا قد کاٹھ بڑھانے کے چکر میں ہیں تا کہ عوام متوجہ ہو جائے۔ ملک میں ایک نام پیدا ہو جائے۔ جرأت و بہادری کے ڈنکے بجنا شروع ہو جائیں۔

تو اس وقت راقم نے دیکھا کہ حالات اور ماحول تلخی کی طرف چلا گیا اور بات نوک جھونک سے دست و گریباں تک پہنچ رہی ہے تو اس وقت محفل میں ہونے والی گفتگو کا رخ موڑتے ہوئے راقم نے جامعہ مدنیہ للبنات جھنگ میں مولانا حق نواز جھنگوی صاحب سے ہونے والی ایک ملاقات کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ میں بحیثیت ڈپٹی سیکرٹری جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب ان سے ملاقات کر چکا ہوں، وہ تو ایرانی انقلاب کے بعد پاکستان کی صورت حال اور بدلتے ہوئے ماحول اور اصحابِ رسول ﷺ کے خلاف تحریر ہونے والے غلیظ لٹریچر اور تحریروں سے پریشان ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اس وقت دفاعِ صحابہ کے ساتھ ساتھ دشمنانِ صحابہؓ کے تعاقب کی ضرورت ہے اور پاکستان کی قومی اسمبلی سے ایسا قانون منظور ہو جائے کہ آئندہ کوئی اصحاب رسول ﷺ اور اہل بیت رسولؓ کی توہین نہ کر سکے۔ یہ بات آپ نے کیسے کہہ دی کہ وہ سستی شہرت یا قد کاٹھ بڑھانے کے لیے سب کچھ کر رہے سال کے 365 دنوں میں اکثر تو وہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہوتے ہیں، ہر ضلع میں داخلہ پر پابندی ہے، جان خطرے میں ڈال کر...... کوئی شہرت کے لیے ایسا کرتا ہے؟ گفتگو کا رخ بدلا، ماحول پرسکون ہو گیا۔ مختلف سیاسی اور مذہبی شخصیات سے محبت کرنے والے دوست ایک بار سکتے میں چلے گئے۔ میزبان نے ماحول پرسکون اور ٹھنڈا دیکھ کر کہا کہ میں آپ کے لیے چائے لے کر آتا ہوں۔ ابھی وہ کمرے میں موجود ہی تھے کہ مین گیٹ پر کسی نے دستک دی۔ میزبان نے دیوار پر لگی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھا اور ٹھنڈی سانس بھر کر کہا خیر ہو رات کے اڑھائی بجے کون آیا ہے...... اس نے جا کر دروازہ کھولا، دو نوجوان اندر داخل ہوئے ان کی آنکھیں سرخ، دامن آنسوؤں سے گیلا...... زبان پر کپکپی طاری اور غم ناک آواز میں خبر دی کہ جھنگ کے مولانا حق نواز جھنگوی شہید ہو چکے ہیں۔ بس یہ بات سننا تھی کہ سب کی آنکھوں سے ایک بار آنسو چھلک پڑے۔ آہوں اور سسکیوں کی آوازیں سنائی دینے لگی اور وہ نوجوان تو بہت زیادہ غم واندوہ کی وادی میں چلا گیا جس نے چند لمحے قبل کہا تھا کہ وہ یہ سب کچھ شہرت حاصل کرنے کے لیے کر رہے ہیں۔ اللہ کی دربار میں بار بار معافی مانگ رہا تھا...... اللہ مجھے معاف کر، میں نے ایک حق گو، جرأت واخلاص کے پیکر، ناموسِ صحابہؓ کے محافظ کے بارے میں یہ جملے کہے...... یہ جمعرات کا دن تھا، ہم اس وقت طالب علم تھے۔ جامعہ قاسم العلوم ملتان میں زیرِ جمعرات کی چھٹی کا فائدہ لے کر ایک دوست کے پاس دعوت کھانے آئے ہوئے تھے...... اب تو پہلی گاڑی کا انتظام کرنے کے لیے اڈے پر چلے گئے کہ اس شہید کے جنازہ میں شرکت بھی سعادت اور نجات ہے۔ اخبارات کے ذریعے پتہ چلا کہ جنازہ بعد نمازِ جمعہ ادا کیا جائے گا۔ اب ملتان پہنچ کر جب جھنگ کی طرف روانہ ہوئے تو ہر قافلہ جھنگ کی طرف رواں دواں تھا۔ مہلوانہ موڑ جھنگ پہنچے تو پولیس کی طرف سے رکاوٹ کھڑی کی جا چکی ہے۔ لوگوں کا جم غفیر ہے، ہجوم ہے کہ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کا منظر پیش کر رہا ہے۔ وطن کے محافظ پولیس والے اس ہجوم کو روک کر کھڑے ہیں کہ آگے آپ نہیں جا سکتے۔ یک دم دیکھا کہ لوگ ایک گاڑی کی طرف دیوانہ وار دوڑے...... بھائی کیا ہوا؟ ...... وقت کے امام بخاری حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی تشریف فرما ہیں اور لاٹھی لے کر باہر نکل آئے اور پولیس والوں کو مخاطب ہو کر کہا کہ جانے دو میں

اپنے بیٹے کے جنازے پر جا رہا ہوں۔ انہوں نے نوجوانوں کے اس قافلے کو ساتھ لیا اور جھنگ کی طرف روانہ ہو گئے۔ میں سوچ رہا تھا کہ اگر یہ شہید اکابرین کی راہ سے ہٹا ہوا ہوتا تو وقت عظیم محدث اور ولی اس کے جنازے میں اس طرح کیوں آیا؟...... ان کے جلسے کی صدارت شیخ وقت حضرت اقدس خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کیوں کرتے؟...... اس وقت بات ذہن میں آئی کہ ایک جملہ مشہور ہے۔

قدر جوہر شاہ بد اند یا بد اند جوہری

کہ جوہر کو پہچاننے کے لیے بھی تو جوہری کی نظر چاہیے ہر نظر جوہر کو اگر پہچانتی ہوتی تو پھر جوہری کی قدر و قیمت بھی ہو ہوتی۔

حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ جب جنازہ پڑھا رہے تھے۔ جس طرح ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اسی طرح آسمان سے بادل بھی برس رہا تھا۔ اور ہر کسی کی زبان پر یہ آواز جاری تھی کہ آج ناموسِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا علمبردار اور لکھنوی "کی سوچ اور علامہ دوست محمد قریشی رحمہ اللہ جیسا علم رکھنے والا دنیا سے سرخرو ہو کر جا رہا ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

نہ بھولنے والی ملاقات:

ملتان کے مشہور علاقہ بکر منڈی میں چوکوں، چوراہوں گلی کوچوں میں عوام کے محافظ، وطن کے رکھوالے، بندوقیں تانے، آنسو گیس کے شیل لیے حفاظتی آلات سے لیس گشت کر رہے ہیں، ہر شخص اپنی جگہ پریشان ہے آج کوئی جلوس ہے یا مظاہرہ کہ جسے روکنے کے لیے اتنی بڑی تعداد میں پولیس موجود ہے۔ غور و خوض کے بعد پتہ چلا کہ یہاں گلی میں ایک دینی ادارہ ہے جس میں جھنگ کے عالم دین مولانا حق نواز جھنگوی نے تشریف لانا ہے مگر ملتان انتظامیہ انہیں اس جلسہ سے خطاب کرنے سے روک لے گی۔ ان پر پابندی ہے وہ تقریر نہیں کر سکیں گے۔ لوگوں کی توجہ اور دلچسپی بڑھتی جا رہی تھی کہ دیکھیں پولیس کامیاب ہوتی ہے یا مولوی کامیاب ہوتا ہے۔ بندہ اس وقت جامعہ قاسم العلوم ملتان کا طالب علم تھا، مدرسہ کے اساتذہ، طلباء میں چہ مے گوئیاں، تبصرہ، تذکرہ صرف اس بات پر تھا کہ دیکھو کیا ہوتا ہے کوئی کہتا، مشکل ہے انتظامیہ الرٹ ہے، سختی اور کڑا پہرا ہے، ہر طرف پولیس کے ناکے ہیں۔ مگر کچھ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ ایک نظریاتی خطیب ہے، پیشہ ور واعظ ہوتا، یا صرف فیس کا لالچ اور چکر ہوتا تو وہ اس طرح پولیس انتظامیہ سے نہ ٹکراتا۔ وہ تو پر عزم، باہمت، اور تحریکی آدمی ہے۔ وہ ضرور آئے گا۔ اس نے فلاں ضلع میں

مولانا جھنگوی شہیدؒ ایک نظریاتی خطیب تھے۔ پیشہ ور واعظ ہوتے یا صرف فیس کا لالچ اور چکر ہوتا تو وہ کبھی بھی پولیس اور انتظامیہ سے نہ ٹکراتے

پابندی توڑی، فلاں ڈی، سی ناکام ہوا۔ وہ ضرور آئے گا۔ بندہ سارا دن یہ باتیں سنتا رہا اور دل میں سوچتا رہا کہ وہ شخص جو اس قدر دلیر ہے وہ بڑے قد کاٹھ اونچے لمبے جسم کا مالک ہوگا۔ جو اس قدر پہرے توڑتا ہے۔ اس کی جسامت کیا ہوگی۔ ادھر جمعیۃ طلباء اسلام میں بندہ پنجاب کا ڈپٹی سیکرٹری تھا۔ کچھ سیاسی حوالہ سے مولانا حق نواز جھنگوی سے ذہن نہ ملتا تھا۔

شام کو چند جمعیۃ طلباء اسلام کے دوستوں سے مشورہ کیا کہ جلسہ میں جانا چاہیے یا نہیں کسی نے کچھ رائے دی کسی نے کچھ کہا۔ آخر فیصلہ کیا کہ سننا اور دیکھنا چاہیے کہ وہ کہتا کیا ہے۔ نماز عشاء پڑھ کر جلسہ والی جگہ پر پہنچے تو کیا دیکھا سامعین سے زیادہ پولیس ہے میں نے ساتھیوں سے کہا کہ اتنی بڑی نفری کی موجودگی میں ان کی تشریف آوری مشکل ہے آؤ مدرسہ چلتے ہیں نیند اور وقت ضائع نہ کرو۔ طے ہوا کہ تھوڑی دیر بعد جلسہ سے چلے جائیں گے۔ جب مسجد میں داخل ہوئے تو چند مقامی خطباء اور شعراء نے جلسہ کا آغاز کیا تو اس قدر عوام کا رش ہوا کہ وہاں سے نکلنا مشکل ہو گیا۔ اب تو مجبوری کے تحت وہاں بیٹھنا پڑا۔ مگر ہر نظر ان کی منتظر تھی، ہر دماغ انہی کی زیارت کا سوچ رہا تھا۔ بس مجمع میں کھلبلی مچی، پُر جوش نوجوان نے نعرہ لگایا "تیری آواز، میری آواز حق نواز حق نواز" کی گونج

حق نواز اس وقت ایک مولوی یا خطیب کا نام نہیں بلکہ ایک کردار کا نام ہے جو شخص بھی جرأت و بہادری سے کام کرے لوگ کہتے ہیں کہ تو نے حق نواز والا کام کر دکھایا ہے۔ یہ کردار اب رہتی دنیا تک زندہ رہے گا

میں دیکھا تو ایک دیہاتی طرز لباس اور پگڑی میں نوجوان کرسی پر بیٹھا ہے۔ ایک ساتھی نے کہا کہ یہ مولانا حق نواز جھنگوی ہے۔ میں نے کہا وہ باہر پولیس دیکھ کر اگر یہاں تک پہنچے گا تو خوف زدہ ہوگا وہ کانپ رہا ہوگا وہ پریشان ہوگا، وہ تقریر کیا کرے گا۔ وہ تو واپسی کے راستے تلاش کرنے کی سوچ میں مبتلا ہوگا۔ یہ تو مطمئن بیٹھا ہے، بے فکر بیٹھا ہے یہ نہیں ہو سکتا۔ آخر جلسہ کی کاروائی کو سمیٹا گیا اور اعلان ہوا اب آپ کے سامنے امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی خطاب فرمائیں گے۔ یہ اعلان ہونا تھا کہ پولیس چوکنا ہو گئی ہر طرف پوزیشنیں سنبھال لی گئیں۔ بڑے افسران اپنے ماتحتوں کو گھور گھور کر دیکھ رہے تھے تم کہاں مر گئے تھے۔ وہ کیسے آ گیا وہ جواب دینے کی بجائے حیران تھے کتنا دلیر آدمی کہ وردی، بندوقیں آتشیں اسلحہ دیکھ کر بھی اسٹیج پر گرج رہا ہے۔ اب تقریر شروع ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد مجمع اس طرح نعروں کا جواب دے رہا تھا کہ جیسے کرنٹ لگ گیا ہو۔ اچانک بجلی چلی گئی۔ اس وقت لوڈ شیڈنگ کا تو تصور نہ تھا۔ پتہ چلا بجلی نہیں مولانا جھنگوی چلے گئے ہیں باہر نکلے تو پولیس والوں کو دیکھا ہارے ہوئے جرنیلوں کی طرح کھڑے ہر طرف دوڑ رہے ہیں۔ چند پگڑی والوں کو پکڑا گرفتار کیا مگر موقع پر قومی شناختی کارڈ نے ان کی جان چھڑائی کہ وہ حق نواز نہیں وہ اور نام کے لوگ تھے۔ رات دو بجے مدرسہ پہنچے۔ صبح ہر طالب علم کی زبان پر مولانا کی دلیری اور جرأت کا تذکرہ حتیٰ کہ جب درس گاہ میں پہنچے تو اساتذہ نے سبق نہ پڑھایا بلکہ اس کی تقریر اور ان کی مجمع میں آمد اور واپسی کا حال سنایا۔ اسی دن سے فیصلہ کیا کہ مولانا حق نواز جھنگوی کی جماعت انجمن سپاہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں کام کریں گے اس کے لیے ضروری سمجھا کہ ان سے ملاقات کی جائے۔ بالمشافہ ملنے کے بعد جماعت کا کام شروع کریں گے

ہمارے بہت ہی اچھے دوست اور محسن جناب ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں جب ہم جہانیاں میں پڑھتے تھے بزم فکر اسلاف کے ذمہ دار تھے۔ اور جمعیۃ طلباء اسلام کی سرپرستی کرتے تھے۔ ان کے بارے میں علم ہوا وہ مولانا حق نواز جھنگوی کے ہاتھ پر بیعت کر کے سر پر کفن باندھ کر سپاہ صحابہ میں شامل ہونے کا اعلان کر چکے ہیں۔ اب جے، ٹی، آئی کی قیادت سے دوستانہ ماحول تھا پیار اور محبت کا رشتہ تھا ان کو چھوڑنا خاصہ مشکل لگ رہا تھا۔ ادھر مولانا کی تقریر اور پر خلوص آواز مجبور کر رہی تھی کہ عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم کا جھنڈا ہاتھ میں تھا میں تو دنیا و آخرت کی سرخروئی ہے۔ آخر جمعہ کے دن جھنگ جا کر مولانا حق نواز جھنگوی سے ملاقات کرنے کا پختہ عزم کیا مدرسہ کے ساتھی اور عزیز دوست مولانا محمد طیب قاسمی آف ملتان اور دیگر احباب کے ہمراہ جھنگ گئے جمعہ پڑھا، لوگوں کا رش دیوانوں کی بھیڑ دیکھی تو دل و دماغ نے کہا کہ عقیدت کا سفر ہے جو لوگ اتنی تعداد میں تشریف فرما ہیں۔ خیر مولانا حق نواز جھنگوی سے ملاقات نہ ہو سکی کہ وہ گوجرہ ایک جلسے سے خطاب کرنے کے لیے جمعہ کے فوراً بعد چلے گئے۔ مگر ہمیں مایوسی نہ

45 جنازے اٹھا کر بھی تشدد کا راستہ نہیں اپنایا

ہمیں کسی وزیر سے محب وطن کا سرٹیفکیٹ لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ لاکھوں لوگ شریک ہوئے۔ دفاع پاکستان کانفرنس ملتان سے قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی کا تاریخی خطاب

19 فروری کو سپورٹس گراونڈ ملتان کے وسیع وعریض پلاٹ میں دفاع پاکستان کونسل کے زیر اہتمام تیسری دفاع پاکستان کانفرنس منعقد کی گئی جس میں ہزاروں کی تعداد میں دینی جماعتوں کے کارکنوں کے ساتھ ساتھ ملک بھر سے علماء وکلاء، دانشور، مزدور، کسان، طلبہ، اور اساتذہ شریک ہوئے۔ پورے گراؤنڈ اور ارد گرد کی عمارتوں کو خوبصورت اہلسنت و الجماعت کے خوبصورت جھنڈوں اور بنرزوں سے سجایا گیا تھا۔ ملتان کی تمام اہم شاہراہوں اور چوکوں میں قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی اور دیگر قائدین کی تصاویر پر مشتمل بڑے بڑے بینرز آویزاں کیے گئے تھے۔ جلسہ گاہ میں کارکنوں کی آمد کا سلسلہ صبح 10 بجے شروع ہو گیا تھا جو شام تک جاری رہا پہلی نشست ظہر تک ہوئی اور دوسری نشست شام مغرب تک جاری رہی آخری خطاب مولانا سمیع الحق نے فرمایا

ڈالروں کے عوض پاک فوج اور قبائلی بھائیوں کے خون کا سودا نہیں کرنے دیں گے۔ حکمرانوں کو بھارت، امریکہ پسند ہیں تو وہیں چلے جائیں۔ پنجاب اسمبلی میں موسیقی کی قرارداد پاس کرنا اسلام اور ملک دشمنی کی انتہاء ہے

امریکہ افغانستان سے غیر مشروط طور پر نکل جائے۔ اور امریکی افواج کی طرف سے ہونے والے ڈرون حملے فی الفور بند کرائے جائیں۔

ملتان (نمائندہ نظام خلافت راشدہ) مذہبی وسیاسی جماعتوں پر مشتمل دفاع پاکستان کونسل کے قائدین اور عسکری ماہرین نے دفاع پاکستان کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نیٹو سپلائی لائن کی بحالی کے لیے قومی سلامتی کمیٹی کا کندھا استعمال نہیں ہونے دیں گے اور ایسی کسی بھی کوشش پر پاکستانی قوم حکمرانوں کی غلیظ سیاست دفن کر کے رکھ دے گی۔ ڈالروں کے عوض پاک فوج اور قبائلی بھائیوں کے خون کا سودا نہیں کرنے دیں گے، حکمرانوں کو بھارت وامریکہ پسند ہے تو وہیں چلے جائیں، عسکری قیادت ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ کے ماٹو پر قائم ہو جائے، قوم بھارت کو پسندیدہ ملک کا درجہ نہیں مشرقی پاکستان سے سانحہ سمجھوتہ ایکسپریس تک کے مظالم کا انتقام لینا چاہتی ہے۔ پنجاب اسمبلی میں موسیقی کی قرارداد پاس کرنا اسلام وملک دشمنی کی انتہاء ہے، پارلیمنٹ اور سیاسی جماعتیں ملکی دفاع میں ناکام ہو گئیں، پاکستان کی سر زمین افغان بھائیوں کے خلاف استعمال نہیں ہونی چاہیے، بھارت کو پسندیدہ ملک قرار دیکر تجارت ملک کو اپاہج بنانے اور تباہ وبرباد کرنے کے مترادف ہے، پاکستانی حدود میں گھسنے والے ڈرون طیارے مار گرائے جائیں، شمسی ایئر بیس کی طرح دیگر اڈے بھی خالی کروائے جائیں۔ اسلام وپاکستان کے دفاع کے لیے قوم کا بچہ بچہ بیرونی قوتوں سے ٹکرانے کے لیے تیار ہے نیٹو کی سپلائی لائن بحال کرنے کی کوشش کی گئی تو کراچی سے خیبر تک لوگ سڑکوں پر نکل کر کنٹینرز کو زبردستی روکیں گے اور اس کے لیے سپلائی روٹ پر دھرنے دیں گے، 12 فروری کر کراچی میں بھی بہت بڑی دفاع پاکستان کانفرنس ہو گی گزشتہ روز سپورٹس گراؤنڈ ملتان میں ہونے والی دفاع پاکستان کانفرنس سے دفاع پاکستان کانفرنس سے دفاع پاکستان کونسل کے چیئرمین مولانا سمیع الحق، امیر جماعت الدعوۃ پاکستان پروفیسر حافظ محمد سعید، مولانا محمد احمد لدھیانوی، جنرل (ر) حمید گل، شیخ رشید احمد، اعجاز الحق، پروفیسر حافظ عبد الرحمٰن مکی، حافظ عبد الغفار روپڑی، مولانا فضل الرحمان خلیل، مولانا امیر حمزہ، حافظ سیف اللہ منصور، حافظ معتصم الٰہی ظہیر، مولانا عبد الجبار، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، قاری محمد یعقوب شیخ، مولانا عبد الرؤف فاروقی، ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، سید کفیل شاہ بخاری، مولانا بشیر احمد شاد، عبد اللہ گل، مولانا سیف اللہ خالد، مولانا سیف الرحمٰن درخواستی، راؤ جاوید اقبال، محمد ایوب مغل، مولانا بشیر احمد خاکی، مولانا عبد الکریم نعمانی، مولانا قدرت اللہ عارف و دیگر نے خطاب کیا اس موقع پر محسن پاکستان ڈاکٹر عبد القدیر خان کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ حافظ محمد سعید اور مولانا محمد احمد لدھیانوی کے خطاب سے قبل شرکاء کی جانب سے زبردست نعرے بازی کی گئی۔ اور شرکاء نے کھڑے ہو کر ان کا بھرپور استقبال کیا۔ دفاع پاکستان کونسل کے چیئرمین مولانا سمیع الحق نے اپنے خطاب میں کہاں کہ ڈرون حملے رد کے جائیں۔ نیٹو سپلائی لائن بحال اور قبائلی بھائیوں کے خون کا کسی کو سودا نہیں کرنے دیں گے۔ ملک کے تحفظ اور امریکی تسلط سے آزادی کے لیے ہمیں اللہ نے ایک کر دیا ہے۔ پورا ملک غیروں کے رحم وکرم پر ہے ایک جرنیل نے فوج سے غداری کی سب کو بے بس کر کے ظالم کی گود میں ڈال دیا ہمیں مشرف کی پالیسیاں ختم کرنا ہوں گی۔ اور امریکہ کی حمایت سے نکلنا ہوگا۔ اب ہم جہاد کا راستہ اختیار کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ افغانی قوم 32 سال سے، کشمیری 65 سال سے جہاد کر رہے ہیں۔ ہم ملک میں امن وسلامتی چاہتے ہیں۔ امریکہ، بھارت، اسرائیل یا کسی اور نے پاکستان پر جارحیت کی تو کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔ پاکستان کے دفاع کے لیے پوری قوم متحد ہے۔ لاکھوں مسلمانوں کا قاتل انڈیا پاکستانیوں کا پسندیدہ ملک نہیں ہو سکتا۔ امیر جماعت الدعوۃ پاکستان پروفیسر حافظ محمد سعید نے کہا کہ قومی سلامتی کمیٹی کی سفارشات کی آڑ میں نیٹو سپلائی لائن کھولی گئی تو حکمران سن لیں یہ جھنڈے، ڈنڈے اور بندے ان راستوں میں پہنچ کر سپلائی روکیں گے۔ اب یہ معاملہ اس طریقہ سے نہیں چلے گا۔ اہل اقتدار امریکی جنگ سے الگ ہو جائیں۔ ہم نے پاکستان کے دفاع کی جنگ لڑنی ہے۔ مولانا محمد احمد لدھیانوی

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا انتہائی واجب الاحترام دفاع صحابہ کی سپریم کونسل کے راہنما مولانا سمیع الحق، منور حسن اور تمام مذہبی جماعتوں کے قائدین آپ نے ہماری جماعت کو میزبانی کا اعزاز بخشنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اتنے اچھے انتظامات کرنے پر اہلسنت والجماعت کے کارکنوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے دن رات محنت کر کے اس میدان کو سجایا ہے۔ میرا بھی جی چاہتا ہے کہ میں بھی تفصیلی گفتگو کروں۔ لیکن وقت بہت مختصر ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ قائد دفاع پاکستان کونسل مولانا سمیع الحق کا خطاب دن کی

براہِ راست

اہلسنت والجماعت کے کارکنوں کے لئے انتہائی مسرت کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعتی نظم وضبط اور آئینی و قانونی پہلوؤں سے متعلق ضروری وضاحت حاصل کرنے کے لئے نظام خلافت راشدہ کے صفحات میں نیا سلسلہ ''براہ راست'' شروع کیا جارہا ہے جس میں اہلسنت والجماعت کے کارکن اپنے محبوب قائد جناب ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں جنرل سیکرٹری اہلسنت والجماعت کے ساتھ بذریعہ خط براہ راست سوال کرسکتے ہیں۔ جواب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ کا خط سنجیدہ، مخلصانہ، تعمیری اور سچائی پر مبنی ہو۔ ورنہ جواب نہیں دیا جائے گا۔

ڈاکٹر صاحب سے براہ راست رابطہ کے لئے درج ذیل پتہ پر خط لکھیں۔

انچارج ''براہ راست'' **نظامِ خلافت راشدہ**

بخاری چوک قاسم بازار سمندری فیصل آباد پاکستان۔

(نوٹ) تمام خطوط اور جوابات نظام خلافت میں شائع کیے جائیں گے۔

سوال آپ کا.....؟

''سوال آپ کا'' کے عنوان سے سوال و جواب کا سلسلہ شروع کیا جاچکا ہے۔ جس کے تحت اہل تشیع کی طرف سے مسلمانوں پر کیے جانے والے تمام سوالات کے جواب دیئے جارہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر کسی بھائی کو شیعہ کی بنیادی کتب کا کوئی حوالہ درکار ہو تو وہ اس کتاب کا نام لکھیں، ہم اس کتاب کے ٹائیٹل سمیت مذکورہ عبارت کے پورے صفحہ کی فوٹو سٹیٹ کاپی آپ کے پتے پر بھجوانے کی سہولت بھی اس سلسلہ کے ذریعے آپ کو بہم پہنچائیں گے۔

رابطہ کے لئے
مولانا محمد عمر شہباز 0303 7740774

نباتات قرآنی اور نبوی ﷺ جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ نسخہ

قائم شدہ 1950ء

اکسیر بواسیر خاص الخاص

قیمت بمع ڈاک خرچ 1250 روپے

خونی وبادی بواسیر کیلئے اکسیر اعظم

بواسیر خونی ہو یا بادی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے، مریض کی حالت کتنی ہی خطرناک ہو، ریاح بکثرت دوڑ رہے ہوں، جگر و معدہ کا فعل بگڑ گیا ہو، بواسیر نے مریض کی زندگی کو تلخ کردیا ہو، دنیا کے بڑے بڑے علاج کرا کے طبیعت ہار چکی ہو اور آپریشن کرا کر بھی اس مرض سے رہائی نصیب نہ ہوئی ہو تو یہ نایاب منگوایئے اور بغیر کسی تکلیف اٹھائے نہایت آسان علاج کیجئے، اس کورس کے استعمال سے ہر قسم کی جلن، خارش، قبض ختم ہو کر مسے مرجھا کر گر جاتے ہیں، خون فوراً بند ہو جاتا ہے، مرض بواسیر کیلئے آج ہی منگوایئے۔

0333-7494839
0308-7575668

دہلی دواخانہ

نسخہ اکسیر بواسیر خاص الخاص بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے 24 گھنٹے ہیلپ لائن

وہ مردِ جری

مدیر روہاہی تسکین الصدور بہاولپور

مولانا جمیل الرحمٰن عباسی مدظلہ

یہ [illegible] کی بات ہے۔ جھنگ (جو ایرانی غنڈوں کی آماجگاہ اور شیعی سازشوں کا ہیڈ آفس بن چکا تھا) کے ایک غریب مگر دیندار شخص میاں ولی محمد کے گھر ایک نحیف نونہال اور مختصر بچے نے آنکھ کھولی، اس وقت کسے خبر تھی کہ یہ کمزور سا بچہ مستقبل قریب میں کیا کارہائے نمایاں سرانجام دینے والا ہے۔

بھلا یہ سامراجی قوتوں کو تھی کہاں خبر
کہ پھول سا یہ طفل مختصر عظیم کس قدر
پلٹ جھپٹ ہے اس میں باز کی تو شیر کا جگر
کہے گا جو اسٹیج پر وہی کہے گا دار پر
یہ رقص آہوں کو سکھائے گا غموں کو لپکنا
ستم رسیدہ صیاد بلبلوں کو چہکنا

اس طفل مختصر کا نام "حق نواز" رکھا گیا۔ مختلف تعلیمی درسگاہوں سے فیض پانے کے بعد بالآخر انہیں جامع مسجد پپلیاں (حال جامع مسجد حق نواز شہید جھنگ) کا خطیب مقرر کیا گیا۔

یہ وہ زمانہ تھا جب پاکستان میں بالعموم اور جھنگ میں بالخصوص شیعیت اپنے پنجے گاڑ چکی تھی، ایرانی غنڈے ملک بھر میں دہشتیانہ کارروائیاں کر رہے تھے۔ صحابہ کرام اور ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم کی عزت پر سرعام حملے ہو رہے تھے۔ سنیت کا خون پانی سے بھی زیادہ سستا ہو گیا تھا۔ نفاذ فقہ جعفریہ کے مطالبات زور پکڑ رہے تھے۔ کلیدی عہدوں پر روافض کو براجمان کرایا جا رہا تھا۔ علماء حق کو چن چن کر نشانہ بنایا جا رہا تھا۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا خمینی اور اس کے انقلاب کے ترانے گانے میں رات دن محو تھا، صحابہ کرامؓ کی مدح سرائی قابلِ گردن زنی جرم تصور کیا جاتا تھا۔ ایران سے برآمد شدہ لٹریچر کی گھر گھر تقسیم ہو رہی تھی۔ ایرانی قیادت کی عزت افزائی امام کعبہ سے بھی بڑھ کر ہو رہی تھی۔ بکاؤ ملا خمینی کی تعریف میں شبانہ روز رطب اللسان تھے۔ حضرات صحابہ کرامؓ کے خلاف زبان درازی اور ان کی توہین برملا ہو رہی تھی، پاکستان میں شیعہ انقلاب برپا کرنے کی تیاریاں عروج پر تھیں اور اس سازش میں رکاوٹ بننے والا ہر فرد ایرانی غنڈہ گردی کا نشانہ بن جاتا تھا۔ اصحاب پیغمبر کے خلاف ننگی گالیوں پر مشتمل خمینی اور اس کے پیشواؤں کی کتابیں بے تحاشا فروخت کی جا رہی تھیں۔ اہل سنت کے خلاف نفرت کا بازار ہر طرف گرم تھا۔ چند ٹکے

جب جھنگ کی دھرتی سے اٹھنے والے ایک شعلہ نے کفر و جبر سے معمور گھٹاؤں کا ایک کونہ پھاڑ ڈالا تو پھر دیکھتے ہی دیکھتے ستم ظریفیوں کے بادل چھٹتے چلے گئے

کے شیعہ لمحہ بھر میں حکومت اور تھانہ کچہری سے اپنے مطالبات منوالیا کرتے تھے۔ خمینی اور اسکے ایران کے خلاف منہ سے اور قلم سے نکلنے والا ایک حرف بھی موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔ چار سو رفض کی وحشیانہ سرگرمیاں جوبن پر تھیں۔ اہلسنت کے لئے سر اٹھا کر چلنا دوبھر ہو گیا تھا۔ قرآن وسنت کے جلسہ کی اجازت جوئے شیر لانے کے مترادف تھی۔ سرکاری افسران کی فرعونیت انتہاء کو پہنچ چکی تھی۔ سنیت پس چکی تھی۔ ان کو بیدار کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن نظر آ رہا تھا۔ سنیت کے حقوق غصب ہو چکے تھے اور ان کے لئے حقوق کا مطالبہ بھی ناقابل معافی جرم تصور کیا جاتا تھا۔ ماتمی جلوس اور اس کے شرکاء گلی گلی اور کوچہ کوچہ شرانگیزی کو فروغ دے رہے تھے۔ اور سب سے خطرناک صورت یہ تھی کہ شیعیت یہ سب کچھ اسلام کے نام پر کر رہی تھی۔ اہل سنت ان تمام بدمعاشیوں کو بڑی بے بسی سے دیکھتے، برداشت کرتے اور کسی مسیحا کے انتظار میں زہر کے گھونٹ پی کر رہ جاتے مگر انہیں دور دور تک کہیں بھی امید کی کرن نظر نہیں آتی تھی۔ مایوسی کی ایک تاریک اور طویل رات ان کے پیش نظر تھی۔ رفض کا ایک سیاہ سایہ انہیں دراز تر ہوتا نظر آ رہا تھا۔ خمینی ازم کے کالے بادل انہیں ملک کے طول و عرض کو محیط ہوتے دکھائی دیتے تھے۔

عین اسی وقت جھنگ کی دھرتی سے اٹھنے والے ایک شعلہ نے کفر و جبر سے معمور گھٹاؤں کا ایک کونہ پھاڑ ڈالا، پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ شعلہ جوالہ روشنی کے چراغ بانٹتا چلا گیا اور ستم ظریفیوں کے گھنگھور بادل چھٹتے چلے گئے، کفر کی ظلمتوں میں حق کی قندیلیں فروزاں کرنے والے وہی جامع مسجد پپلیاں کے خطیب تھے جنہیں آج امیر عزیمت مولانا حق نواز کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

میں سوچتا ہوں حضرت "امیر عزیمت" پر کس عنوان سے لکھوں؟ ان کی زندگی کا ہر پہلو اس قابل ہے کہ اسے لکھا جائے، پڑھا جائے، سنا جائے، پھیلایا جائے، ان کی حیات کا ہر گوشہ تحریر کے لائق ہے۔ ان کا ہر انداز اپنانے کے لئے موزوں ہے۔ ان کی گفتگو کا ایک ایک حرف توجہ کا مستحق ہے، ایک ایک تقریر مستند حوالہ ہے۔ پھر جس عنوان پر بھی لکھیں کس قلم سے لکھیں؟ کن الفاظ میں لکھیں؟ کس انداز میں لکھیں؟ کونسی تعبیرات لائیں؟ اردو کے الفاظ محدود، تعبیرات ناقص، انداز پھیکے، قلم بے بس، سوچ عاجز اور حضرت "امیر عزیمت" ان سب سے بلند۔ شعلہ نوا مقرر، حق گو خطیب، سراپا اخلاص واعظ، فصاحت سے بھرپور تقریر، درد سے معمور بیان، بلا کی بلاغت، بات سمجھانے اور منوانے کا زبردست انداز، باوقار لب ولہجہ، روانگی اور بہاؤ میں اعتدال، جوش کے ساتھ ہوش کا مکمل ساتھ، بہترین الفاظ کا چناؤ، جملوں کا بروقت استعمال، ہر لفظ گویا نوک قلم سے لکھا ہوا۔ اثر انگیز گفتگو "بات جو دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے"۔ جس شخص کی کیسٹ قیادت ڈھائے ہے اس کی براہ راست تقریر کا کیا عالم ہوگا۔ مجمع کو ہمہ تن متوجہ کرنے اور رکھنے کا سلیقہ، سامعین کو ہمنوا اور ہم فکر بنانے کا مثالی طرز، مشکل مسائل عام فہم انداز میں پیش کرنے کا زبردست ملکہ، دل، دماغ اور زبان میں بے داغ یکسانیت، عشقِ مصطفیٰ ﷺ حب اصحاب رسول اور اسلاف سے وارفتگی پیدا کرنے کا قابل تقلید اور لائق رشک ڈھنگ بقول شورش۔

اردو کے الفاظ محدود، تعبیرات ناقص، انداز پھیکے، قلم بے بس، سوچ عاجز، اس کے برعکس حضرت "امیر عزیمت" کی ذات ان سے بلند تر ہے

اس کی زبان کی جنبش ادنیٰ لولوئے لالہ ڈھال چکی ہے
اس کی نظر تجدید کی خوگر، اسکا چلن تقلید کے قابل
اس کی فصاحت معدنِ شعری، اس کی بلاغت مصدر معنی

آپؒ کی زبان سے نکلنے والے حروف اہل تشیع کی تقیہ پر استوار عمارتوں کو خاکستر، کفر کے ایوانوں میں کھلبلی، دجل کی دیواروں میں شگاف، نفاق کی بنیادوں میں دراڑیں، ظالم وجابر کی گردن پر آہنی تلوار اور ہر باطل کے ناسور کے لیے تیز دھار نشتر تھے

اس کی نفاست گلشن گلشن، اس کی لطافت محفل محفل
اس کی رونق گنگ و جمن میں، اس کی کہانی دامن دامن میں
اس کی سیادت جادہ جادہ، اس کی قیادت منزل منزل

آپ کی زبان سے نکلنے والے حروف کیا تھے!! گویا موتیوں کے قطرات تھے جس سے اہل سنت دامن بھرتے تھے۔ یا آگ کے شعلے تھے جو اہل تشیع کی تقیہ پر استوار عمارتوں کو خاکستر کر دیتے تھے۔ آپؒ الفاظ کی صورت میں باطل کے آشیانوں پر آگ برساتے تھے۔ کفر کے ایوانوں میں کھلبلی مچا دینے والی گرج رکھتے تھے۔ دجل کی دیواروں میں شگاف کر دینے، نفاق کی بنیادوں میں دراڑیں ڈال دینے اور سبائیت کے محلات ہلا دینے والی للکار رکھتے تھے۔ ان کی زبان ہر ظالم وجابر کی گردن پر آہنی تلوار اور ہر باطل کے ناسور کے لئے تیز دھار نشتر تھی۔

وہ نشترِ زبانِ حق جہاں جہاں بھی چل گیا
مریضِ شرک و رفض کا غلیظ خوں نکل گیا

ان کی خطابت میں ہواؤں کا رخ موڑ دینے کی صلاحیت، حالات کا دھارا پھیر دینے کی استعداد، طوفان تھما دینے اور برپا کر دینے کی قوت، افکار بدل دینے کی طاقت اور دلوں پر چھا جانے کی لیاقت تھی۔

نہ تاج تھا نہ راج تھا نہ زور و زر نہ مال تھا
مگر دلوں کی سلطنت پہ قبضۂ کمال تھا

ان کی ایک ہی تقریر خوابیدہ جذبات کو انگڑائیاں لینے پر مجبور کر دیتی تھی۔ خفتہ ضمیروں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتی، عزائم میں پختگی اور ولولوں میں تازگی پیدا کر دیتی تھی۔ دینی حمیت اور مسلکی غیرت بیدار کر دیتی تھی۔ اپنے جائز مطالبات منوانے اور حقوق حاصل کرنے کا عزم جوان کر دیتی تھی، جبر واستبداد اور ظلم وبربریت کے بھیانک طوفانوں میں جینے کا انداز سکھا دیتی۔ سرمایہ داری، جاگیرداری اور وڈیرہ شاہی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کا حوصلہ اور تھانہ کچہری میں بے باکانہ صدائے احتجاج بلند کرنے کی جرأت عطا کر دیتی۔ منزل کے آگے حائل پہاڑوں سے ٹکرا جانے کا جذبہ دیتی۔ اور مشکلات کی وادیوں کو بخوشی عبور کر جانے کا مزاج بنا دیتی،

صحابہ کرامؓ کی محبت اور شیعیت کی نفرت دماغ میں کوٹ کوٹ کر بھر دیتی اور تھانہ، قانون کی بے ضابطگیوں کا دبدبہ ذہنوں سے کھینچ ڈالتی۔ ایک ایک لفظ حوصلہ افزاء، ایک ایک حرف ایمان افروز، ایک ایک کلمہ جرأت آمیز، ایک ایک بول ذہن ساز اور ایک ایک جملہ انقلاب آفریں، بجا فرمایا تھا" حکومت ایک ماہ میرا راستہ نہ روکے، ایک ماہ مجھے چوکوں اور چوراہوں پر تقریر کرنے دے۔ اگر شیعیت کو ایران جانے پر مجبور نہ کر دوں تو مجھے جلاوطن کر دیا جائے"

بلاشبہ حضرت امیر عزیمتؒ کے بیانات نے شیعیت کے چہرے سے تقیہ اور منافقت کا نقاب چوراہے پر اتار پھینکا ہے اور اب وہ صدیوں تک اسلام کے لبادہ میں رونما نہ ہو سکے گی۔

آپؒ نے ان کی چودہ سو سالہ ریشہ دوانیاں اور اسلام کے خلاف گھناؤنی سازشیں طشت از بام کر دیں! گزشتہ عہد میں ان کا قبیح کردار، امت مسلمہ کے سامنے کھول ڈالا رفض کی داغدار تاریخ اور منافقانہ کارکردگی دوٹوک بیان کر دی۔ "صرف دفاع" کی روش یکسر بدل کر ان کے دجل وتلبیس پر مبنی ایوانوں پر اقدامی حملے کئے۔ ان کی رعونت قدموں تلے روند ڈالی۔ لباس کبر کے بخیے ادھیڑ ڈالے۔ خمینی انقلاب کو اسلامی انقلاب باور کرانے کی کوششیں پیوندِ خاک کر ڈالیں۔ خمینی کو عالمِ اسلام کا ہیرو ثابت کرنے کی کاوشیں دم توڑ گئیں۔ پاکستان کو ایران کی کالونی بنانے کے خواب ادھورے رہ گئے۔ اسلامی دنیا کو مٹھی میں کر لینے کے شیعی عزائم دھرے رہ گئے۔ اہل سنت علماء کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کے پروگرام خاک میں مل گئے۔ نفاذ فقہ جعفریہ کے نعرے جوتے کی نوک پر رکھ دیئے گئے۔ خانہ ہائے فرہنگ ایران کی شوکت پاؤں کی ٹھوکر سے اڑا دی گئی۔ خمینی کی مدح سرائی کرنے والے بکاؤ ملاؤں کے راگ "ہینگ" جتنا توجہ بھی حاصل نہ کر سکے۔ فرقہ پرستی کے طعنے اس مرد جری کو ایک لمحہ کے لئے بھی روک نہ سکے۔ تشدد پسندی کی باتیں صدا بصحراء ثابت ہوئیں۔ جیل، تھانہ، قانون، بیڑیاں، ہتھکڑیاں، تشدد، دھمکیاں اور حالات کے سرد وگرم تھپیڑے اس کے عزائم میں تزلزل اور ارادوں میں لغزش پیدا نہ کر سکے۔ وہ تنہا مصائب کی چٹانوں سے ٹکراتا رہا۔ وہ اکیلا تکالیف کے سمندر عبور کرتا رہا۔ وہ بارہا موت سے آنکھ مچولی کھیلتا رہا۔ وہ متعدد بار موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا رہا۔ وہ نحیف جسم اور لاغر جان پر بہت سے شب وروز ڈنڈے برداشت کرتا رہا۔ حالات کے بے رحم طمانچے اس پر بار بار پڑتے رہے، وہ اکیلی جان تشدد اور ستم ظریفی کے بے شمار وار سہتا رہا۔ جبر واستبداد کی نئی نئی اور کئی کئی داستانیں اس پر رقم کی گئیں۔

بلاشبہ امیر عزیمت کے بیانات نے شیعیت کے چہرے سے تقیہ اور منافقت کا نقاب چوراہے پر اتار پھینکا ہے اور اب وہ صدیوں تک اسلام کے لبادہ میں رونما نہ ہو سکے گی

ظلم وستم کی بارش، ہاتھوں میں ہتھکڑی پر
حق بات سے رکے ہیں کب؟ حق نواز جھنگویؒ

الغرض ظلم کی کونسی قسم ہے جو اس پر آزمائی نہ گئی ہو، تشدد کا کونسا طریقہ ہے جو اس پر پرکھا نہ گیا ہو، دکھ کی کونسی کہانی ہے جو اس پر رقم نہ کی گئی ہو، آزمائش کا کونسا حربہ ہے جو اس پر جانچا نہ گیا ہو، درد کی کونسی نوع ہے جو اس پر روا نہ رکھی گئی ہو، مصائب کا کونسا پہاڑ ہے جو اس پر توڑا نہ گیا ہو، آلام کی کونسی وادی ہے جس سے اسے گزارا نہ گیا ہو، زیادتی کی کون سی چکی ہے جس میں اسے پیسا نہ گیا ہو، ایذاء کے وہ کونسے انگارے ہیں جن پر اسے لٹایا نہ گیا ہو، ضرر کے وہ کونسے دریا ہیں جنہیں عبور نہ کرایا گیا ہو، جور کا وہ کون سا کوڑا ہے جو اس پر برسایا نہ گیا ہو۔ تکالیف کا وہ کونسا انداز ہے جسے نظر انداز کر دیا گیا ہو، استبداد کا وہ کونسا گولا ہے جو اس پر داغا نہ گیا ہو، ستم گری کا کونسا پیالہ ہے جو اسے پلایا نہ گیا ہو، آزار کا کونسا نیزہ ہے جو اسے چبھویا نہ گیا ہو، جبر کی کونسی تلوار ہے جو اس پر سونتی نہ گئی ہو، سختی کا کونسا طوفان ہے جو برپا نہ کیا گیا ہو، سربیت کا کونسا اوچھا وار ہے جو اس پر کیا نہ گیا ہو۔ کرب کی کون سی قیامت ہے جو اس پر ڈھائی نہ گئی ہو، اذیت کا کون سا طوفان ہے جو برپا نہ کیا گیا ہو،

وہ سیخ پر کباب کی طرح رہا حیات میں
جو بیڑیاں تھیں پاؤں میں تو ہتھکڑی تھی ہاتھ میں
جو اہلِ زر تھے تاک میں تو اقتدار گھات میں
مگر وہ عزم غزنوی بکا نہ سومنات میں

مگر یہ سب کچھ ہونے کے باوجود وہ اپنے مشن سے ایک انچ بھی پیچھے نہ ہٹے۔ اپنے کاز میں ایک لحظہ کے لئے بھی لچک دکھانے کے روادار نہ ہوئے۔ اپنے مؤقف پر مسلسل قائم رہے، اپنی راہوں پر لگاتار رواں رہے، اپنی منزل کی سمت پیہم قدم بڑھاتے رہے۔ سفر کی طوالت انہیں تھکا نہ سکی، ناہموار راستوں میں قدم ڈگمگائے اور لڑکھڑائے نہیں۔ آبلہ پائی انہیں روکنے سے بے بس ہوگئی۔ ناصحین ودانشمند انہیں حیرت سے دیکھتے ہی رہ گئے اور وہ دیوانہ وار بڑھتا چلا گیا۔

باقی صفحہ نمبر 44 پر

حصہ سوم

شیعہ کا مکر و فریب

دشمنانِ اصحاب رسول ﷺ کی طرف سے تاریخی کتب میں ردوبدل اور اہم تاریخی واقعات میں اپنے مطلب کی باتیں شامل کر کے امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کی وارداتوں کو بریلوی مکتب فکر کے نامور عالم دین حضرت مولانا محمد علی نقشبندی نے اپنی معرکتہ الآراء کتاب "میزان الکتب" میں ننگا کر دیا ہے۔ اس کتاب سے ہر ماہ ایک موضوع قارئین کے مطالعہ کے لیے شائع کیا جاتا ہے۔ تاکہ اصحاب رسول ﷺ کی اسلام کے خلاف سازشوں کا علم ہوسکے۔ (ادارہ)

(روضۃ الشہداء فارسی باب نہم ص ۳۳۵ در وقاع اہل بیت) روضۃ الشہداء مترجم ص ۳۶۱ ذوالجناح کی واپسی) مطبوعہ چشتی کتب خانہ لائل پور۔ پاکستان)

امام عالی مقام سیدنا امام حسینؓ کی شہادت کے بعد آپ کا گھوڑا بے قرار ہو کر چاروں طرف بھاگنے لگا۔ پھر کچھ دیر بعد واپس آکر اس نے اپنی پیشانی کے بال آپ کے خون سے تر کیے اور اپنی آنکھوں سے آنسو بہاتا ہوا امام حسینؓ کے خیمہ کی طرف لوٹ آیا۔ جب اہل بیت کرام نے دیکھا کہ امام عالی مقام کا گھوڑا خون آلود چہرے کے ساتھ واپس آ گیا ہے اور اس پر سوار موجود نہیں تو انہوں نے فریاد کرتے ہوئے دینا یہ تمام باتیں بے اصل اور کسی سند کے بغیر ہیں۔ پھر ملا کاشفی نے اس واقعہ کے ثبوت کے لیے ابوالموید خوارزمی کی کتاب مقتل حسین کا حوالہ دیا ہے۔ اس واقعہ سے کاشفی صرف نوحہ خوانی کو فروغ دینا چاہتا ہے۔ میں نے اس واقعہ کے بارے میں شیعوں کی مختلف کتابیں دیکھیں، مثلاً ناسخ التواریخ مقتل حسین اور مقتل ابی مخنف وغیرہ۔ اس واقعہ کا گھڑنے والا لوط بن یحییٰ ابومخنف ہی ہے۔ جس کے متعلق میری کتب تحفہ جعفریہ عقائد اور فقہ جعفریہ کی مجلد ادد دیکھی جاسکتی ہیں۔ اور اس سے چند صفحات پہلے بھی بحوالہ میزان الاعتدال اور البدایۃ والنہایۃ کے حوالہ جات سے اس کے متعلق پڑھ چکے ہیں یہ حسینؓ کے خون سے رنگین کیا۔ اور پھر اُچھلتا کودتا عورتوں کے خیمہ کی طرف آیا ہنہناتا تھا۔ اور اپنے سر کو خیمہ کے قریب زمین پر مارتا تھا۔ پھر جب امام حسینؓ کی ہمشیرگان، بیٹیوں اور دوسرے اشخاص خانہ نے گھوڑے کو دیکھا۔ کہ وہ سوار سے خالی تھا۔ تو سب نے چیخ و پکار سے اپنی آوازیں بلند کیں۔ اور ام کلثوم نے گھوڑے کے سر پر ہاتھ رکھا۔ اور پکارنے لگیں ۔ہائے نانا جان، ہائے اللہ کے پیغمبر، ہائے ابوالقاسم، ہائے علی، ہائے جعفر، ہائے حمزہ، ہائے حسن یہ ہیں امام حسین جو کربلا کے جنگل میں شہید پڑے ہوئے ہیں۔

(مقتل حسین جلد ثانی ذکر مقتل حسین جلد ۲ ص 27 مصنفہ ابو

ملا حسین کاشفی کذاب روایات گھڑنے کا ماہر تھا اس نے گھوڑے کا نام ''ذوالجناح'' ایسا گھڑا کہ شیعہ نے اسے اپنے شعائر میں داخل کر کے اس کی پوجا شروع کر دی ہے

گھوڑے کو مخاطب کیا اور فرمایا!

اے ذوالجناح تو نے امام کے ساتھ کیا کیا تو انہیں ساتھ لے کر گیا تھا واپس کیوں نہیں لایا آخر تو کس کے ساتھ انہیں دشمنوں کے درمیان چھوڑ آیا ہے اور ان کے بغیر ان کے خیموں کی طرف لوٹ آیا ہے؟

چہ کر دی خداوندِ اسلام را
چہ کردی شہنشاہِ ایام را
چہ خاک است اے اسپ بر روئے تو
زخوں کہ سرخ است ایں موئے تو

اہل بیت کرام نوحہ کر رہے تھے۔ اور ذوالجناح گردن جھکائے رو رہا تھا اور اپنے چہرے کو امام زین العابدینؓ کے پاؤں پر مل رہا تھا۔

ابوالموید خوارزمی روایت لائے ہیں کہ اس گھوڑے نے تھوڑی دیر زمین پر سر مارا اور اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی جب کہ ابوالمفاخر نے کہا ہے کہ وہ گھوڑا صحرا کی طرف نکل گیا اور کسی شخص کو اس کا کوئی نشان نہ مل سکا۔

قارئین کرام! ملا حسین کاشفی نے امام عالی مقام کے گھوڑے ''ذوالجناح'' کا جو فرضی اور من گھڑت واقع لکھا۔ گھوڑے کا خون حسین سے اپنا چہرہ رنگین کرنا اور دیوانہ وار پھرتے ہوئے امام زین العابدینؓ کے قدموں میں جان دے شخص کٹر شیعہ تھا کذاب، اخباری اور غیر معتبر تھا۔ محدثین نے اس کی روایات کو متروک کہا۔ ایسے شخص کی روایات ہم اہل سنت کے لیے کب قبول ہوسکتی ہیں۔ اس لیے کوئی واعظ اس واقعہ کو اہلسنت کی کسی معتبر روایت کے حوالہ سے پیش نہیں کر سکتا۔ اور جو نوحہ خوانی اور رونے رُلانے کے لیے اس کو بیان کرتا ہے۔ اور اہل سنت کی معتبر کتاب کی طرف نسب کرتا ہے، تو یہ اس کی نادانی ہے۔ یہ واقعہ من گھڑت اور بے اصل ہے۔ اس کا اصل موجد ابومخنف لوط بن یحییٰ ہے۔ اس کا ناقل خوارزمی ہے۔ جس کا حوالہ کاشفی نے دیا۔ ہم خوارزمی کی کتاب مقتل حسین سے صرف متعلقہ عبارت ہی نقل کریں گے۔ خوارزمی نے یہ روایت ابومخنف سے نقل کی۔ روضۃ الشہداء سے بھی کچھ زائد عبارت کے ساتھ خوارزمی نے اسے نقل کیا۔ پھر اس کا خلاصہ کاشفی نے لکھا۔ ہم ان تینوں کتب کے حوالہ جات پیش کرتے ہیں روضۃ الشہداء کی عبارت جو خوارزمی سے نقل کی گئی تھی۔ وہ آپ نے پڑھ لی۔ اب اس کا ماخذ یعنی مقتل حسین للخوارزمی کا حوالہ ملاحظہ ہو۔

<u>ترجمہ:</u>

ابومخنف نے کہا۔ امام حسین کا گھوڑا ان کے سامنے سے دوڑتا ہوا آیا۔ کہ پکڑا نہ جاسکتا تھا۔ تو اس نے اپنا ماتھا امام

الموید خوارزمی، مطبوعہ ایران قم طبع جدید)

قارئین کرام! مقتل حسین للخوارزمی کی عبارت آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ اس روایت کی کوئی اصل نہیں۔ امام حسینؓ کے گھوڑے کی بحث ہم لکھ چکے ہیں۔ تقریباً تمام شیعہ مصنفین نے اس کا انکار کیا ہے۔ بلکہ شیعہ تاریخ کے امام، لسان الملک مرزا محمد تقی صاحب ناسخ التواریخ نے اس کی تردید کی ہے۔ لیکن واعظ کاشفی کذاب اور روایات گھڑنے کا ماہر ہے۔ اس نے گھوڑے کے نام ''ذوالجناح'' بھی اپنی طرف سے گھڑا۔ اور ایسا گھڑا کہ شیعوں نے اسے اپنے شعائر مین داخل کر لیا۔ اور اس پر جانیں قربان کرتے ہیں۔

حضور ﷺ نے آخری وقت سیدہ فاطمہؓ کو تلقین فرمائی تھی۔ کہ بیٹی صبر کرنا۔ اس بارے میں بکثرت احادیث و آیات ہم نے فقہ جعفریہ جلد سوم میں درج کیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا، اے مومنو! صبر اور نماز سے مدد طلب کرو۔ قرآن کریم اور احادیث مقدسہ کی واضح تعلیمات صبر کے ہوتے ہوئے یہ کیونکہ متصور ہو کہ اس گھرانے کی صاحبزادیاں بے صبری اور ہائے ہائے کا مظاہرہ کریں گی۔ اہل بیت کے افراد کے بارے میں ہائے ہائے ثابت کرنا دراصل محبت اہل بیت نہیں بلکہ عداوت اہل بیت ہے اور ان کی توہین ہے۔ حضرت علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال

شریف ہوا۔ بحوالہ نہج البلاغہ آپ کا قول منقول ہے۔ فرمایا" اے میرے محبوب! اگر آپ کا ارشاد صبر کرنے کا نہ ہوتا تو میں اپنا سینہ چاک کر لیتا" خوارزمی کی مذکورہ کتاب کا ہم نے میزان الکتب میں ذکر کیا ہے۔ کہ یہ شخص حقیقت میں کٹر شیعہ تھا "مقتل حسین" کے چند مختصر حوالہ جات ہم ذکر کرتے ہیں۔ ان سے آپ خوارزمی کی حقیقت معلوم کر سکیں گے۔

(1) معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ سے حضرت علی المرتضیٰؓ کی لغت میں کلام کیا۔ (مقتل حسین ص ۴۲ جلد اول)

(2) تمام انبیاء کرام کے کمالات علی المرتضیٰؓ میں موجود تھے۔ (ص ۴۳ جلد اول)

(3) زمین و آسمان پر نبیؐ اور علی المرتضیٰؓ کی ولایت پیش کی

ہے۔ آئیے ابو مخنف سے یہ واقعہ دیکھیں۔

ترجمہ:

امام حسینؓ کا گھوڑا ہنہنانے لگا۔ اور معرکہ کربلا۔ میں ایک ایک شہید کے پاس گڑگڑاتے ہوئے امام حسین کے جسم پاک کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ اور اپنی پیشانی کو خون حسین سے رنگین بنایا۔ اور زمین کو اپنے کھروں سے مارنے لگا۔ اور اس قدر زور دار چیخ ماری کہ پورا جنگل لرز اٹھا۔ اس گھوڑے کے ان افعال سے لوگ تعجب میں پڑ گئے۔

(مقتل ابی مخنف ص ۹۴ فی مقتل الحسینؑ مصر مطبوعہ نجف)

قارئین کرام! روضۃ الشہداء کی مذکورہ عبارت اور مقتل ابی مخنف کی تحریر جب ہم دونوں کا موازنہ کرتے ہیں۔ تو یہی نتیجہ

قرآن کریم اور احادیث مقدسہ کی واضح تعلیماتِ صبر کے ہوتے ہوئے اہل بیت کے افراد کے بارے میں ہائے، ہائے ثابت کرنا دراصل محبت اہل بیت نہیں بلکہ عداوت اہل بیت اور ان کی توہین ہے

تو انہوں نے قبول کر لی (ص ۴۶)

(4) نبیؐ کی نبوت اور علیؓ کی ولائیت پر دین مکمل ہوا۔ (ص ۴۷)

(5) اللہ تعالیٰ نے سیدہ فاطمہؓ کے حق مہر میں پوری دنیا رکھ دی۔ لہٰذا بغض کرنے والوں کے لیے زمین پر چلنا حرام ہے۔ (ص ۶۶)

(6) جنت کے تمام دروازوں پر لکھا ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد حبیب اللہ علی ولی اللہ فاطمہ امۃ اللہ (ص 108)

(7) حضرت علیؓ کے نورانی چہرہ سے ستر ہزار فرشتے پیدا کیے گئے۔ (ص ۳۹)

(8) قیامت کے دن شیعہ لوگ ابلق گھوڑوں پر سوار ہو کر جنت میں جائیں گے۔ (ص ۴۰، ۴۱)

(9) حضرت علی المرتضیٰؓ، فاطمہؓ اور ائمہ اہل بیت کی امامت زمین و آسمان پر پیش کی گئی، جنہوں نے قبول کی وہ مومن اور منکرین کافر بن گئے۔ (ص ۹۶)

ان چند حوالہ جات سے آپ خوارزمی کے نظریات سے بخوبی واقف ہو چکے ہوں گے۔ کیونکہ مذکورہ نظریات کسی سنی کے نہیں ہو سکتے۔ "مقتل حسین" کے پہلے لفظ "قال" کا فاعل جو ہم نے لوط بن یحییٰ ابو مخنف لکھا۔ یہ وضاحت خود خوارزمی نے دوسری جگہ پر کی ہے۔ مقتل حسین (ص ۹) پر لکھا۔ قال ابو مخنف۔ اس لیے قال کا فاعل یہی ابو مخنف ہی

سامنے آتا ہے۔ کہ ملا حسین کاشفی نے مذکورہ واقعہ لوط بن یحییٰ سے لیا ہے۔ اور اس میں اپنے انداز سے نوحہ خوانی کا مواد جمع کر دیا ہے۔ اس واقعہ کا موجد و بانی لوط بن یحییٰ ہے۔ یہ وہ شخص ہے۔ جو شیعہ ہے اور اس کی روایات کو متروک قرار دیا گیا ہے۔ روضۃ الشہداء کی اکثر حکایات و روایات کا یہی اصل ہے۔ علاوہ ازیں روضۃ الشہداء میں جن دوسری کتب شیعہ سے روایات لی گئی ہیں۔ ان میں ان لوگوں کی کتابیں بھی ہیں۔ جو شیعہ مذہب کے بانی کہلاتے ہیں۔ ماتم کے بارے میں صاحب روضۃ الشہداء نے شیخ صدوق کی کتاب من لا یحضرہ الفقیہ۔ سے کچھ باتیں نقل کی ہیں۔ شیخ صدوق وہ شخص ہے۔ جو مذہب شیعہ کی صحاح اربعہ میں سے ایک کتاب "و من لا یحضرہ الفقیہ" کا مصنف ہے۔ گویا ماتم کو ثابت کیا۔ اور اس کے ثبوت کے لیے ایسے شیعہ مصنف کی کتب کا حوالہ دیا۔ جو کٹر بلکہ شیعہ مسلک کا بانی کہلاتا ہے۔ آئیے ذرا روضۃ الشہداء میں غم حسین کے بارے میں کچھ سطور ملاحظہ کریں۔

روضۃ الشہداء فارسی ص ۳۷۱ باب دہم در عقوبت قاتلان حسین مطبوعہ لکھنو روضۃ الشہداء مترجم اردو جلد دوم ص ۴۴ مطبوعہ چشتی کتب خانہ فیصل آباد۔ پاکستان۔

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ نے اہل بیت کرام کو بہت تسلی دی اور امام حسینؓ کے غم میں رونے والے لوگوں سے بہت زیادہ ثواب کا وعدہ فرمایا۔

امام حسینؓ کے غم میں رونے کا ثواب بے انتہا ہے۔

چنانچہ پیش ازیں بیان ہو چکا ہے۔ کہ غم حسین میں رونا اور رلانا بہشت میں داخلے کا سبب ہے۔

عیون الرضا میں مذکور ہے کہ ابن دعبل خزاعی نے روایت بیان کی کہ جب میرا باپ فوت ہوا تو اس کی زبان بند ہو گئی تھی۔ اور اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا تھا۔ میں اس واقع سے خوف زدہ تھا اور اس صورت کو لوگوں سے چھپائے رکھا یہاں تک کہ اسے پوشیدہ طور پر غسل دینے کے بعد دفن کر دیا۔ میں اس بنا پر بہت زیادہ ملول و محزون رہا کرتا تھا ایک رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے باپ کا چہرہ درخشاں ہے اور اس نے سفید پوشاک پہن رکھی ہے۔

میں نے پوچھا ابا جان! اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

ا۔ س نے کہا میری بخشش فرما دی ہے

میں نے کہا موت کے وقت آپ پر عجیب نشان نمودار ہوئے تھے۔

انہوں نے کہا! ہاں میرا منہ کالا اور زبان بند اس لیے ہوئی تھی۔ کہ میں شراب پیا کرتا تھا۔ جب میں مر گیا اور قبر میں اتارا گیا تو میں اُسی طرح روسیاہ تھا اور میری زبان بند تھی۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور مجھے فرمایا تو ہی دعبل ہے

میں نے عرض کی! ہاں! یا رسول اللہ ﷺ

آپ ﷺ نے فرمایا" وہ مرثیہ پڑھ جو تو نے میرے اہل بیت کے شہیدوں کے حق میں کہا ہے" میں نے پڑھا!

لا اضحک اللہ من الدھر ان ضحکت
و آل احمد مظلومون قد قھروا

میں نے یہ مرثیہ آخری شعر تک پڑھ ڈالا اور حضور ﷺ روتے رہے۔ جب میں نے شعر پورے کر لیے تو آپ نے فرمایا تو نے بہت اچھا کہا ہے۔ اور پھر میری شفاعت فرمائی یہاں تک کہ میں بخش دیا گیا۔ اور یہ لباس جو میں نے پہنا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا عطا فرمودہ ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام مظلوم امام حسینؓ پر رونا اجر جمیل اور جزائے جزیل کا باعث ہے۔

دیدہ کز بہر شہید کربلا شد اشکبار
یابد از نور سعادت روشنی روز شمار
از عقیق تشنہ شاہ شہیداں یاد کن
گوہر اشکے زبحر دیدہ خونیں ببار
ہر کہ او امروز گریانست از بہر حسینؓ
بالب خنداں بود فردا بصدر اقتدار

قارئین کرام! روضۃ الشہداء کی مذکورہ عبارت آپ

باقی صفحہ 41 پر

ایران اور عالم عرب

اعجاز احمد قاسمی

ایرانی حکومت کی "اسلامیت" اور عالم عرب بالخصوص حرمین شریفین کے متعلق ایران کے عزائم وافکار کا ایک جائزہ

جب سے ایران میں انقلاب رونما ہوا ہے، اسی دن سے عالم اسلام کے خلاف ریشہ دوانیاں جاری ہیں۔ کبھی حج کے موقع پر مظاہروں کے نام پر حرمین شریفین کا تقدس پامال کیا جاتا ہے اور کبھی مسلم ممالک کے تہران میں موجود سفارت خانوں پر حملے کیے جاتے ہیں۔ کسی کو امریکی ایجنٹ اور کسی کو یہودیوں کا گماشتہ قرار دیا جاتا ہے۔ کسی کو غاصب اور کسی کو ڈکٹیٹر پکار کر اپنی نفرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ حال

حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت سے لے کر آج تک ایرانی قوم نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے اور متعدد بار وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہوئے

ہی میں ایک ایرانی رکن پارلیمان نے دعویٰ کیا ہے کہ ایران جب چاہے سعودی عرب پر قبضہ کر سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے یہ بھی دھمکی دی ہے کہ امسال حج کے موقع پر حرمین شریفین میں مظاہرے بھی کیے جائیں گے امریکا میں سعودی سفارت کار کے قتل کے مبینہ ایرانی منصوبے کے سامنے آنے کے بعد ماحول میں کافی کشیدگی پائی جاتی ہے۔

ایران کا انقلاب کتنا اسلامی ہے، یہ الگ بحث ہے، تاہم گزشتہ دنوں ایرانی حکومت کے ایک ذمہ دار نے جو بیان دیا ہے، اس سے ایرانیوں کی "اسلامیت" کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ ایرانی عہدے دار کا کہنا تھا کہ عرب جاہل قوم ہیں اور یہودی تہذیب یافتہ ہیں۔ اس بیان سے عالم عرب کے بارے میں ایران کے مقاصد اور ایرانی نقطہ نظر کو سمجھنے میں کافی مدد ملتی ہے۔ اگر بات صرف بیانات تک محدود ہوتی تو پھر بھی قابل برداشت تھی، مگر ایرانی قیادت کی طرف سے وقتاً فوقتاً دیگر اسلامی ممالک میں شورش برپا کرنے کی کوششیں کی جاتی رہی ہیں۔ چند ماہ قبل بحرین میں بھی حکومت کا تختہ الٹنے اور انقلاب لانے کی جس طرح سے ایران کی طرف سے کوششیں کی گئیں، ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایرانی قیادت اپنے مخصوص ایجنڈے پر عمل پیرا ہے۔

ایرانی انقلاب کے بانی نے ایک بار نہیں، بار بار اس بات کا اظہار کیا کہ سوائے ایرانی اسلام کے، باقی تمام دنیا کا اسلام امریکی اسلام ہے۔ ان کا ایک مشہور مقولہ جو اکثر اوقات "اتحاد بین المسلمین" جیسی خوبصورت اصطلاحات کے ضمن میں بیان کیا جاتا ہے، وہ یہ ہے کہ "جو شیعہ اور سنی میں اختلافات پیدا کرتا ہے، وہ شیعہ ہے، نہ سنی، بلکہ وہ استعمار کا ایجنٹ ہے۔" آپ اندازہ کریں کہ ایک طرف اتنی خوب صورت فقرہ بازی اور دوسری طرف کبھی مظاہروں کے نام پر حرمین شریفین کا تقدس پامال کیا جاتا ہے اور کبھی اسلامی ممالک کے سفارت خانوں پر حملے کیے جاتے ہیں۔ غور طلب بات یہ ہے کہ تہران میں برطانیہ کا سفارت خانہ بھی ہے اور فرانس کا بھی۔ روس، ڈنمارک، اٹلی، ویٹی کن، جرمنی، بھارت سمیت تقریباً تمام ممالک کے ایران کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم ہیں لیکن کسی بھی موقع پر ان غیر مسلم ممالک کے خلاف کبھی بھی ایسا احتجاج اور ایسے پرتشدد مظاہرے نہیں کیے گئے، جیسے مسلم ممالک کے خلاف کیے جاتے ہیں گستاخ رسول ملعون سلمان رشدی کو برطانیہ پناہ دے، رشدی کی مکمل طور پر پشت پناہی کرے اور مکمل تحفظ فراہم کرے تو ایرانی عوام وحکومت برطانیہ کے خلاف کوئی بات نہیں کریں بھارت میں مسلم کش فسادات ہوں یا بھارتی فوج کشمیریوں کی نسل کشی کرے، ایران نے کبھی بھی

ایرانی انقلاب کے بانی نے بارہا اس بات کا اظہار کیا ہے کہ سوائے ایرانی اسلام کے باقی تمام دنیا کا اسلام امریکی اسلام ہے

بھارت کے خلاف مظاہروں کا بندوبست نہیں کیا، چیچن باشندوں کو روسی استعمار شکار کرنے لگے تو ایرانی کبھی بھی احتجاج کرنے باہر نہیں نکلتے، جناب رسالت مآب رحمۃ اللعالمین سرکار دو عالم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی جائے، خاکے بنائے جائیں، جنہیں ڈنمارک کے اخبارات شائع کریں تو ایرانی قوم اور حکومت، ڈنمارک کے خلاف ایسی کوئی سرگرمی نہیں دکھاتی' عیسائیت کے روحانی پیشوا پوپ کی طرف سے توہین رسالت کے قوانین کے خلاف بات کی جائے تو ایرانی قوم اور حکومت کو سانپ سونگھ جاتا ہے، افغانستان کے بے گناہ افراد امریکی دہشت گردی کا شکار بنیں تو ایران میں خاموشی چھائی ہوتی ہے بلکہ امریکی فتوحات پر جشن منائے جاتے ہیں، اگر عراق کی اہل سنت آبادی پر امریکی اور اتحادی حملے ہوں تو ایران خوشی کا اظہار کرتا ہے۔

جاننے والے بخوبی جانتے ہیں کہ ایران اور اس کا برسر اقتدار طبقہ عالم اسلام اور بالخصوص مرکز اسلام سعودی عرب کے بارے میں کیا نظریات رکھتا ہے۔ پاکستان کے ایک سابق سفارت کار نے جو کہ کافی عرصے ایران میں تعینات رہے ہیں، نے ایران کے متعلق دس کتابیں تحریر کی ہیں، جن میں ایران کے عالم اسلام کے بارے میں عزائم، افکار ونظریات پر بھرپور روشنی ڈالی گئی ہے۔ مذکورہ کتب کا مطالعہ کرنے اور عالمی حالات کے تناظر میں ایرانی حکومت اور عوام کے طرز عمل کا گہری نظر سے مشاہدہ کرنے سے بہت کچھ کھل کر سامنے آتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت سے لے کر آج تک ایرانی قوم نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی اور متعدد بار وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہوئے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ چند ماہ قبل ایران کا ایک اعلیٰ سطحی وفد مصر کے دورے پر گیا تو انہوں نے جامعۃ الازہر کے شیخ سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ تاہم جامعۃ الازہر کے شیخ نے ایرانی وفد سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ایران میں موجود حضرت عمر فاروقؓ کے قاتل ملعون ابولؤلؤ فیروز کی یادگار (جو مزار بابا شجاع کے نام سے قائم کی گئی ہے، نعوذ باللہ) گراؤ، پھر میں تم لوگوں سے ملاقات کروں گا۔ اس کا جواب ایرانی وفد نہ دے سکا۔، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایرانی پیغمبر اسلام ﷺ کے جلیل القدر صحابی اور خسر، خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ کے ایرانی قاتل سے محبت کرتے ہیں اور اسے عقیدت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

انقلاب کے بعد ایران کی مذہبی قیادت نے اپنا انقلاب

باقی صفحہ نمبر 41 پر

سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

پر نہایت بے مثال گلدستہ

سیرت رسول ﷺ کے تمام اہم عنوانات پر مستند اور مکمل دستاویزات سیرت رسول ﷺ کی انگریزی، عربی، اردو کی بڑی بڑی کتابوں کے دریاؤں کو کوزے میں بند کیا گیا ہے۔

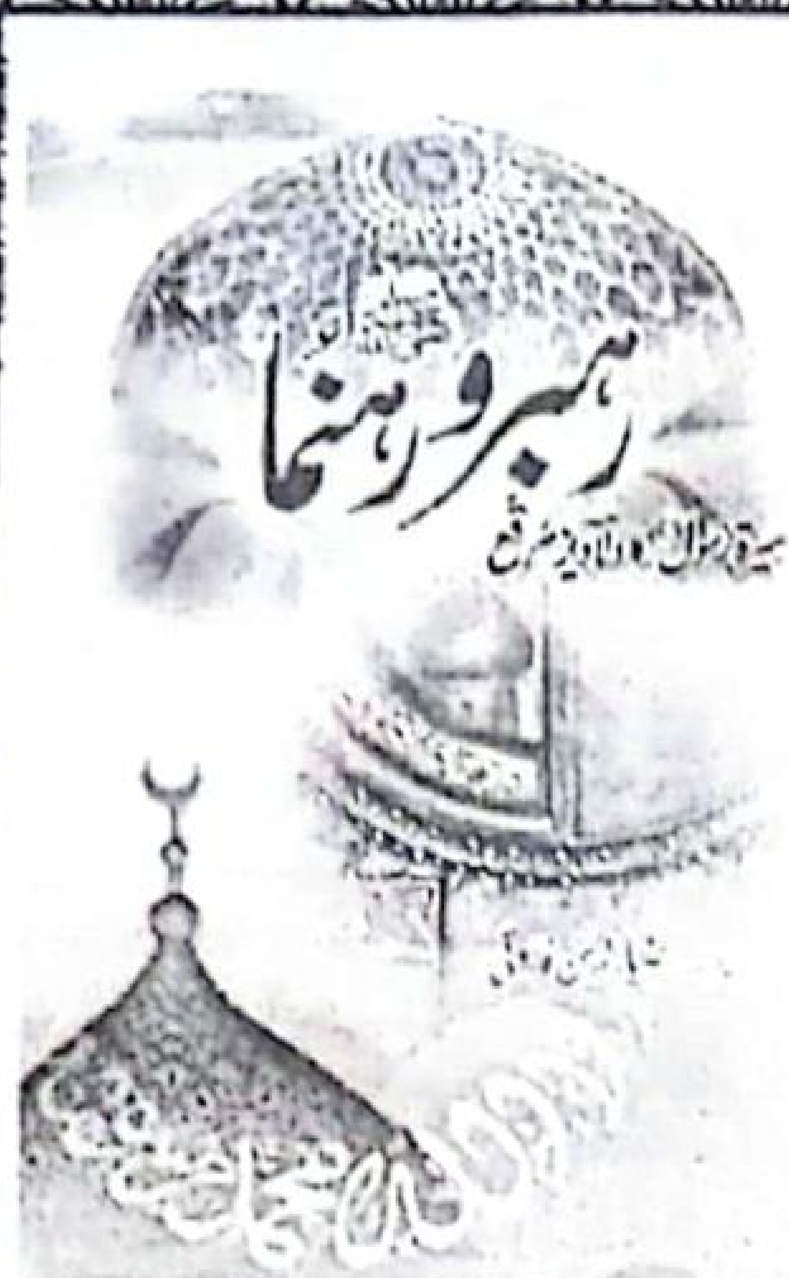

☆ آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ پر ادب وانشاء کا شہ پارہ
☆ سینکڑوں عربی، انگریزی، اردو اور فارسی کتابوں کا نچوڑ
☆ معارف وعلوم کا گنج گراں مایہ
☆ جامعیت وکاملیت کا زندہ جاوید نمونہ
☆ نہایت مستند جامع ذخیرہ
☆ چار سو سے زائد صفحات پر مشتمل انمول تحفہ

صفحات 384
ہدیہ: 250 روپے

خوبصورت ٹائٹل | نیا ایڈیشن | نیا انداز | نیا لہجہ | نئی زبان

ایک عاشق رسول ﷺ کی سوز و گداز سے معمور تحریر

مطلوبہ تعداد کے مطابق آرڈر جلد بھیجئے۔

☆ آنحضرت ﷺ سے قبل دنیا کی معاشرتی حالت
☆ سیرت رسول ﷺ کا فلسفیانہ پہلو
☆ سیرت رسول ﷺ کا نسبی پہلو
☆ سیرت رسول ﷺ کا ابتدائی سوانحی پہلو
☆ سیرت رسول ﷺ کا امی پہلو
☆ آنحضرت ﷺ ایک ممتاز رسول
☆ آنحضرت ﷺ ایک مرقع حسن وجمال
☆ سیرت رسول ﷺ کا ازدواجی پہلو
☆ آنحضرت ﷺ کی اولاد و شہزادگان نبوت
☆ آنحضرت ﷺ ایک بے مثال مبلغ اور داعی انقلاب
☆ سیرت رسول ﷺ کا معاشی پہلو
☆ آنحضرت ﷺ ایک طبیب کی حیثیت سے
☆ آنحضرت ﷺ بحیثیت ایک ہادی، مہدی
☆ آنحضرت ﷺ ایک مربی محسن
☆ آنحضرت ﷺ بحیثیت سپہ سالار
☆ غزوات رسول ﷺ
☆ آنحضرت ﷺ ایک اولوالعزم فاتح
☆ ☆ آنحضرت ﷺ بحیثیت سپہ سالار
☆ غزوات رسول ﷺ
☆ آنحضرت ﷺ بحیثیت ایک سیاستدان
☆ آنحضرت ﷺ ایک قائد انقلاب
☆ آنحضرت ﷺ کا معجزاتی پہلو
☆ رہبر ورہنما کا نظام الاوقات
☆ سیرت نبوی ﷺ اخلاقی اور معاشرتی پہلو
☆ آنحضرت ﷺ کے معاشی قوانین
☆ آنحضرت ﷺ افصح العرب خطیب
☆ آنحضرت ﷺ بحیثیت قانون ساز
☆ سیرت رسول ﷺ کا سائنسی پہلو
☆ مطعومات نبوی ومشروبات نبوی ﷺ

شائع کردہ **ادارہ اشاعت المعارف** سمندری فیصل آباد پاکستان
041-3420396

امیر عزیمت حضرت مولانا
حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ
کے سوانح وافکار اور مشن سے مکمل آگاہی کے لئے

نظام خلافت راشدہ
خصوصی شمارہ نمبر 1
جلد 2 کا مطالعہ فرمائیں

ہدیہ 35 روپے

سٹاک میں دستیاب ہے

منجانب
041-3420396
فاروق پبلی کیشنز قاسم بازار بخاری چوک سمندری

14 سو سال سے امت مسلمہ کو گمراہ کرنے والے من گھڑت اور جھوٹے واقعات کی نشاندہی

واقعہ کربلا کی من گھڑت کہانیاں

از: افادات
مولانا محمد علی نقشبندی مدظلہ

رابطہ کیلئے: اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد
041-3420396

دیکھو ہادی ﷺ کی دعاؤں کا ثمر ہیں فاروق رضی اللہ عنہ
یعنی تاریک فضاؤں میں سحر ہیں فاروق رضی اللہ عنہ
کیسا تعلیم محمد ﷺ کا اثر ہیں فاروق رضی اللہ عنہ
جس طرف ان کی ضرورت ہو ادھر ہیں فاروق رضی اللہ عنہ
ان کو کہتے ہیں زمانے میں امام کردار
ساری دنیا میں محمد ﷺ کی سپر ہیں فاروق رضی اللہ عنہ

22 جمادی الثانی سیدنا صدیق اکبر کے یوم وفات کی مناسبت سے نہایت فکر انگیز مختصر مجموعہ
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
ضیاء الرحمن فاروقی شہید
ہدیہ 25 روپے
دفتر اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد پاکستان

اسلامی تاریخ کے سب سے بڑے حکمران صحابی
سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
ہدیہ 80 روپے
کے تاریخ ساز کارناموں پر مشتمل نہایت خوبصورت کتاب
دفتر اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد پاکستان

بسمہ سبحانہ وتعالیٰ

احرام مقدس متعین ہیں

عبدالمنان معاانیہ مکہ مکرمہ @maviya_114

مسجد الحرام اللہ تعالیٰ کا کائنات ارض پر پہلا گھر ہے جسے اللہ پاک نے زمین و آسمان کی پیدائش سے قبل ہی حرم محترم قرار دے دیا تھا۔

اسلام میں مقامات ثلاثہ مسجد الحرام مکہ مکرمہ، مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ اور مسجد اقصیٰ بیت المقدس بڑی قدر و منزلت اور اہمیت کے حامل ہیں ان کے حدود اربعہ میں بھی کسی مسلمان یا کسی بھی غیر مسلم مؤرخ نے آج تک اختلاف نہیں کیا اپنے ہزاروں اعتقادی اختلافات کے باوجود دنیائے جہاں کی انسانیت ان مقامات کے حدود اربعہ اوران مقامات کی تقدیس پر متفق ہے۔اور یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ کسی شخص نے کسی دوسرے مقام کے لیے مسجد الحرام یا حرم مقدس کا لفظ نہیں بولا، اسی طرح کسی شخص نے کسی دوسرے مقام کے لیے اسم مسجد نبوی شریف منطبق نہیں کیا اور نہ ہی کسی دوسرے مقام کے لیے بیت المقدس کا لفظ استعمال کیا ہے حضور خاتم النبیین و خاتم المعصومینؐ کے فرمان ذیشان کا مفہوم یہ ہے کہ "تین مساجد کے لئے سفر کا قصد کیا جائے وہ مسجد الحرام، مسجد نبوی، اور مسجد اقصیٰ ہیں"

(۱) مسجد الحرام (یعنی بیت اللہ)

مسجد الحرام کی بناء اول حکم ربانی کے تحت فرشتوں نے کی تھی لیکن بنائے ثانی ابوالانبیاء سیدنا ابراہیم خلیل اللہؑ اور سیدنا اسماعیل ذبیح اللہؑ نے حکم ربانی سے فرمائی جس کا ذکر لاریب کتاب قرآن مجید میں حق تعالیٰ نے کیا ہے کہ "جب ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (اور یہ دعا کرتے جا رہے تھے) "اے ہمارے رب ہماری طرف سے اسے قبول فرمائیے اور آپ خوب جاننے والے اور خوب سننے والے ہیں" (البقرہ)

یہ اللہ تعالیٰ کا کائنات ارض پر پہلا گھر ہے جو کائنات کے لوگوں کے لئے بنایا گیا اور جسے مالک ارض والسمٰوات نے زمین و آسمان کی پیدائش سے قبل ہی حرم محترم قرار دے دیا تھا یہ مکہ مکرمہ میں ہے اور یہی شہر مولد نبی اکرم ﷺ ہے اس شہر اور اس خانہ خدا میں بہت سی آیات بینات ہیں اور اس شہر کی قسم بھی حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں اٹھائی ہے "لا اقسم بھذا البلد وانت حل بھذا البلد"

یہ شہر آقائے نامدار ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھا اور امت مسلمہ کے قلوب میں اس شہر کی عظمت اور قدر و منزلت پیوست ہے حرم محترم مکہ مکرمہ میں ایک باجماعت نماز کا ایک لاکھ نمازوں کے برابر ثواب ملتا ہے اور بیت اللہ کا طواف کرنا اور بیت اللہ کا دیدار کرنا رحمت خداوندی کا مستحق قرار پاتا ہے

(۲) مسجد نبوی شریف

جب آقائے دوجہاں سرور کائنات ساقی کوثر ﷺ مدینہ منورہ ہجرت فرما ہوئے تو آپکے مبارک ہاتھوں سے تعمیر ہونے والی مساجد میں سے ایک مسجد نبوی ہے اور یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ جیسے آپ ﷺ آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے بعد اب رتبہ صحابیت کوئی شخص نہیں پا سکتا اسی طرح اب کوئی مسجد کسی نبی کے ہاتھوں تعمیر نہیں ہو سکتی تو یہ اس معانی میں خاتم المساجد ہوئی اور پھر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا روضہ انور جو اس وقت سیدہ طیبہ عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ عنہا کا گھر تھا آج وہ اسی مسجد کا حصہ ہے جہاں آقا نامدار ﷺ کے ہمراہ یارانِ پیغمبر ابوبکرؓ و عمرؓ آرام فرما ہیں اس مسجد میں ایک باجماعت نماز کا ثواب ایک ہزار نماز کے برابر ہے، مسجد نبوی، اور مسجد الحرام کو حرمین شریفین کے لقب سے بھی ملقب کیا جاتا ہے اور ان کے علاوہ دنیا جہان کی کسی مسجد یا مقام کو حرم محترم نہیں کہا جاتا۔

(۳) مسجد اقصیٰ

یہ مسجد مسلمانوں کا قبلہ اول تھی اس کے دیگر فضائل کے علاوہ یہ بات پیش نظر رہے کہ قرآن کریم نے حضرت رسالت مآب ﷺ کا سفر معراج جو بیان کیا ہے اس میں منتہا سفر اسی مسجد کو قرار دیا گیا ہے ارشاد ربانی ہے۔

"سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ" پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر کرایا کہ جس کے ماحول کو ہم نے مبارک بنایا تاکہ اپنے بندے کو اپنی نشانیاں دکھائیں"

ان مختصر فضائل سے ان مقامات مقدسہ کی اہمیت اور وقعت آپ جان گئے ہونگے یہ بات بھی عرض کر دی جائے کہ تاریخ اسلام کے اولین دور سے آج تک کوئی دعویٰ مسلمانی کرنے والا سوائے دو اشخاص کے ایسا پیدا نہیں ہوا جس نے ان مقامات کے متعین مصداق میں تبدیلی کی ہو یا کسی دوسرے مقام کو حرم محترم قرار دیا ہو ہاں آغاز اسلام سے قبل ایک شخص کا تذکرہ تفاسیر میں آتا ہے جو بیت اللہ کے انہدام کے ارادے بد سے ہاتھیوں کا لشکر لے کر مکہ مکرمہ منیٰ کے قریب پہنچ چکا تھا جسے گورنر یمن ابراہہ کہا جاتا ہے تو وادی محسر میں حق تعالیٰ کے ننھے لشکر یعنی ابابیلوں نے اسے مع لشکر "الفیل" کھایا ہوا بھوسہ بنا ڈالا اس کائنات میں دو انسان ہیں جو اپنے بنائے ہوئے مقامات کو حرم قرار دیتے ہیں۔

اور ان کے اصل مقام سے ہٹا کر دوسرے مقام پر انہیں اپنے ماننے والوں کو تسلیم کرواتے ہیں۔

مرزا غلام احمد نے لبادہ مناظرِ اسلام کا اوڑھا اور خمینی نے اصلاح مملکت اور رہبر کا، لیکن دونوں ہی بہروپیے تھے

ان کا اس سے مقصد کیا ہے؟

اگر وہ ان مقامات کو دوسری جگہ تسلیم کرتے ہیں تو وہ لوگ حج اور عمرہ کی غرض سے ان مقامات پر جاتے کیوں ہیں؟

ان سوالوں کے جوابات سے قبل ان دو اشخاص کا تعارف آپ کی نذر کرتے ہیں تاکہ آپ ان لوگوں کو جان لیں کہ اسلام کا نام لے کر اسلامی مقامات کو تبدیل کرنے

والے اور اسلام کی تاریخ جن مقامات سے وابستہ ہے یہ لوگ کسطرح عیارانہ طریقہ سے تاریخ اسلام کو مسخ کرنے کی سعی میں مصروف کار ہیں۔

پہلا شخص مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی ہے مرزا قادیانی نے اولاً اپنے آپ کو ایک نام نہاد مسلم مناظر کے طور پر متعارف کروایا پھر مہدی بنا پھر مسیح موعود بنا اور پھر ظلی نبی اور بروزی نبوت کا چکر چلادیا۔ مرزا اور اس کے پیروکاروں کے کفر پر عالم اسلام کا اجماع منعقد ہو چکا ہے۔ مرزا نے ان مقامات کے بارے میں کیا گوہر افشانیاں کیں ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

مرزا لکھتا ہے۔

''اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ "انا انزلنه قريباً القاديان "تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ قادیان کا نام قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب میں نے نظر ڈال کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ پر شاید قریب نصف کے موقع پر الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے، تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ، مدینہ، اور قادیان''

(ازالہ اوہام جلد:۱، صفحہ:۴۰، روحانی خزائن جلد:۳، صفحہ:۱۴۰)

یہی مرزا قادیانی دوسری جگہ کہتا ہے۔

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین:۵۲)

یہ تو ایک شخص کا مختصر سا تعارف تھا کہ اس ایک نے کس طرح مقامات مقدسہ کے تعین میں دجل سے کام لیا۔

دوسرا شخص ایرانی خمینی آنجہانی ہے یہ اہل تشیع کا نائب امام منتظر اور ایران کا انقلابی لیڈر جس کا اول تعارف ایک شاہانہ نظام کے خلاف آوازہ بلند کرنے کے طور پر ہوا اور ایران کے اہل سنت علماء اور عوام نے بھی اسی طرح خمینی کا ساتھ دیا جس طرح اہل تشیع عوام اور زعماء نے اس کا ساتھ دیا جس طرح اس پہلے شخص نے اولاً مناظر اسلام ہونے کا ڈھونگ رچایا تھا اسی طرح اس دوسرے بھائی نے بھی اولاً "لاشیعه ولاسنیه اسلامیه اسلامیه " کا نعرہ بلند کر کے اور ڈھونگ رچایا کہ وہ اسلامی حکومت قائم کرے گا جس میں کوئی شیعہ سنی کی بات نہیں ہوگی لیکن جس طرح چند دنوں کے ڈھونگ کے بعد پہلا شخص (مرزا غلام احمد) سامنے آ گیا تھا اسی طرح دوسرا شخص (خمینی) بھی جلد ہی تقیہ کی چادر اتار کر سامنا آ گیا اور اس کی بدنام زمانہ کتابیں ''اتحاد یک جہتی ۔کشف الاسرار۔الحکومۃ اسلامیہ'' منظر عام پر آئیں اور ایران میں اہل سنت علماء کا قتل عام اہل سنت عوام پر ظلم وتشدد کے جو مظاہر

جس طرح آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے بعد اب رتبہ صحابیت کوئی شخص نہیں پا سکتا اسی طرح اب کوئی مسجد کسی نبی کے ہاتھوں تعمیر نہیں ہوسکتی

سامنے آئے ساری دنیا حیرت واستعجاب کی وادی میں جا گری خیر اس وقت ہمیں خمینی کے ظلم وتشدد کے بارے میں کچھ عرض نہیں کرنا، لیکن اتنا عرض کردیں کہ خمینیت کے کفر پر بھی عالم اسلام کا اجماع منعقد ہو چکا ہے ملاحظہ فرمائیں ''متفقہ فتویٰ'' جس میں عرب وعجم کے ممتاز مفتیان دین نے اس کے کافر ہونے پر اتفاق کیا ہے۔

خمینی نے جن خطوط پر ایرانیوں کی تربیت کی تھی تو خمینیوں نے اسی تعلیم وتربیت کی روشنی میں اس کے بعد ایران میں ایک حرم محترم بنالیا اس خبر کی بازگشت کافی عرصہ سے گردش کر رہی تھی لیکن مستند ذرائع سے چونکہ خبر نہیں آئی تھی اس لئے ہم نے بھی اس کا اظہار نہیں کیا ابھی اہل حدیث مکتب فکر کے جید عالم دین مولانا امیر حمزہ نے ماضی قریب ہی میں ایران اور ترکی کا سفر کیا تو انہوں نے اپنے سفرنامہ میں جو تاثرات لکھے ہیں ان میں سے صرف حرم خمینی کے بارے میں، ہم اقتباس نقل کرتے ہیں۔

''تہران میں آزادی ہوٹل سے جناب خمینی کا دربار پندرہ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے سڑک بالکل سیدھی کشادہ اور بڑی شاندار ہے اس سڑک پر ایک بورڈ دکھائی دیا جس پر ''آستان مقدس خمینی'' کی عبارت تحریر تھی'' آگے مولانا لکھتے ہیں۔

''چونکا دینے والا تعجب تو مجھے اس وقت ہوا جب میں نے ایک بورڈ کی یہ عبارت ملاحظہ کی ''صحن حرم امام خمینی'' یعنی خمینی کی قبر تو کچھ فاصلے پر ہے اس کا جو حرم ہے اس حرم کا صحن ابھی سے شروع ہو گیا ہے''

آگے مولانا تحریر فرماتے ہیں۔

''جب کہ میں دربار کی طرف چل دیا دربار کے سامنے چند کمروں پر مشتمل ایک چھوٹی سی عمارت ہے اس پر لکھا تھا

''خمینی یک حقیقت ہمیشہ زندہ است'' خمینی ایک حقیقت ہے جو ہمیشہ زندہ ہے''

پھر آگے لکھا ہے۔

''لاکھوں ایرانی اس میدان میں جمع تھے جب ان کی لاش ہیلی کاپٹر سے گری اور کفن تک پھٹ گیا یعنی اللہ نے دکھلایا دیا تمام حجت کردی کہ جسے کل تم زندہ حقیقت کہو گے آج اپنی آنکھوں سے دیکھ لو وہ ایک میت ہے''

''اسی طرح ایک جانب دیکھا تو لکھا تھا ''صحن مطہر حضرت امام'' ایک دوسرے بورڈ پر یہ لکھا ہوا تھا۔ ''حرم مطہر حضرت امام'' اور تیر کا نشاں جناب خمینی کی قبر کی طرف تھا''

''یہاں کل ۳۰۔۱۳۵ افراد تھے جو دعائیں کرنے اور جالی چومنے میں مستغرق تھے اتنی ہی تعداد میں بچیاں اور کچھ نوجوان لڑکیاں تھیں'' (حوالہ: خمینی اور کمال اتاترک کے ایران اور ترکی میں میں نے کیا دیکھا۔؟)(صفحہ:۶۰:۵۸)

ان عبارات سے آپ نے ان دو بھائیوں کا آپس میں گہرے مراسم اور مقامات مقدسہ کی گستاخی میں اشتراک ملاحظہ فرمایا۔ دیکھیں کہ دونوں نے اولاً دوسرے مسلمانوں کو دھوکہ دیا کہ ایک نے لبادہ مناظر اسلام کا اوڑھا اور دوسرے نے اصلاح مملکت اور رہبر کا، لیکن دونوں ہی بہروپیئے تھے اور دونوں ہی نے اہلیان اسلام کو شدید نقصان پہنچایا۔ کاش کہ اب بھی اہلیان اسلام ان کے

جہاں آقا نامدار ﷺ کے ہمراہ یاران پیغمبر ابوبکرؓ وعمرؓ آرام فرما ہیں اس مسجد میں ایک باجماعت نماز کا ثواب ایک ہزار نماز کے برابر ہے

دھوکوں اور فریب کاریوں کا سمجھیں اور ان سے دور ہی رہیں اور یہ بات کہ اس سے ان کا مقصد کیا ہے تو عرض یہ ہے کہ ابراہہ کا مقصد کیا تھا یہی نہ کہ لوگ بیت اللہ کو چھوڑ کر یمن میں اس کی بنائی ہوئی عمارت میں حج وعمرہ کریں یہی مقصد ان لوگوں کا ہے یہ اور بات ہے کہ یہ لوگ اسلام کا لبادہ اوڑھنے کی وجہ سے کھلم کھلا اس کا اظہار نہیں کرتے بلکہ ان مقامات پر جانے کو ''زیارت'' کا نام دیتے ہیں لیکن سب ہی جانتے ہیں کہ جو شیعہ ایران سے ہو کر آتا ہے اسے دوسرے سب مبارک باد دیتے جاتے ہیں اسی طرح قادیانی ہیں وہ قادیان جانے کو افضل تصور کرتے ہیں جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ وہ حج پر یا پھر عمرہ کرنے کیوں آتے ہیں جب کہ ان دونوں کے کفر پر اہلیان اسلام کے

آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درخشاں پہلو

تحریر: حافظ محمد عمر حیدری قصر فاروق اعظم لاہور

کتب سماویہ و دیگر صحائف اور قرآن پاک سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبوت اور رسالت آخر میں حضرت ابراہیمؑ کے خاندان میں محدود ہو گئی تھی۔ چنانچہ بعد میں جو نبی بھی آیا ان ہی کی اولاد میں سے آیا حضرت ابراہیمؑ کے دو فرزند تھے حضرت اسحاقؑ اور حضرت اسماعیلؑ، دونوں بھائیوں کا تذکرہ تورات و قرآن پاک میں موجود ہے۔ تورات کے بیان کے مطابق حضرت اسماعیلؑ کی نسل میں صرف ایک نبی کی بشارت تھی، حضرت ابراہیمؑ جب تعمیر بیت اللہ سے فارغ ہو چکے تو اپنے فرزند جناب اسماعیلؑ (جو تعمیر بیت اللہ میں آپ کے شریک تھے) کی اولاد میں ایک رسول مبعوث ہونے کی دعا فرمائی "اے ہمارے رب! مبعوث فرما انہی میں سے ایک رسول جو تلاوت کرے آیات کو اور ان کا تذکیہ کرے اور حکمت سکھائے"۔ چنانچہ دعائے ابراہیمی کے مطابق محمد بن عبداللہ، آمنہ کے لال، عبداللہ کے در یتیم، رؤف الرحیم، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے، یہ وہ آقا و مولیٰ ہیں کہ جن کی آمد کی اطلاع جناب عیسیٰؑ بن مریم نے ان الفاظ میں دی "اور اپنے بعد ایسے نبی کی بشارت دی جس کا نام احمد ہوگا" (القرآن)۔ خالق کائنات نے اپنے محبوب کو نسب میں سب سے اعلیٰ، حسب میں سب سے برتر پیدا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے عہد طفولیت میں ہمیشہ ممتاز، سیرت و صورت میں سب سے اعلیٰ، عادات و شمائل میں قوم سے علیحدہ رسم و رواج سے الگ تھلگ، لہو و لعب

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تیار کردہ افراد دنیا میں عدل و انصاف کے شہزادے بن گئے۔ اور اہل دنیا کی نظروں میں ایسے سربلند کہ بادشاہ بھی مرعوب و متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے تھے

سے کوسوں دور، جنگ و جدال سے نفور، مال و جان کی محبت سے بالاتر، عدل و انصاف کے شہزادے غرضیکہ جملہ اخلاق فاضلہ سے مجلی اور جملہ اخلاق رزیلہ سے معریٰ رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جوانی میں عصمت و عفت کے فرشتے وقار و رعب کے پیکر، آپ کے بال بال سے حسن ٹپکتا تھا، کلمہ کلمہ سے پھول جھڑتے تھے، روئیں روئیں سے فہم و فراست چمکتی تھی، حق گو اور عفو و درگزر کرنے والے مخلوق خدا کے سب سے بڑے ہمدرد، عہد و پیاں کے سچے و پکے، راست گو و امانت دار، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نظریہ و مشن کے دشمن بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صادق و امین کہنے پر

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 23 سال محنت فرمائی تو وہی قوم سب سے زیادہ ممتاز و مہذب ہو گئی جو جہالت اور بے دینی کے سبب جہنم کے کنارے کھڑی تھی۔ اور قرآن پاک نے اسی قوم کو تا قیامت ایمان کا معیار بنا دیا

مجبور تھے اور اپنی امانتیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی پاس جمع کرواتے اور مزید لطف کی بات یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی امی اور قوم بھی، تورات و انجیل کو نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود جانتے اور نہ آپ کی قوم، کبھی کسی سے کوئی حرف پڑھا اور نہ ہی اہل علم کے پاس نشست و برخاست رکھی، مگر قیاس و براہین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی مدعو ہونے پر مشتمل تھے اور مشرکین عرب سب ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان صفات کے معترف تھے۔ انہی جملہ خصوصیات کے ساتھ چالیس سال بیت گئے کبھی بھی لسان مبارک سے دعویٰ نبوت والا ایک حرف بھی نہ نکلا جب عمر مبارک چالیس سال کو پہنچی تو ایک دعویٰ کیا، جس سے قوم و قبیلہ نا آشنا تھا ایک ایسا کام قوم کے سامنے پیش کیا جس کو قوم نے سنا نہ تھا۔ اور نہ ہی آئندہ اس کی نظیر ممکن؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسرار کا مخزن اور علوم کا سمندر سیاسیات و معاشیات میں نہ ہی کوئی ہم عصر، قصص و امثال و نصائح و عبر کا دریا، طیبات کو حلال اور خبائث کو حرام کرنے والے، بھلائی کا حکم دینے والے اور برائی سے منع کرنے والے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ جس کام کا حکم دیا ہو مگر طبع سلیمہ کی خواہش یہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کام کا حکم نہ دیتے اور نہ ہی کبھی کسی ایسی بات سے روکا جس کے متعلق طبع سلیمہ کی تمنا یہ ہو کہ آپ اس سے نہ روکتے، مزید یہ کہ ریاست و سرداری سے بے زار، دشمن اور مخالفوں سے بے خوف، احباب و انصار سے بے نیاز، نہ ہاتھ میں کوئی دولت نہ پشت پر کوئی طاقت، نہ قبضہ میں کوئی ملک و لشکر، مگر اس سب کچھ کے باوجود دنیا کی کوئی ایسی دولت نہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں ڈالنے کی کوشش نہ کی گئی ہو لیکن آپ نے سب کچھ ٹھکرا دیا، اعلان نبوت پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حبس و قید، جلاوطنی، سوشل بائیکاٹ، حتیٰ کہ مصائب و آلام، پتھراؤ اور کون سا ظلم و ستم ہے جو آزمایا نہ گیا ہو۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دشمنوں اور مخالفوں کے جھرمٹ میں بھی توحید و رسالت و دین حق کی دعوت بلاخوف و خطر دیتے رہے، کبھی بازاروں میں اور کبھی گلی کوچوں میں اور کبھی عزیز و اقارب میں اور کبھی رئیسوں اور سرداروں کو اور بالخصوص ایام حج میں ایسا کوئی موقع اور مقام نہ چھوڑا جہاں پہنچ کر اعلان حق نہ فرمایا ہو اور کبھی ایسا بھی نہیں ہوا کہ آپ نے دین حق کو قبول کرنے کے لیے قتل کی دھمکی یا لالچ دیا ہو، تیرہ سالہ مکی دور میں نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ساز و سامان ہے اور نہ ہی کوئی زیادہ لاؤ لشکر، مگر اس سب کچھ کے باوجود دل میں نہ خوف ہے اور نہ ملال، جب خدا کی جانب سے ہجرت کی اجازت ملی تو اب وہ دور آیا کہ دین دشمنوں سے بدلے چکائے گئے یہ اسلام کی فتوحات کا دور ہے ان گنت وفود اسلام میں داخل ہوئے۔ مساجد تعمیر کروائی گئیں، اسلام کی اشاعت کھل کر ہوئی دنیا کے بادشاہوں کو خطوط لکھ کر اسلام کی دعوت دی گئی، گیارہ سالہ مدنی دور مبارک میں انتیس مرتبہ بنفس نفیس اپنے احباب و انصار شاگردوں سمیت دین دشمن عناصر کی سرکوبی کے لیے میدان کارساز سجائے بالآخر وہ وقت بھی آیا کہ جس شہر سے ظلم و ستم کر کے نکالا گیا تھا وہاں فاتح بن کر داخل ہوئے، مگر اعلان فرمایا "آج کے دن تم پر کوئی مواخذہ نہیں ہے" (القرآن)

دشمنوں سے درگزر فرما دیا ایذا رسانوں کے لیے عام معافی کا اعلان کر دیا کسی پر کوئی زیادتی و تعدی نہ کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہے وہ امن کی حالت ہو یا خوف کی، فراخی ہو یا تنگ دستی، اپنے متبعین کی قلت ہو یا کثرت ہر حال میں دین کی دعوت و استقامت کے کوہ گراں رہے خلاصہ یہ کہ جب

آپ دنیا میں تشریف لائے تھے تو فضائے عالم تاریک تھی۔ انسان ہدایت سے ناآشنا تھے، بت پرستی سے خدا کی زمین ناپاک تھی نہ کسی کو مبدا کی خبر تھی اور نہ معاد کا علم تھا مگر جب آپ ﷺ نے ۲۳ سال محنت فرمائی تو وہی قوم سب سے زیادہ ممتاز و مہذب ہو گئی، جو اپنی جہالت اور بے دینی کے سبب جہنم کے کنارے کھڑی تھی تو قرآن پاک نے اسی قوم کو قیامت تک کے لیے ایمان کا معیار بنا دیا جن کی تعریف کرتے ہوئے قرآن پاک نے انہیں مؤمنین، راشدین، متقین، عابدین، تائبین، حامدین، شاکرین، صائمین، ساجدین، راکعین، اور امر بالمعروف کرنے والے اور نھی عن المنکر کرنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے، مومنین حق اور صادقین و مغفرین فلاح کے مینارے، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی عام مومنین کو جو نعمت جنت کے اندر سب سے آخر میں ملے گی وہ انکو دنیا میں مل گئی۔ یہ سب آقا ﷺ کی محنت کا ثمرہ ہے کہ آقا ﷺ کے تیار کردہ افراد دنیا میں عدل و انصاف کے شہزادے بن گئے اور اہل دنیا کی نظروں میں ایسے سربلند کہ اگر بادشاہوں کی نظر پڑے تو مرعوب و متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے اور جب ان کو اہل کتاب۔

دیکھتے تو بے ساختہ یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے کہ ان کی علامات اور نشانیاں تو، تورات و انجیل میں موجود ہیں۔ یہ سب آقا ﷺ کی تربیت کا فیض ہے۔ اس اقتدار و سربلندی و شان شوکت کے باوجود جب آقائے دو جہاں ﷺ نے بارہ ربیع الاول ۱۱ھ کو اس دنیا فانی کو چھوڑا نہ آپ کے پاس درہم ہے نہ دینار ترکہ میں ایک خچر اور ایک زرہ مبارک چھوڑی جو ایک یہودی کے ہاتھ ایک صاع جو کہ عوض رہن رکھی ہوئی تھی۔

جب آقائے دو جہاں کے خلفاء پر نظر ڈالیں تو مسلم اول، امام الصحابہؓ سیدنا صدیق اکبرؓ جب اسلام قبول کرتے ہیں تو شہر کے سب سے بڑے تاجر و مال دار، اور قوم میں سب سے محبوب، جب سے آپ کا دامن پکڑا، پھر کسی مشکل میں نہ چھوڑا آپ ﷺ کے اشاروں پر ہمیشہ جان و مال کی قربانی دیتے رہے اور جب خلیفہ بنے تو مزدوری کر کے اپنا اور گھر والوں کا پیٹ پالتے رہے بالآخر صحابہؓ کے اصرار پر بیت المال سے وظیفہ وصول کیا جس سے گزران بھی مشکل تھی اور جب دنیا سے رخصت ہوئے تو یہ محدود مصارف بھی بیت المال کے لیے چھوڑ گئے۔

خلیفہ ثانی سیدنا فاروق اعظمؓ کا کیا کہنا روم و ایران کے فاتح ۲۲ لاکھ مربع میل زمین پر اسلام کے جھنڈے گاڑ دینے والے دور خلافت میں بھی بیت المال سے ادھار لے کر گزر اوقات کرتے رہے اور جب دنیا سے رخصت ہونے لگے تو بیت المال کا ذرہ ذرہ ادا کر گئے حتیٰ کہ جو گھر ملکیت تھا بیت المال کی ادائیگی کے لیے اس کو فروخت کرنے کی وصیت کر گئے۔

خلیفہ ثالث امام مظلوم، دوہرے داماد نبی ﷺ سیدنا عثمان غنیؓ کی بات ہی کیا ہے، سارا مال ہمیشہ مسلمانوں کے لیے بے حساب خرچ ہوتا رہا وقت کے امیر المومنین ہیں ہر طرح کا جاہ و جلال حاصل ہے مگر اس کے باوجود خون خرابے کو گوارا نہیں کیا روزہ کی حالت میں مدینۃ الرسول میں تلاوت فرماتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئے۔

خلیفہ چہارم، ہم زلف عثمانؓ، سسر فاروق اعظمؓ، سیدنا علی المرتضیٰؓ و صاحبزادگان کو کیا پوچھنا؟ کس شان سے زندگی گزارتے ہیں اور پھر کس مظلومیت کیساتھ دین پر جانیں قربان کر جاتے ہیں جن کی قربانی کی مثالیں تاریخ کے اوراق میں سنہری حروف میں رقم کی جائیں گی اور اگر آپ ﷺ کی امت پر اجمالی نظر ڈالی جائے تو ہر دور میں حق گو علماء کی ایسی جماعت ہمیشہ موجود رہی جو کہ آپ ﷺ کے فرامین کی روشنی میں امت کے عقائد و اعمال، اصلاح و تزکیہ نفس کے لیے کوشاں رہے گی، اپنے مذہب کے محافظ اور اپنی کتاب کے عالم اور کلام رسول ﷺ کے حرف حرف کے ایسے محافظ جس پر جہاں ششدر و حیراں اور اس سے قبل کی امتوں میں اس کی مثال ملنا ناممکن ہے۔

☆اللھم صل علی محمد کما ھو اھلہ☆

خالق کائنات نے اپنے محبوب ﷺ کو نسب میں سب سے اعلیٰ اور حسب میں سب سے برتر پیدا فرمایا حتیٰ کہ آپ ﷺ کے نظریہ و مشن کے دشمن بھی آپ ﷺ کو صادق و امین کہنے پر مجبور تھے

پیغام شہداء

(انسانی تاریخ میں چشم فلک نے ایسی جماعت دیکھی ہے....؟)

جس کے قائدین

مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمہ اللہ (بانی و سرپرست)

شہادت 22 فروری 1990ء جھنگ

مولانا ایثار القاسمی شہید (نائب سرپرست، ایم این اے)

شہادت 10 جنوری 1991ء جھنگ سٹی

علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہید رحمہ اللہ (سرپرست)

شہادت 18 جنوری 1997ء سیشن کورٹ لاہور

مولانا محمد اعظم طارق شہید رحمہ اللہ (صدر / ایم این اے)

شہادت 16 اکتوبر 2003ء پارلیمنٹ ہاؤس کی طرف جاتے ہوئے۔

علامہ علی شیر حیدری شہید رحمہ اللہ

شہادت 17 اگست 2009ء خیرپور سندھ (خیرپور جلسے سے واپسی پر)

اور ہزاروں کارکنوں کو ایک نظریہ، مشن اور مقصد کی پاداش میں انتہائی بیدردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا، یہ تمام قائدین اور کارکن تو اپنے رب کے ہاں پہنچ گئے لیکن ان کا نظریہ، مشن اور مقصد ایک پیغام کی صورت میں ماہنامہ "نظام خلافت راشدہ" کے نام سے بفضلہ تعالیٰ ہر ماہ آپ کے پاس پہنچے گا۔

آپ نے کبھی غور کیا......؟

کہ یہ پیغام پوری دنیا تک کیسے پہنچے گا؟

کیونکہ ابھی تک یہ پیغام صرف دیوبند مکتب فکر کے 9 ہزار مدارس کے 50 ہزار اساتذہ کے پاس بھی نہیں پہنچ رہا۔

☆ پاکستان کے تقریباً 2 لاکھ سکولوں کے 10 لاکھ اساتذہ کو اس پیغام کا پتہ تک نہیں ہے۔

☆ بیوروکریسی کے 50 ہزار اہلکار اس پیغام سے لاعلم ہیں پاکستان کے قومی، صوبائی اور سینٹ کے 1 ہزار سے زائد ممبران ان کے پاس بھی یہ پیغام نہیں پہنچا ہوگا۔

اس کے علاوہ الیکٹرانک / پرنٹ میڈیا اس کی افادیت سے محروم ہے۔

آپ جاگیردار ہیں یا کاشتکار، استاد ہیں یا طالب علم، آپ سرمایہ دار ہیں یا مزدور، عالم ہیں یا عام مسلمان۔

اگر آپ چاہتے ہیں یہ پیغام پوری دنیا میں عام ہو جائے تو پھر اٹھیے اور عہد کیجیے کہ

"میں شہداء کا یہ پیغام ہر گھر تک پہنچانے میں آپ کا معاون بننا چاہتا ہوں۔"

دستخط ....

کتابوں پر تبصرہ

شیعیت کا مقدمہ، ایک نظر میں

ازقلم: حافظ ارشاد احمد دیوبندی، ظاہر پیر

''شیعیت کا مقدمہ ایک نظر میں'' کے نام سے غلامان صحابہ کی علمی معلومات میں مزید اضافہ کے لیے ایک مستند قرآن واحادیث فقہ اسلامیہ اور ثقہ تاریخ دلائل نیز فہم اسلاف کا ایک نچوڑ ایک علمی تحفہ نامی کتاب مارکیٹ میں منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئی ہے۔ جس کے مصنف حلقہ غلامان صحابہ کی جان پہچان میرے محترم عزیز برخوردار نامور مصنف مضمون نگار جناب مولانا عبدالمنان معاویہ مسکونہ اللہ آباد ضلع رحیم یار خاں حال مقیم سعودیہ عربیہ مکہ مکرمہ میں ادارہ عالیہ انٹرنیشنل تحفظ نبوت میں مصروف بکار ہیں۔ یہ علمی تحفہ کتاب مذکور میرے پاس تبصرہ کے لیے پہنچی ہے۔

شیعیت کسی بھی مذہب کا نام نہیں بلکہ یہ مذہب اسلام سے ایک فراڈ ہے ایک فریب ہے ایک دھوکا ہے ایک الزام ہے اور سیدنا حضرت عثمان غنیؓ خلیفہ ثالث کی شہادت مقدس سے لے کر تا قیامت اسلام دشمنی اور اہل اسلام کے نامور علماء حق کی قتل وغارتگری عوام کالانعام کو اہل بیت حضرات کے مقدس ومطہر نام نامی واسم گرامی (جن کے اہل اسلام متبع اور شیدائی ہیں) کی رٹ لگا کر اسلام سے منحرف کرنے اسلام کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کا نام ہی شیعہ، سبائی، رافضی ہے جیسا کہ قارئین نظام خلافت راشدہ بخوبی جانتے ہیں کہ شیعہ کا حدود اربعہ کیا ہے؟

شیعیت کو سمجھنے کے لیے شیعہ عقائد ونظریات کے بنیادی اور مرکزی ارکان ثلاثہ کو اچھی طرح سمجھے بغیر بعض اہل علم آدمی بھی بڑی آسانی کے ساتھ دھوکے کا شکار ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ آج کل شیعوں نے کروٹ بدلنے اور سیدھے سادے سُنیوں کو مزید ایک بار پھر (ایکسپلائیٹ کرنے کے لیے ایک بڑی پُر فریب کتاب مسمیٰ بہ شیعیت کا مقدمہ کسی حسین الامنی نامی شخص نے تقیہ کی تجدید کے اصول وضوابط کے تحت رقم کر کے سینوں کو دھوکہ دیا ہے مگر اس سے قبل شیعوں کے تمام فریبوں کو اہل سنت حضرات کے سامنے انقلاب ایران کے نام سے حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدیر ماہنامہ الفرقان لکھنو نور اللہ مرقدہٗ نے شیعہ مذہب کی تمام فریب کاریوں سے آگاہ کر دیا ہے اب اسی خوش فہمی کے ازالہ کے لیے اس شیعہ فریب کو الم نشرح کرنے کے لیے عزیز محترم نامور مضمون نگار جناب مولانا عبدالمنان معاویہ مدظلہ نے اس کے جواب میں شیعیت کا مقدمہ ایک اجمالی نظر میں ''عقلی ونقلی دلائل قرآن و احادیث کی روشنی میں مرتب فرمائی ہے۔ بندہ عفاء اللہ عنہ اس کتاب کے تعارف وتبصرہ سے قبل شیعوں کے مرکزی ارکان ثلاثہ جن کے بغیر شیعیت کا وجود ہی عنقا ہو جاتا ہے کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہے شیعوں کے وہ بنیادی مرکزی تین ارکان یہ ہیں (1) تقیہ (2) تبرّیٰ (3) متعہ۔

یعنی بہت ہی عمدہ اور خوبصورت بنا کر جھوٹ بولنا۔

شیعہ عقاید کو اگر دس حصوں میں تقسیم کر دیا جائے تو نو حصے صرف تقیہ میں مضمر ہیں یہ بات میری طرف سے نہیں بلکہ شیعوں کی

> **شیعہ عقائد کو اگر دس حصوں میں تقسیم کر دیا جائے تو نو حصے صرف تقیہ میں مضمر ہیں جو شیعہ تقیہ نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں ہے**

بہت مستند کتاب اصول کافی اور شواہد الصادقین میں امام جعفر صادقؒ کا فرمان یوں مرقوم ہے۔ امام جعفرؒ نے فرمایا کہ نو حصے دین (یعنی دین شیعہ) تقیہ میں ہے اور ایک حصہ اس کے ماسوا میں اور جو (شیعہ) تقیہ نہیں کرتا. لمن لا دین لہ۔ اس کا کوئی دین نہیں۔ امام جعفرؒ کے فرمان کے مطابق (العیاذ باللہ) تقیہ ان کے باپ دادا آباؤ اجداد کی سنت مؤکدہ ہے۔

اس لیے تقیہ شیعہ مذہب کی جز ولاینفک ہے۔

(اصول کافی 482)۔

ایک مجتہد فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجبوراً علیؓ کو بلا کر نصیحت کی کہ میرے بعد تم پر مظالم ہوں گے مگر تم صبر کرنا اسی کا دوسرا نام تقیہ ہے۔ اس لیے اگر آیمہ علیہم السلام عقائد مذہبی میں تقیہ نہ فرماتے تو دین حق بالکل تلف ہو جاتا (شمس الضحیٰ ص 266)

اور ایک دوسرے مجتہد کا فرمان ہے کہ تقیہ کا حکم قرآن میں موجود ہے۔

قارئین محترم! اب اس کی آپ حضرات قرآن فہمی یا تحریف قرآنی بھی ملاحظہ فرمائیں۔ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ○

ترجمہ: اس آیت کے تحت یوں رقم طراز ہے ''یعنی دیکھو جب مکمل تبلیغ کر سکو تو کسی کو اپنی جگہ متعین بھی کر دو (یعنی قائم مقام بنادو) اور جب قائم مقام بنا چکو تو ہماری طرف آنے کی رغبت کرنا (یعنی مرنا) اور جب تک کسی کو قائم مقام نہ کر لینا ہماری بارگاہ میں آنے کا خیال نہ کرنا۔ (مجالس الشیعہ) مندرجہ بالا عبارت کے مطابق ان کے رسول کو تو بڑی مشکل پڑتی ہوگی کیونکہ (بقول انکے) اللہ پاک نے کہا کہ جب تک تخت خلافت پر بٹھا نہ دو مجھے صورت نہ دکھانا ادھر قلم دوات طلب کی جا رہی ہے مگر علیؓ دوڑ کر نہ لائے۔ جیش اسامہ بھی تقیہ کی ایک کڑی تھا تا کہ جہاد کے لیے صحابہ باہر چلے جائیں اور خلافت کا راستہ صاف ہو جائے۔ مگر یہ سکیم بھی فیل ہو گئی۔ کیا یہ دین کے ساتھ مذاق نہیں تو اور کیا ہے؟ فاعتبروا ولی الابصار

ایک اور مجتہد یوں رقم طراز ہیں......

سنیوں کو شاید علم نہ ہو کہ رسول خدا سے مراد عبداللہ بن سبا ہے وہ مسلمانوں کو منافق اور اپنے چیلوں کو مومن کہتا تھا۔ اگر مسلمان غلط فہمی سے اپنا مردہ اس کے پاس لے جاتے تو وہ ان کی نماز جنازہ تقیہ کر کے چار تکبریں کہہ کر پڑھا دیتا تو مومن (یعنی شیعہ) جان لیتے کہ یہ مردہ سیدھا جہنم رسید ہوگا نہ اس کا حشر ونشر صحیح ہوگا اور نہ قیامت کے حساب کا معاملہ درست ہوگا جس کی یہ پانچ تکبیریں کہہ کر پڑھتا تو اس کو جنت کا ٹکٹ عطا ہو جاتا وہ اسی وقت جنت جا کر اپنی سیٹ پر قبضہ جما لیتا (پھر اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے یہ مجتہد لکھتے ہیں کہ) امام غیر مومن (یعنی سنی حقیقی مسلمانوں) کی نماز جنازہ کس طرح پڑھا کرتے تھے بعد از ہر تکبیر اس پر لعنت ونفرین کرتے پھر وسائل الشیعہ تا کتاب میں مذکور ہے کہ امام علیہ السلام نے جنازہ مناق (سنی) تقیہ کر کے پڑھا تھا۔ اور اپنے غلام سے فرمایا تھا کہ تو میرے پہلو کھڑا ہو جا جو مجھے کہتے سنے تو بھی وہی کہتا رہے۔ تکبیر کہہ کر امام حسینؓ نے فرمایا......

(ترجمہ) اللہ اکبر اے اللہ اس مردے پر (یعنی سنی مردے پر) لعنت بھیج ہزار لعنتیں جو ساتھ ساتھ ہوں مختلف ہوں اے اللہ اس مردے کو اپنے بندوں (یعنی شیعوں) میں اور شیعہ شہروں میں ذلیل کر اپنی آگ کی سوزش میں اسے پہنچا یا اللہ اسے اپنے

CamScanner

عذاب کی تختی چکھایہ وہ تھا جو تیرے دشمنوں سے دوستی رکھتا تھا (یعنی اصحاب ثلاثہؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ سے) اور تیرے نبی ﷺ کے اہل وعیال سے بغض رکھتا تھا۔

(بحوالہ اصلاح الرسوم ص 260)

قارئین محترم! تقیہ کتنا خطرناک ہے، جس سے سیدنا حضرت امام حسین جیسی مقدس ہستی بھی محفوظ نہیں رہ سکتی یہ جھوٹا بہتان سیدنا حضرت امام صاحب خود سن لیتے تو اس تقیہ ایجاد کرنے والے موجد ابن سبا کی دھجیاں اڑا دیتے۔ تقیہ کے لفظ کو جو شیعوں نے معنی پہنائے ہیں اس سے تقیہ کے معنی چھپانا جھوٹ بولنا واضح ہیں۔ شیعہ عقائد میں جھوٹ اور فریب عین ہیں ہم اس عقیدہ سے پناہ مانگتے ہیں کہ کلام رسول کلام خدا کو منسوخ کر سکتا ہے۔ (نظام القرآن)

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ بخاری شریف کی چالیس احادیث مشتبہ (یعنی شیعہ کی حرکت ہے) (ماہنامہ الفرقان ولی اللہ محدث دہلوی نمبر) ملا علی قاریؒ نے موضوعات کبیر میں یہ درج ذیل حیران کن واقعہ لکھا ہے۔ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین بغداد کے ایک محلہ میں نماز جمعہ پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے اس خطیب نے ان دونوں حضرات کی روایات سے ایک موضوع حدیث بیان کی تو امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ کیا تم تقیہ کر

قاضی نور اللہ شوستری تھے۔ یہ جہانگیر کے دور کی بات ہے چونکہ جہانگیر کی بیوی نور جہاں آخری درجے کی شیعہ تھی اور جہانگیر بڑے سخت قسم کے سنی مسلمان تھے تو نور جہاں نے قاضی نور اللہ کو مشورہ دیا کہ وہ تقیہ کر کے سنی بن جائیں میں تمہیں پورے ملک کا قاضی یعنی جسٹس چیف بنوا دوں گی تو قاضی نور اللہ تقیہ کر کے سنی بن کر پورے ملک کا قاضی بن گیا مگر تقدیر ہر حالت قائم رہتی ہے۔ ایک بار وہ بدقسمتی سے یوں گنگنا رہا تھے زعمر خویش بیزارم کہ او نام عمر دارد۔ کسی نے یہ سنکر جہانگیر کو مطلع کر دیا تو جہانگیر نے اسے فوراً طلب کر کے یہ دریافت کیا تو اس نے تسلیم کر لیا تو فوراً جہانگیر نے جلدد کو حکم دیا کہ اس

سبائی سن بلوغت کو پہنچ کر تبرا بازی اور گالی گلوچ کے رٹے ہوئے الفاظ ہر قدم پر دہراتا ہے لیکن جب سنی مسلمان یا سپاہ صحابہؓ کے رضا کار سے واسطہ پڑ جائے تو تقیہ کی منحوس چادر اوڑھ لیتا ہے

ایمان ہے اس لیے شیعوں کے اسلام دشمنی کارناموں کی طویل فہرست میں تقیہ کر کے سنی بن کر مختلف صورتوں میں عبداللہ بن سبا کے دین کو رواج دیتے رہے ہیں دے رہے ہیں۔ اور دیتے رہیں گے۔ کبھی محدث بنتے ہیں کبھی مفسر کبھی مورخ اور کبھی صوفی بن کر اسلامی تصوف میں نقب لگاتے رہے کبھی فقیہ بن کر اسلامی توانین کی تضحیک کرتے رہے اور مورخ بن کر حقائق کا منہ چڑاتے رہے کبھی مدرس بن کر حدیث نبوی پر عدم اعتماد کا بیج بوتے رہے اور جب کبھی حکومت میں داخل ہوئے تو اسکی شاندار عمارت کو پیوند زمین کر کے دم لیا آج مسلمانوں کی کتابوں میں جو یہودیانہ اسرائیلی تحریفات نظر آ رہی ہیں وہ سب کا سب انہیں شیعہ لوگوں کا کیا دھرا ہے ان میں ذرا بھی خوف خدا ماش کے دانے پر سفیدی کے برابر بھی نہیں، شیعیت مسلک کے حاملین نے دین اسلام میں تحریف کی خاطر قرآنی آیات کے معنوں میں تحریف کر کے پورے قرآن کو بھر کر رکھ دیا ہے۔ شیعہ کے تقیہ کی آڑ میں سنی بننے کا ثبوت کم از کم بیس مقامات کی نشان دہی کی جا سکتی ہے ایک دو واقعات ملاحظہ فرمایئے......

خود شیعہ مجتہد قاضی نور اللہ اپنی کتاب ”مجالس المومنین“ میں لکھتا ہے کہ علماء شیعہ بوجہ استداد مخالفین وغلبۂ متغلبین ومنافقین کے (اہل سنت والجماعت) ہمیشہ گوشۂ تقیہ میں چھپے رہے ہیں۔ اور وہ اپنے آپ کو شافعی، حنفی وغیرہا ظاہر کرتے رہے ہیں۔ (از حقیقت الشیعہ) اس ضمن میں محترم المقام جناب حضرت شیخ التفسیر شیخ ”حمید الدین فراحیؒ“ اپنی کتاب تفسیر القرآن نظام القرآن میں لکھتے ہیں کہ میں نے صحاح میں بعض ایسی احادیث دیکھیں جو قرآن کا صفایا کر دیتی

کے سنی بنے ہوئے ہو۔ یہ دونوں ہم موجود ہیں اور ہم کو اس ضعیف حدیث کا علم بھی نہیں ہے۔ تو خطیب نے غصہ میں کہا کہ کیا دنیا میں صرف تم ہی احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین ہو؟ جب کہ اس وقت دینائے اسلام میں سترہ امام احمد بن حنبل اور سترہ یحییٰ ابن معین موجود ہیں تو اس شیعہ ذاکر کی اس بکواس کو ٹھکراتے ہوئے اور اس بے حیائی پر لعنت بھیجتے ہوئے بغیر نماز جمعہ ادا کیے واپس چلے آئے۔ اس سلسلے میں محدثینؒ نے بڑی وضاحت سے لکھا ہے کہ فلاں شیعہ نے ایک ہزار کسی نے دو ہزار کسی نے دس ہزار حدیثیں وضع کی تھیں جب ان کا ایک فرد ابن ابی العوجا زندیق گرفتار ہوا۔ تو اس نے اقرار کر لیا تھا کہ میں نے چار ہزار حدیثیں گھڑی ہیں جب خلیفہ وقت نے دریافت کیا کہ اس فعل بد سے تیرا مقصد کیا تھا تو اس نے کہا کہ صرف یہ کہ قرآن کے حلال کردہ احکام کو حرام اور حرام کو حلال کرنا میرا مقصد تھا۔ آخر میں بندہ عفاء اللہ عنہ خود ایک کٹر شیعہ علامہ حلی کی اپنی کتاب ”منہج الکرامہ“ سے یہ واقعہ تقیہ کی حقیقت واضح کرنے کے لیے درج کرنا ضروری سمجھتا ہے۔

(ترجمہ) ”ہم نے بہت کچھ ایسے لوگ دیکھے ہیں جو باطن میں شیعہ مذہب رکھتے تھے مگر حب دنیا اور طلب ریاست کیوجہ سے اپنے آپ کو شیعہ ظاہر نہ کر سکتے تھے میں نے بعض آیمہ حنبلہ کو دیکھا ہے وہ کہتے تھے کہ ہم شیعہ ہیں مگر حنبل بنے ہوئے ہیں نیز ہمارے زمانہ کے شافعیوں کے مدرس اعلیٰ نے جب وہ مرنے لگا تو اس نے وصیت کی تھی کہ میری تجہیز و تکفین کسی شیعہ کے سپرد کر دی جائے اور لوگوں کو گواہ کیا تھا کہ میں شیعہ ہوں“۔

(حقیقۃ الشیعہ ص 8) نیز حسین الامینی سے بھی زیادہ تقیہ باز کی گردن اڑا کر اس کا یہ مطالبہ پورا کر دیں کہ زعمر خویش بیزارم کہ نام عمر دارد مشہور ہے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد حدیث میں موجود ہے کہ انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

جو شخص گالی گلوچ بکتا ہو اور بدزبان ہو اس کا اپنے معاشرہ میں بھی کوئی مقام نہیں ہوتا حضرت نبی کریم ﷺ کا بہت ہی پیارا فرمان مقدس ہے کہ مومن طعنے دینے والا، لعنت کرنے والا، بدگو، اور بدزبان نہیں ہوتا۔ اس قسم کے حضور ﷺ کے دیگر اور بھی کئی ارشادات ہیں ان مودات کی روشنی میں سبائیوں کی مجموعی زندگی کا گہری نظر سے اگر تجزیہ کیا جائے تو انشراح صدر کے ساتھ معلوم ہو جائے گا کہ سبائی کس حد تک مسلمان کہلانے اور کہلوانے کے مستحق ہیں تبرا سبائی مذہب کی صرف ایک شاخ ہی نہیں بلکہ سبائی زندگی کا اوڑھنا بچھونا اور سبائی زندگی کا خلاصہ بھی ہے یہ تبرا بازی سبائی بچوں کو گویا گھٹی میں پلائی جاتی ہے۔ سبائی بچہ جب ذرا بڑا ہو جاتا ہے تو وہ خود تبرا کرنے کی مشق کرنا شروع کر دیتا ہے۔ پھر سبائی سن بلوغت کو پہنچ کر تبرا بازی اور گلی گلوچ میں اس قدر ماہر ہو جاتا ہے کہ طوطے کی طرح سب رٹے ہوئے الفاظ ہر قدم پر دہراتا ہے اس سلسلے میں راقم عفاء اللہ عنہ کا سو فیصد تجربہ ہے ہاں جب سنی مسلمان یا کسی سپاہ صحابہ کے رضا کار سے واسطہ پڑ جائے تو پھر تقیہ کی منحوس چادر اوڑھ لیتا ہے۔ ایک حیران کن حکایت امام باقرؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سبز زبرجد کا پہاڑ پیدا کیا ہے جو دنیا کو گھیرے ہوئے ہے آسمان کی سبزی اسی کی سبزی سے ہے اس پہاڑ کے پیچھے خدا نے ایک مخلوق پیدا کر رکھی ہے ان پر نماز زکوۃ کوئی عبادت بھی فرض نہیں ان کی عبادت صرف یہی

شیعوں کے نزدیک ''متعہ'' نماز، حج، زکوٰۃ، اور جہاد سب عبادات سے اعلیٰ عبادت ہے اور کوئی بھی شخص چار مرتبہ متعہ کر کے (نعوذ باللہ) نبی کریم ﷺ کے درجے تک پہنچ سکتا ہے

ہے کہ اس امت کے دو آدمیوں (صدیقؓ و فاروقؓ) پر (العیاذ باللہ) لعنت کیا کریں۔ ان کے نام لے کر اس لعنتی حکایت سے اور اس قسم کی سیکڑوں جھوٹی حکایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ گالیاں بکنے میں شیعہ ناکافی تھے۔ اس لیے شیعوں کے خدا کو ستر جہان اور پیدا کرنے پڑے کہ گالیاں تبرّی کرنے کی یہ مخصوص سبائی عبادات میں کمی پیدا نہ ہو جائے۔

محترم قارئین! اگر مذہب عالم کا مطالعہ کیا جائے تو تمام مذہب اور ادیان میں یہ تین قدریں مشترک کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان تینوں پر تمام مذاہب متفق ہیں کہ (1) کسی کو گالی نہ دو (2) جھوٹ نہ بولو (3) متعہ یعنی زنا نہ کرو......

مگر سبائیوں کے یہ ارکان ثلاثہ مذکورہ کا نام ہی شیعہ مذہب ہے ایسے تبرائی واقعات تو متعدد میری معلومات میں ہیں مگر طوالت کے خوف سے انہیں قلم زن کر رہا ہوں۔

راوی برکت علی ساکن چاہ میراں لاہور کا بیان ہے کہ میں بوجہ بیمار ہونے کے حکیم محمد اجمل خاں کے ہاں دہلی میں 1922 میں زیر علاج تھا کہ صبح کے وقت چند افراد نہایت ہی پریشانی کے عالم میں حکیم محمد اجمل خاں کے ہاں آئے حکیم صاحب اس وقت تلاوت قرآن پاک میں مصروف تھے آپ نے تلاوت ختم کردی اور ان کی حیران کن گفتگو سن کر ان کے ہمراہ روانہ ہو گئے میں بھی ہمراہ تھا۔ حکیم محمد اجمل خانؒ اپنے ملازم معین حجام کی دوکان پر گئے تو دروازہ اندر سے بند تھا۔ اور خون بہہ کر نالی میں آرہا تھا جناب حکیم صاحب کے استفسار پر معینؔ حجام نے عرض کی حضور حکیم صاحب میں نے ایک خنزیر کو واصل جہنم کیا ہے آپ کلکٹر صاحب اور پولیس کپتان دہلی کو اطلاع کردیں کہ میرے ملازم نے ایک خنزیر کو قتل کیا ہے اگر واقعی میں نے خنزیر کو قتل کیا ہے تو پھر مجھے پر مقدمہ قائم نہ کیا جائے ہاں اگر میں نے انسان کا خون کیا ہے تو پھر مقدمہ قتل ضرور درج کیا جائے آپ حکیم مہربانی فرما کر ہر دو افسران سے ضرور تحریر لے لیں تو حکیم محمد اجمل خان نے کلکٹر دہلی اور پولیس کپتان دہلی کو اطلاع کی تو ہر دو مذکورہ افسران بگھیوں میں موقع پر فوراً پہنچ گئے جب حسب خواہش معین حجام تحریر افسران سے لے لی گئی حکیم صاحب مرحوم نے تحریر لے کر معین کو کہا کہ معین میں نے تمہارے بیان کے مطابق افسران سے تحریر لے لی ہے تو پھر معین حجام نے اپنی دکان کا دروازہ کھولا تو ایک بڑے مجمع نے افسران کی موجودگی میں دیکھا کہ ایک انسان جس کا چہرہ خنزیر کا تھا اس کے گلے پر معین حجام نے استرا چلا دیا تھا۔ اور اسے دھکیل کر نالی پر اوندھے منہ گرا دیا تھا تو اس بارے میں معین حجام سے حلفاً حالات دریافت کئے گئے تو معین حجام نے بتایا کہ یہ شخص میرے پاس داڑھی منڈوانے کے لیے آیا داڑھی منڈواتے ہوئے اس نے اپنا جوتا پاؤں سے نکال دیا جب میں داڑھی مونڈ رہا تھا تو میری نظر اس کے جوتے پر پڑی اس کے جوتے میں اصحاب ثلاثہ کے نام (سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ، سیدنا ذوالنورینؓ) لکھے ہوئے تھے میں بحیثیت ایک مسلمان یہ دیکھ کر برداشت نہ کر سکا اس لیے میں نے اس کے گلے پر استرا چلا دیا۔ تو ہر دو ذمہ داران افسران نے اور عوامی مجمع نے اس کا چہرہ دیکھا تو وہ چہرہ خنزیر کا تھا۔ تو یہ ملاحظہ کر کے جناب حکیم محمد اجمل خان نے اس کا جوتا اور لاش چاندنی چوک دہلی میں عوام کی عبرت کے لیے رکھوا دیا کئی روز دور دور سے لوگ آ کر اسے دیکھتے رہے اور بہت سے شیعہ اس کی حالت خنزیر والی دیکھ کر تائب ہو گئے اور انہوں نے شیعہ مسلک سے توبہ کر لی۔ فاعتبروا یا ولی الابصار۔

ایسے سچے واقعات متعدد ثقہ روایات سے منقول ہیں مگر اختصار کے باعث قلم بند کرنے سے معذرت ہے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی سنت تو یہ ہے کہ جو صحابہ کرامؓ کی توہین جن جملوں میں کرتا ہے رب کائنات بعینہ وہی جملے منکرین صحابہؓ پر چسپاں فرماتے ہیں جن کی قرآن مجید میں متعدد امثال طالبین قرآن مجید کی معلومات میں ہیں اور تبرّی گلو لی گلوچ سے اجتناب کے لیے حضرت نبی کریم ﷺ کے فرمودات کی فہرست بھی بہت طویل ہے۔ ایک حدیث شریف میں ہے جس نے میرے صحابہؓ پر تبرا کیا گالیاں دیں وہ کافر ہے

محترم قارئین کرام! کیا اس حدیث کے مفہوم سے سپاہ صحابہ کے مشہور نعرہ کی تائید صرف ''مقتل کفر'' سے واضح ہو رہی ہے یا نہیں؟ علماء کرام جواب دیں؟

جہاں تک انسانی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر دور میں ہر مذہب کے حاملین نے متعہ زنا کے فعل قبیح جیسی مذموم حرکت اور برے کام کی مذمت کی ہے اور جس قوم نے اس گندے کام کا ارتکاب کیا تو اللہ نے ایسی قوموں کی بربادی کے ساتھ ان کا نام ونشان تک بھی مٹا دیا بلکہ ایک حدیث کا ایک عجیب سا جملہ یوں ملتا ہے کہ ''جو بدبخت یہ فعل زنا کرتا ہے تو اس کو دنیا میں سزا کے طور پر اس سے زنا کیا جاتا ہے'' اگرچہ اس حدیث شریف کی تفصیل بہت ہی وسیع ہے مگر بادی النظر میں مفہوم حدیث شریف بہت واضح ہے۔ سبائیوں نے مسلمان قوم کو تباہ و برباد اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے کے لیے خالص زنا کو متعہ کا نام دیکر متعدد جھوٹی روایات خود وضع کی ہیں۔ قرآن مجید میں چند مقامات پر یہ الفاظ یوں موجود ہیں۔

(1)متعناهم الیٰ حین (2)ربنا استمتع (3)فاستمتعوا بخلاقهم فاستمتعتم بخلاقكم كمااستمتع اللذين من قبلكم(4) فما استمتعتم به منهن وغیرہا

جب کہ ان کے معانی ومفہوم کی شدید ترین تحریف کر کے اہل تشیع نے اس سے مراد متعہ جیسی خبیث اور لعین مطلب برآری کی ہے۔

یہ قرآن پاک کی معنوی تحریف شیعہ کتب کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ سے متعہ کی رکاوٹ اور اس کے اخروی عذاب کی وعیدیں منقول ہیں۔ مگر وائے افسوس کہ شیعہ کے نزدیک متعہ خالص زنا ایک ایسی عبادت ہے۔ کہ دوسری کوئی عبادت اس عبادت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ شیعوں کے نزدیک متعہ ایسی عبادت ہے جس کا ثواب، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، اور جہاد وغیرہا سب عبادات سے متعہ (یعنی زنا) اعلیٰ عبادت ہے۔ اگر آپ فقہ جعفریہ کا مطالعہ کریں تو حضرت علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے اسلامی موقف کے ساتھ سو فیصد اتفاق کریں گے۔ شیعوں نے حضرت نبی ﷺ کی ذات مقدس سے جو وضعی حدیثیں منسوب کر رکھی ہیں ہم تو انہیں کم از کم نقل کرنے سے بھی عاجز ہیں ان میں سے صرف ایک وضعی جھوٹی حدیث العیاذ باللہ ملاحظہ فرمائیے۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو متعہ کرنے کے بغیر مرجائے گا قیامت کے دن اس کی ناک کٹی ہوئی ہوگی، ابن جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی متعہ کیا تھا۔ (نقل کفر کفر نباشد) نیز حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو ایک دفعہ کرے گا اس کا درجہ حسینؓ کے برابر ہے جو دو دفعہ متعہ کرے حضرت حسنؓ کے برابر جو تین بار متعہ کرے حضرت علیؓ کے برابر ہے۔ جو چار مرتبہ کرے اس کا درجہ میرے درجے کے برابر ہے۔ (بحوالہ منہج الصادقین) لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم حضرت جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ نہیں کوئی مرد جو متعہ کرے پھر غسل کرے مگر یہ کہ اللہ اس غسل کے ہر قطرے سے ستر لاکھ ملائکہ پیدا کرے گا جو اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔ قیامت تک یہ ملائکہ متعہ نہ کرنے

والوں (یعنی زنا نہ کرنے والوں) پر قیامت تک لعنت کریں گے۔ (اصلاح الرسوم ص 164) اس قسم کی کافرانہ خرافات کی شیعہ کتب میں بھرمار ہے جس کا یہ انکار ہرگز اور قطعاً نہیں کرتے ہاں

مسائل میں متفق دکھائی نہیں دیتا وہ اسلام کا مدعی کیسے کہلانے کا مستحق ہوسکتا ہے؟ اس لیے مصنف کتاب مولانا عبدالمنان معاویہ حال مقیم مکہ مکرمہ نے سب سے اوّل توحید رب العٰلمین سے شیعوں کی اپنی کتاب خصوصاً اصول کافی امام مہدی کی مصدقہ کتاب، ملا باقر مجلسی

معاویہ صاحب نے متعدد واقعات شیعہ کتب سے درج کئے ہیں۔

قرآن پاک اور شیعیت کے عنوان سے شیعہ مسلک کا واضح اعلان کہ موجودہ قرآن مجید وہ نہیں جو اللہ پاک نے نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس پر نازل فرمایا تھا۔ قرآن کریم سے متعلق شیعوں کی سب سے افضل معتبر کتاب

حسین الامین کی کتاب ''شیعیت کا مقدمہ'' شیعہ دجل و فریب پر پردہ ڈالنے کی مذموم کوشش ہے

تقیہ کی تلوار ہر جگہ عریاں ہی رہے گی۔

مرزائیت کا ماخذ اور منافقانہ، کافرانہ کردار سبائیت سے مستعار اور مرہون منت ہے بڑی گہری نظر سے سبائیت اور مرزائیت نظریات کا ان کے لٹریچر سے مطالعہ کرتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں نے سبائیوں کے اسلام دشمن نظریات سے سب کچھ حاصل کیا ہے زنا کے بارے میں سبائیوں سے سیکھا ہوا سبق مرزائیوں نے بھی حاصل کیا ہے۔ مرزائیوں کی حقیقت پسند پارٹی کے نظریات ملاحظہ ہوں۔

مرزا غلام احمد قادیانی اولیاء اللہ تھے اور اولیاء اللہ بھی کبھی کبھی زنا کرلیا کرتے ہیں اگر انہوں نے کبھی کبھی زنا کرلیا تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ ہمیں اعتراض حضرت صاحب (مرزا قادیانی) پر نہیں کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ پر ہے۔ (مرزا بشیر الدین محمود آں جہانی پر ہے) جو ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔ (مرزائیوں کی نام نہاد حقیقت پسند پارٹی)۔

بندہ عقلیؒ نے عزیز محترم حضرت مولانا عبدالمنان معاویہ کی تازہ ضروری تصنیف ''شیعیت کا مقدمہ ایک اجمالی نظر میں'' کے تعارف و تبصرہ سے قبل شیعہ مسلک کا مکمل مختصر سا تعارف اور خلاصہ بعنوان ''شیعیت کے ارکان ثلاثہ'' کے تحت مکمل وضاحت سے عرض کردیا ہے اس کتاب میں بھی تقریباً انہیں کوائف کی تفصیل مذکور ہے۔ چونکہ شیعیت نے اسلام کے ہر رکن کو مسخ کرکے تبدیل کرڈالا ہے شیعوں کیساتھ کلمہ طیبہ سے لے کر اسلام کے جمیع احکامات تک واضح اختلافات ہیں مسلمانوں کے کلمہ طیبات سے شیعوں کا کلمہ مختلف ہے مسلمانوں کی اذان سے شیعوں کی اذان مختلف ہے۔

مسلمانوں کے حج کے احکامات سے شیعوں کے حج کے احکامات مختلف ہیں۔ مسلمانوں کے روزہ سحری و افطاری کے اوقات و مسائل شیعوں سے مختلف ہیں۔ مسلمانوں کی زکوٰۃ کے احکامات سے شیعی زکوٰۃ صرف ایک فراڈ ہے۔ مسلمانوں کی تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ کے اسلامی احکامات سے شیعہ الگ دکھائی دیتے ہیں۔ غور کیا جائے کہ شیعی گروہ جب کہ مسلمانوں کے ساتھ کسی ایک بھی اسلامی احکام و

کی ''حق الیقین''، ''اصلاح الرسوم'' اور ان کی مستند کتب سے حوالہ جات درج کئے گئے ہیں۔

اسلام کا عقیدہ توحید قرآن و احادیث سے بہت ہی وضاحت کے ساتھ آج ملاحظہ کیا جاسکتا ہے مگر شیعی توحید ملا باقر مجلسی کی زبانی کتاب کے صفحہ 83 پر ملاحظہ فرمایئے ۔'' قرآن کریم کی رو سے اللہ تعالیٰ کے پاک نام اللہ کا الہٰ کا اور رب کا لفظ امام پر بولا گیا ہے۔ ''مراۃ الانوار ص 87''

''ھنا لک الولایۃ للہ الحق'' الکھف۔ اس آیت میں اللہ برحق ہے۔

حضرت علی کو کہا گیا ہے وغیرہ۔ اس مقام توحید میں بھی مصنف نے متعدد شیعی کتب سے شیعوں کا مشرک ہونا ثابت کیا ہے۔ اور دوسرا مرکزی اختلاف نبوت و رسالت کا اختلاف واضح کیا ہے مسلمان کا عقیدہ نبوت و رسالت کے انکار سے بیّن واضح کفر ہے۔ نبوت و رسالت سے متعلق شیعی

> **شیعی گروہ مسلمانوں کے ساتھ کسی ایک بھی اسلامی احکام و مسائل میں متفق نہیں ہے تو وہ مسلمان کہلانے کا کیسے مستحق ہوسکتا ہے؟**

عقیدہ کتاب کے صفحہ نمبر 99 سے شروع ہوتا ہے۔ غور سے ملاحظہ فرمائیں امامت بالاتر از رتبہ پیغمبری است (حیات القلوب جلد نمبر 3 ہے)۔

یعنی شیعہ کے نزدیک نبوت و رسالت سے امامت کا مقام رتبہ اور درجہ بہت بلند ہے۔ شیعہ مسلک کا عقیدہ ختم نبوت سے انکار ملا باقر مجلسی مجتہد اپنی کتاب بحار انوار میں لکھتا ہے کہ آئیمہ مردوں کو زندہ کرنے کی اور مادرزاد اندھے کو اور مبروص کو اچھا کرنے کی انبیاءؑ کے تمام معجزوں کی قدرت رکھتے ہیں۔ اور یہ کہ جو عقیدہ امامت کو چھوڑ کر یعنی انکار کرکے مرے گا وہ جہنمی ہے۔ (کتاب مذکور) اس سلسلے میں بھی مولانا

اصول کافی جو امام بالغیب صاحب کی مصدقہ کتاب ہے قرآن پاک کے بارے میں اس میں مرقوم ہے کہ ترجمہ ''پھر اس کے بعد امام نے کہا (امام جعفر صادقؒ) ہمارے پاس (شیعوں کے پاس) مصحف فاطمہؓ ہے اور ان لوگوں کو کیا معلوم کہ مصحف فاطمہ کیا ہے؟ یعنی فاطمہؓ کا قرآن کیا ہے؟ امام نے کہا کہ یہ تمہارے قرآن سے تین گنا بڑا ہے۔ اور امام نے کہا کہ مجھے اللہ کی قسم اس میں یعنی فاطمی قرآن میں تمہارے قرآن میں سے اس میں ایک حرف بھی نہیں ہے۔

قارئین کرام! ملاحظہ فرمایئے۔ بقول شیعہ معتبر روایت کے مطابق امام جعفرؒ اس موجودہ قرآن کریم کو قرآنکم ۔ قرآنکم یعنی ''یہ تمہارا قرآن'' تمہارا قرآن وہ ہے جس میں شیعی قرآن کا ایک حرف بھی موجود نہیں ہے شاید اس لیے کہ اس حقیقی قرآن میں صحابہ کرامؓ کے فضائل و مناقب کا تکرار ہے اور شاید جو قرآن امام بالغیب چوری کرکے کہیں غائب ہے۔ جس میں حرف اللہ ایک بار بھی موجود نہیں۔ اسے امام بالغیب قرب قیامت میں آتے ہوئے لے آئے گا مگر پھر اس قرآن کا دنیا کو کیا فائدہ ہوگا؟ نیز اسی کتاب اصول کافی جس کی تصدیق امام مہدی نے فرمائی ہے کہ ''ھذا کاف بشیعتنا'' یہ کتاب شیعوں کے لیے کافی ہے اس میں درج ہے کہ ''ان القرآن جاء بہ جبریل الیٰ محمد ﷺ سبعۃ عشر الف آیۃ''

کہ حضرت محمد ﷺ پر جو قرآن نازل ہوا اس کی سترہ ہزار آیات تھیں۔ (لاحول ولا قوۃ) اور اگر میں تمہارے سامنے یہ حقیقت کھول دوں کہ حقیقی قرآن میں کیا کچھ تھا تو بات لمبی ہوجائے گی۔ اور تقیہ اس کی اجازت نہیں دیتا۔ (الاحتجاج طبری جلد اوّل) باقی یہ بات کہ بعض شیعہ اس موجودہ قرآن کریم کی تلاوت کیوں کرتے ہیں تو شیعہ امام نے مشورہ دیا تھا کہ جب تک امام مہدی کا ظہور عن الغار نہیں ہوتا اس وقت تک (تقیہ کرکے) اسی قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہو۔ (یعنی مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لیے)۔ شیعیت کے ساتھ اختلافات تو پورے دین

علامہ فاروقی شہیدؒ ایک درخشندہ ستارہ تھے

رپورٹ: محمد قاسم فاروقی

الحمرا سنٹر لاہور میں قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی کا خطاب

علامہ فاروقی شہیدؒ زندگی بھر دین اسلام کی خدمت، تحفظ ناموس صحابہ کا شعور اجاگر کرنے اور اسلام کے خلاف برسرپیکار طاقتوں کے خلاف جدوجہد میں مصروف رہے

اہلسنت والجماعت لاہور کے زیر اہتمام الحمرا ہال ۲ میں مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے ''مؤرخ اسلام سیمینار'' منعقد ہوا۔ جس میں مسلک اہلسنت والجماعت کے سربراہ علامہ محمد احمد لدھیانوی، ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، پیر سیف اللہ خالد، پیر کبیر علی شاہ، مولانا عبد الرؤف فاروقی، قاری یعقوب شیخ، مولانا رحیج اللہ، مولانا عبدالرشید حدوٹی، سید کفیل شاہ بخاری، حافظ طاہر محمود اشرفی مولانا شمس الرحمٰن معاویہ اور مولانا ریحان محمود ضیاء نے شرکت کی۔ مقررین نے اپنے خطابات میں مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کی قومی، ملی، دینی و مذہبی خدمات پر روشنی ڈالی اور انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ علامہ محمد احمد لدھیانوی نے اپنے خطاب میں کہا کہ مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید، پاکستان کے اہلسنت کے علماء کا ایک درخشندہ ستارہ تھے، آپؒ نے زندگی بھر دین اسلام کی خدمت اور پاکستان کے عوام میں ناموس صحابہؓ کے تحفظ کا شعور اجاگر کیا۔ انہوں نے علم وعمل کے دیپ جلائے اور تحقیق کے راستوں کو منور کیا۔ وہ زندگی بھر اسلام کے خلاف برسرپیکار طاقتوں کے خلاف جدوجہد میں مصروف رہے اور بالآخر فرقہ واریت کی بھینٹ چڑھ گئے۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ واریت کے خاتمہ کیلئے علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ نے جو فارمولا پیش کیا تھا وہ آج بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ اگر آج بھی ہمارے حکمران اس فارمولے پر عملدرآمد کریں تو وطن عزیز پاکستان سے فرقہ واریت کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔ مؤرخ اسلام سیمینار میں قراردادیں بھی پیش کی گئیں جو کہ کچھ یوں ہیں۔

☆ڈرون حملوں کا دوبارہ آغاز امریکہ کی طرف سے پاکستان کی سلامتی کی بدترین توہین ہے جسے برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ بعض اطلاعات کے مطابق اس میں کچھ اندرونی حلقوں کی آشیرباد حاصل ہے جو پاکستانی فوج کو دباؤ کا شکار کرنا چاہتے ہیں، ۔ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت اس سلسلہ میں اپنی پوزیشن واضح کرے اور فوج اپنے وعدے کے مطابق ڈرون حملوں کے خلاف عملی کاروائی کرے۔

☆اطلاعات کے مطابق امریکی حکومت براہ راست بلوچستان میں مداخلت کا فیصلہ کرچکی ہے۔ اور اس منصوبہ پر عملدرآمد ایران اور بھارتی خفیہ ایجنسی ''را'' کے ذریعے کیا جارہا ہے۔ حکومت پاکستان اس سازش کے خلاف فوری طور پر اقدامات کرے اور اب تک گرفتار ہونے والے دہشت گردوں کی تفتیشی رپورٹس کی روشنی میں پاکستان دشمن عناصر کو بے نقاب کیا جائے۔

☆افغانستان میں قتل عام کرنے والی امریکی فوجوں کیلئے سپلائی لائن دوبارہ شروع کرنے کی کسی بھی کوشش کو برداشت نہیں کیا جاسکتا امریکی فوجی افغان مسلمانوں کے قتل عام میں استعمال ہونے والے ہتھیار پاکستان کی فضائی حدود سے لیکر نکلتے ہیں، لہٰذا امریکی فوجوں کو حاصل ائیر سپیس کوریڈور بند کیا جائے۔

☆کراچی میں اہلسنت علماء کے قتل میں ملوث دہشت گردوں اور انکی پشت پناہی کرنے والوں کو گرفتار کیا جائے اور پاکستان میں جاری سنی وشیعہ کشیدگی کے خاتمہ کیلئے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کے ازخود نوٹس کو ری اوپن کیا جائے۔

☆پاکستان میں توہین صحابہ کے واقعات ایک تسلسل اور سازش کے تحت کروائے جارہے ہیں، اس سازش کے پس پردہ کراچی کی سرکاری سیاسی شخصیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا جو اس سے پہلے بھی پورے ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کروانے میں ملوث پائی گئی ہے۔ قومی سلامتی اور امن وامان کے ذمہ دار ادارے اس کا نوٹس لیں۔

☆علامہ حق نواز جھنگوی شہید، مولانا محمد ایثار القاسمی ایم این اے، مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی، علامہ شعیب ندیم، مولانا محمد اعظم طارق ایم این اے، ڈاکٹر ہارون قاسمی، مولانا عبدالغفور ندیم اور امام اہلسنت علامہ علی شیر حیدری شہید رحمہم اللہ تعالی کے قتل کی بین الاقوامی سازشوں کو بے نقاب کیا جائے۔ ایران میں پناہ لیے ہوئے علماء اہلسنت کے 52 قاتلوں کو حکومت ایران سے فوری طور پر طلب کیا جائے۔

بقیہ صفحہ نمبر 30

نے ملاحظہ فرمائی۔ ماتم امام عالی مقام اور نوحہ خوانی کے اثبات اور اس پر ثواب ملنے کے بارے میں شیخ صدوق کی کتاب عیون الرضا کا حوالہ پیش کیا۔ واقعہ ذکر کرنے کے بعد ''ازیں خبر معلوم شد کہ گریہ بر حسینؓ مظلوم موجب اجر جمیل وجزائے جزیل است'' اس واقعہ سے معلوم ہوا۔ کہ امام حسینؓ پر رونا اور نوحہ گری کرنا بہت بڑے اجر اور عظیم جزا کا سبب ہے آخر ماتم حسینؓ اور ان کی یاد میں نوحہ کرنا اگر ثابت کرنا تھا۔ تو کسی حدیث پاک سے ثابت کیا جاتا۔ یا کسی دوسرے معتبر طریقہ سے اس کا ثبوت ذکر ہوتا۔ لیکن یہ کاشفی کیسا سنی ہے۔ جو شیعوں کے نظریات کو ثابت کرتا ہے تو وہ بھی شیعوں کے علماء سے جن کے کندھوں پر شیعیت قائم ہے۔ بہر حال معلوم ہوگیا کہ صاحب روضۃ الشہداء کے پیش نظر کٹر شیعوں کی کتابوں کے واقعات وحکایات فرضیہ ہیں۔ اور ان کی روشنی میں ان کے ہی معتقدات بیان کیے جارہے ہیں۔

بقیہ صفحہ نمبر 31

دوسرے اسلامی ممالک میں برپا کرنے کی کوششیں تیز کردیں اور اس سلسلے میں ایرانی حکومت نے بالخصوص پاکستان اور مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک میں ایک مخصوص گروہ کو منظم کرنے، انہیں مالی امداد دینے کے علاوہ فوجی تربیت فراہم کرنے کا فریضہ بھی سرانجام دیا ہے۔ عالم عرب کے علمائے کرام سے گزارش ہے کہ کسی الزام تراشی اور طعنہ زنی سے گھبرانے کی چنداں ضرورت نہیں، قربانیاں دینے اور شہادتیں قبول کرنے سے اس بے ہودہ انقلاب کا منہ توڑ جواب دیا جاسکتا ہے اور رُخ موڑا جاسکتا ہے۔

CS CamScanner

صحابہ کے خلاف میسج کرنے والا شیعہ گرفتار:

کراچی روزنامہ امت کے سٹاف رپورٹر کے مطابق کورنگی کراچی میں واقع بسکٹ فیکٹری کا ملازم مجاہد علی ولد حسن علی اپنے موبائل فون سے صحابہ کرام کی توہین اور گندی گالیوں پر مشتمل میسج کیا کرتا تھا۔ اسی طرح اس نے فیکٹری کے ملازم زبیر خاں اور سیکورٹی گارڈز کو بھی میسج کیے۔ جس پر فیکٹری کے دیگر ملازمین مشتعل ہوگئے انہوں نے مجاہد علی کو منع کیا لیکن وہ باز نہ آیا تو ملازمین نے اس کے خلاف تھانہ کورنگی صنعتی ایریا میں توہین صحابہ کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کروادیا۔ جس پر پولیس نے کاروائی کرتے ہوئے مجاہد علی کو گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خوشخبری

اب آپ کو پرنٹنگ کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں آپ کا اپنا ادارہ

فاروق پبلی کیشنز

ہمارے ہاں عربی، اردو، فارسی، پنجابی اور انگلش کی کمپوزنگ اور معیاری ڈیزائننگ اور پرنٹنگ کا انتظام موجود ہے۔
نیز وزیٹنگ کارڈ، لیٹر پیڈ، بل بک، اسناد، کتابیں، سٹکر، کیلنڈرز، پمفلٹ، اشتہارات، رسیدیں، اور رسائل بنوانے کے لئے رابطہ کرسکتے ہیں۔ 041-3420396

فاروق پبلی کیشنز سمندری فیصل آباد

ضروری وضاحت

گذشتہ شمارے میں اعلان کے مطابق محترم جناب ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں کا انٹرویو شائع ہونا تھا۔ لیکن دفاع پاکستان کانفرنس ملتان کے انتظامات کی بے پناہ مصروفیات کی بناء پر محترم ڈاکٹر صاحب کا انٹرویو مکمل نہ ہو سکا اس لیے اس شمارہ میں علامہ فاروقی شہیدؒ کے بڑے بیٹے صاحبزادہ اہلسنت والجماعت صوبہ پنجاب کے سینئر نائب صدر صاحبزادہ مولانا ریحان محمود ضیاء کا انٹرویو شائع کیا جا رہا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

نوٹ

نظام خلافت راشدہ کے گذشتہ شمارہ نمبر **1** جلد **2** میں صفحہ نمبر **26** پر غلطی سے مولانا ایثار القاسمی کی جگہ مولانا ضیاء القاسمی لکھا گیا ہے قارئین تصحیح فرمالیں۔

(ادارہ)

اظہار تعزیت

اہلسنت والجماعت کراچی ڈویژن کے سیکرٹری اور قانونی مشیر ڈاکٹر فیاض خان کے والد محترم کا 14 جنوری کو انتقال ہوگیا تھا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ قائد کراچی چیئرمین اہلسنت میڈیا بورڈ مولانا اورنگ زیب فاروقی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں اہلسنت والجماعت کے کارکن علماء، وکلاء، اور تمام طبقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شریک ہوئے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں (آمین) (ادارہ)

عثمان خوشبو اینڈ کیسٹ سی ڈیز ریکارڈنگ سنٹر

ہمارے ہاں تمام جید علماء کرام کے بیانات اور قراء و نعت خواں حضرات کی ویڈیو، آڈیو سی ڈیز ریکارڈنگ کے لیے تشریف لائیں۔ نیز میموری کارڈ میں بھی ڈاؤن لوڈ کرنے کی سہولت موجود ہے۔ تمام اسلامی اسٹیکرز بھی دستیاب ہیں ضلع اٹک کے مذہبی پروگرامز کی ویڈیو ریکارڈنگ کے لیے رابطہ کریں۔ ماہنامہ "نظام خلافت راشدہ" حاصل کرنے کے لیے "نواز بک ڈپو" اٹک شہر رابطہ کریں معرفت نواز بک ڈپو اٹک شہر۔ رابطہ نوازش 0334/0313-5445858

منجانب: عثمان خوشبو اینڈ کیسٹ سی ڈیز ریکارڈنگ سنٹر نزد کمیٹی چوک محمد پلازہ

نا انصافی کب ختم ہو گی؟؟

محمد سکندر شاہ۔ سیکرٹری اطلاعات اہلسنت والجماعت صوبہ سندھ 0333-2837919

تاریخ چیخ دہی ہے چلا رہی ہے حضرت علیؓ نے فرمایا حکومت کفر پر قائم رہ سکتی ہے ظلم پر نہیں لیکن بدقسمتی سے قیام پاکستان سے لیکر آج تک نا انصافیوں کا ایک ایسا نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری ہے جس کی وجہ سے آج ہمارا ملک مسائل کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے لیکن اصل مرض کا علاج کرنا تو درکنار، اصل مرض کی تشخیص کی طرف بھی کبھی صاحب اقتدار افراد نے توجہ نہیں دی یہی وجہ ہے کہ مرض بڑھتا جا رہا ہے اور اب تو پاکستان ٹوٹنے کی باتیں عام ہونے لگی ہیں بلوچستان میں بغاوت عروج پر ہے قبائلی علاقوں میں ایک آگ لگی ہوئی ہے۔ لیکن حکمران طبقہ آج بھی خواب خرگوش میں ہے پاکستان اس وقت جن مشکلات میں ہے ان مشکلات کا سب سے آسان حل یہ ہے کہ پاکستان میں انصاف کی فراہمی سستی اور یقینی بنائی جائے۔ سپریم کورٹ پاکستان کا سب سے بڑا منصف ادارہ ہے لیکن اس کے وکلاء کی فیس لاکھوں روپے ہونے کی وجہ سے غریب کا وہاں تک پہنچنا ایک خواب ہی ہے چیف جسٹس آف پاکستان افتخار محمد چوہدری کی بحالی سے قوم میں ایک نئی امید کی کرن پیدا ہوئی تھی جو وقت کے ساتھ ساتھ مایوسی میں تبدیل ہوتی جا رہی ہے اس کی وجہ چیف جسٹس آف پاکستان سے ایسی بے شمار امیدیں ہیں جن پر وہ پورا نہ اتر سکے اور حقیقت میں ان کی بحالی کی تحریک چلانے والوں نے قوم کو ہر مسئلے کا حل چیف صاحب کی بحالی میں ہی بتایا تھا لیکن کراچی بدامنی کیس ہو، این آر او ہو یا میمو گیٹ انصاف کی بحالی میں اصل رکاوٹ نظریہ ضرورت ہے جو کہ آج بھی زندہ ہے۔ پاکستان میں بدقسمتی سے انصاف کی فراہمی کے حوالے سے نظریہ ضرورت کو ہمیشہ کی طرح اولیت دی جا رہی ہے جس کی وجہ سے ایک عام آدمی کو انصاف کی فراہمی کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو پا رہا ہے۔ اس وقت بھی نظریہ ضرورت ہی انصاف کے حصول میں رکاوٹ ہے۔ پرویز مشرف کا ٹرائل ہو یا این۔ آر۔ او، اکبر بگٹی کا قتل ہو یا جامعہ حفصہ کی بچیوں کی چیخ و پکار، عافیہ صدیقی کا اغواء ہو یا اس کے ساتھ ہونے والی زیادتی۔ کالعدم جماعتوں پر بلا جواز سختی کا مسئلہ فورتھ شیڈول ہو یا لاپتہ افراد کی بازیابی، بلوچستان میں بغاوت ہو یا قبائلی علاقوں میں آگ و خون کا کھیل ہو، مہنگائی ہو یا لوڈ شیڈنگ ہو، بے روزگاری ہو یا کرپشن کے قصے عام، پی آئی اے ہو یا ریلوے ہو ہر مسئلے پر خاموشی اور نا انصافی کی وجہ نظریہ ضرورت ہے اس وقت جس مسئلے پر میں نے قلم اٹھایا ہے اس مسئلے پر نامور صحافیوں نے بھی لکھنے کی کبھی جرأت نہیں کی اور اس کی وجہ یقیناً نظریہ ضرورت ہو گا اور ان کے خیال سے مشرف نے جو بھی کیا غلط کیا البتہ مذہبی جماعتوں پر پابندی کا فیصلہ درست ہے حالانکہ پرویز مشرف پاکستان کی تاریخ کے بدترین حکمران ہیں اس نے سب کو اپنے ساتھ لینے کے لیے سب سے پہلے محب وطن مذہبی جماعتوں پر پابندی عائد کی اور اس نے بعد میں اپنے اقتدار کی ہوس میں پاکستان میں جو کھیل کھیلا اس سے چیف جسٹس آف پاکستان تک محفوظ نہ رہ سکے محب وطن مذہبی جماعتوں پر پابندی کے بعد اس نے ملک میں بسنے والے ہر طبقے، وکلاء، صحافی برادری، سیاسی ورکر، مذہبی و سیاسی قیادت، عدلیہ ہر طبقے پر اقتدار کو طول دینے کے لیے مظالم کیئے جس پر ہر طرف سے آواز اٹھائی گئی۔ ایک طبقہ یعنی کالعدم مذہبی جماعتوں بالخصوص سپاہ صحابہؓ کا ایسا بھی ہے کہ جس پر ظلم کے پہاڑ توڑ دیئے گئے اس کی قیادت کو کارکنوں کو سالوں قید و بند کی اذیتیں برداشت کرنا پڑیں اور جب انہیں جیلوں میں رکھنے کا کوئی جواز نہ رہا تو رہائی کے بعد انہیں فورتھ شیڈول جیسے اندھے قانون میں جکڑ دیا گیا فورتھ شیڈول کے تحت روزانہ تھانوں میں حاضری، مذکورہ تھانے کی حدود سے نکلنے پر پابندی، پبلک مقامات' اسکول، بس اسٹاپ اور کسی بھی تفریح گاہ میں جانے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ یہ بنیادی انسانی حقوق کی کھلی خلاف ورزی ہے لیکن اس پر نام نہاد علمبردار نہ صرف یہ کہ خاموش تماشائی بنے رہے بلکہ بہت سے نام نہاد سیاسی اور انسانی حقوق کے علمبردار اس امر کی کھل کر حمایت کرتے رہے۔ میڈیا بھی یکطرفہ مؤقف شائع کرتا رہا کسی اخبار یا ٹی وی چینل پر دونوں طرف کا مؤقف پیش نہیں کیا گیا یہ رویہ انصاف کے تقاضوں کے خلاف ہے کسی ایک فریق کا مؤقف پیش کرنا اور دوسرے کو مجرم قرار دے دینا انصاف نہیں۔ کالعدم جماعتوں میں سپاہ صحابہؓ کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ حالانکہ کالعدم سپاہ صحابہؓ والے بھی انسان ہیں پاکستان میں سپاہ صحابہؓ ایک ایسی محب وطن مذہبی جماعت تھی جو کہ آئین پاکستان کا بھی احترام کرتی تھی اور ملک میں دہشت گردی کی مخالفت کرتی تھی اور کالعدم جماعتوں میں یہ واحد جماعت تھی جس کے اراکین صوبائی اور قومی اسمبلیوں میں پہنچے اس جماعت کو سب سے بڑا دہشت گرد ثابت کرنے کی ناپاک سازش کی جاتی رہی اور گھناؤنی سازش کے ذریعے دہشت گرد ثابت کرنے پر قوم کا سرمایہ پانی کی طرح بہایا گیا فرضی ناموں سے اخبارات میں کالم لکھوائے گئے ہر دہشت گرد گروپ کا کسی نہ کسی طرح تعلق کالعدم سپاہ صحابہؓ سے ثابت کرنے کی

کالعدم سپاہ صحابہ آئین اور قانون کی پاسدار، محبؒ وطن جماعت ہے حکومت کو اپنی غلط فہمی دور کر کے اسے سیاسی و مذہبی سرگرمیوں کی مکمل اجازت دینا ہو گی تاکہ اس جماعت کے علماء اور نوجوانوں کی بہت بڑی تعداد پاکستان کی تعمیر و ترقی میں اپنا مثبت کردار ادا کر سکے

حکمرانوں نے حب الوطنی کے نام سے مذہبی جماعتوں کو کالعدم قرار دے کر وطن عزیز کے چہرے کو مسخ کر دیا ہے جس کی وجہ سے آج ہم دنیا کی نظروں میں مشکوک ہیں

کوشش کی جاتی رہی میڈیا پر آکر ہر دہشت گردی کے واقعات کے پیچھے کالعدم سپاہ صحابہؓ کا نام لے کر اپنی ناکامیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی جاتی رہی 22 فروری 1990 کو قتل ہونے والے کالعدم سپاہ صحابہؓ کے بانی مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے قتل میں 5 افراد نامزد ہیں اور یہ پانچوں افراد وہ ہیں جنہیں خود مولانا حق نواز جھنگوی نے اپنے قتل ہونے کی صورت میں ذمہ ٹھہرایا لیکن یہ پانچوں افراد نہ صرف یہ کہ قانون کی گرفت میں نہیں آئے بلکہ آج تک آزادانہ گھوم رہے ہیں اگر سپاہ صحابہؓ دہشت گرد ہوتی تو کیا اس کے بانی کے قاتل آج تک زندہ ہوتے؟ یہ بات کالعدم سپاہ صحابہؓ کی امن پسندی ثابت کرنے کے لیے کافی ہے۔ باقی اچھے برے افراد ہر تنظیم، ہر جماعت اور ہر معاشرے میں ہوتے ہیں۔ 12 مئی کو کراچی میں کیا ہوا کون نہیں جانتا لوگوں نے براہ راست میڈیا پر مناظر دیکھے پھر ایک سیاسی تنظیم نے دوسری اور دوسری سیاسی تنظیم نے تیسری پر دہشت گردی کے الزامات لگائے لیکن آج تک کسی جماعت پر پابندی عائد نہیں کی گئی۔ آج تک کسی کے بنیادی حقوق سلب نہیں کیے گئے۔ اور کالعدم سپاہ صحابہؓ نے تو اپنے دستور میں یہ بات درج کی تھی کہ اگر کوئی شخص دہشت گردی یا ملک دشمنی میں کسی انداز میں بھی ملوث ہوگا تو اس کی جماعتی رکنیت ختم کردی جائے گی۔ اس لیے موجودہ حکومت کو اپنے آخری وقت میں چاہیئے کہ وہ مشرف جیسے ڈکٹیٹر کی پالیسیوں کی تقلید کرنے کے بجائے آزادانہ عوامی پالیسی اپنائیں مشرف نے اپنے مطلب کے لیے کالعدم سپاہ صحابہؓ کے مرکزی صدر مولانا اعظم طارق شہیدؒ کو جمالی حکومت میں بھی شامل ہونے دیا تھا اور سیاسی جماعت بنانے کی بھی اجازت دے دی تھی۔ لیکن جونہی 6 اکتوبر 2003 کو مولانا اعظم طارق شہید ہوئے مشرف نے ان کی بنائی ہوئی سیاسی جماعت ملت اسلامیہ پر بھی پابندی عائد کردی اس سے یہ بات ثابت ہے کہ کالعدم سپاہ صحابہؓ پر پابندی اور آزادی ذاتی اقتدار کو طول دینے کے لیے تھی اس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایک طرف امریکہ اور حامد کرزئی لاکھ کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح طالبان کو سیاسی عمل میں شریک کیا جائے اب تو مصر میں طالبان کا باقاعدہ دفتر قائم ہو چکا ہے اس سے بڑھ کر ہماری بدقسمتی اور کیا ہوگی کہ یہاں حب الوطنی جیسے جذبے کی بھی ہر شخص کی اپنی تشریح ہے۔ جو حکمرانوں کی آنکھ بند کرکے تعریف کرے وہ حکمرانوں کے لیے محب وطن اور جو ذرہ برابر بھی اختلاف کرے اسے غدار، شدت پسند اور سیکورٹی رسک قرار دے کر نواز شریف اور بے نظیر کی طرح یا تو جلاوطنی کی سزا دی جاتی ہے تو کبھی ذوالفقار علی بھٹو کی طرح پھانسی پر لٹکا دیا جاتا ہے۔ کبھی چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کی طرح معزولی کی سزا دی جاتی ہے۔ اور کبھی غیر ملکی اشاروں پر اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے محب وطن مذہبی جماعتوں پر پابندی عائد کرکے دنیا کو یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ پاکستان میں صرف دہشت گرد نہیں بلکہ دہشت گرد تنظیمیں موجود ہیں پھر دنیا ہم پر کیسے اعتماد کرے گی کیسے سرمایہ کار پاکستان آئیں گے ہم نے حب الوطنی کے نام پر مذہبی جماعتوں کو کالعدم قرار دے کر اپنے وطن عزیز کے چہرے کو مسخ کردیا ہے آج ہم دنیا کی نظروں میں مشکوک ہیں۔ اس لیے حب الوطنی کے فلسفے کو اپنی ذاتی اقتدار کو طول دینے کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ کالعدم سپاہ صحابہؓ کے حوالے سے حکومت کو اپنی غلط فہمی دور کرنی چاہیئے اور اس جماعت کو قومی دھارے میں شامل کرنے کے لیے سیاسی و مذہبی سرگرمیوں کی مکمل اجازت دینی چاہیئے۔ کیونکہ یہ جماعت آئین اور قانون کی پاسدار محب وطن جماعت ہے اور اس جماعت کے پاس علماء و نوجوانوں کی ایک بہت بڑی تعداد موجود ہے جو پاکستان کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کرسکتی ہے۔

بقیہ صفحہ نمبر 28

کہتا تھا فلک! تو جس کو گستاخ ستارا ٹوٹا ہے تجھے عشق کے آداب سکھا کر شاہین اڑا قیدی پرندوں کو بتا کر ٹکراؤ سلاخوں سے اڑو خوں میں نہا کر

الغرض وہ اپنوں کی زبانوں کے نشتر اور مخالفین کی تلواروں کے زخم برداشت کرتا ہوا آگے ہی بڑھتا گیا۔

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

اور 22 فروری 1990 کو جب اپنے گھر کی دہلیز پر اس کا گرم اور سرخ خون بہہ رہا تھا تو اس کے مشن کی صدائے بازگشت مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں سنی جا چکی تھی ﴿فزت ورب الکعبہ﴾ "رب کعبہ کی قسم تو کامیاب ہوگیا"۔

اے خطابت کے شہسوار! سلام ......

اے قربانیوں کی مسلسل داستاں! سلام ...... اے استقلال کے کوہ گراں! سلام

کیا آپ چاہتے ہیں......؟

محترم مکرم جناب ____

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سب سے پہلے ہم آپ کو (پیغام شہداء) ہر گھر تک پہنچانے کی مہم میں معاونت کرنے کا عہد کرنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جیسا کہ آپ نے جان لیا ہے کہ شہداء کا یہ پیغام سلسلہ وار [نظام خلافت راشدہ] کی شکل میں آپ کے پاس موجود ہے اس پیغام کو آپ اپنی طرف سے جس طبقے تک پہنچانا چاہتے ہیں وہاں یہ نشان لگائیں

☆ اعلیٰ حکومتی عہدیداروں تک

☆ قومی وصوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے ممبران تک

☆ ملک بھر کے پرائمری اور ہائی سکولوں کے اساتذہ تک

☆ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لیکچرارز اور پروفسروں تک

☆ دینی مدارس کے مہتممین اور معلمین تک

☆ ملک بھر کی سیاسی، مذہبی جماعتوں کے ذمہ داروں تک

یا آپ خود پتہ جات فراہم کرکے وہاں یہ رسالہ پہنچانا چاہتے ہیں تو آپ اس فارم کی فوٹوسٹیٹ کروا کر ساتھ تمام ایڈریس بھی منسلک کردیں۔

نظام خلافت راشدہ کا سالانہ ہدیہ فی کس -/500 روپے ہے آپ کتنے لوگوں تک پیغام شہداء پہنچانا چاہتے ہیں۔

1 5 10 50 100

آپ کا مثبت جواب آنے کے بعد ان تمام لوگوں کے ایڈریس بھی آپ کو بھیج دیئے جائیں گے جنہیں آپ کی طرف سے نظام خلافت راشدہ جاری کیا جائے گا۔

میں ____

پتہ ____

مبلغ ____ روپے بذریعہ ____ دینا چاہتا ہوں رقم ملنے پر مجھے رسید بھیج دیں۔

تاریخ ____ دستخط ____

رابطہ ایڈیٹر

نظام خلافت راشدہ
بخاری چوک قاسم بازار سمندری
041-3421796

میری کہانی...... میری زبانی

کہانی: مولانا محسن رضا فاروقی

ترتیب: میاں ذوالفقار علی

سلسلہ وار نظام خلافت راشدہ کے صفحات میں "میری کہانی ـــــ میری زبانی" کے نام سے سچی کہانیوں کا سلسلہ قریباً دو سال سے جاری ہے۔ یہ سلسلہ آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ کا کام دے گا۔ ہمارے پاس ہر ماہ لوگوں کی بڑی تعداد اپنی کہانیاں لکھ کر بھیجتی ہے۔ کچھ لوگ براہ راست رابطہ کر کے اپنی کہانی ایک انٹرویو کی شکل میں لکھوا دیتے ہیں۔ آج جو کہانی ہم اپنے قارئین کی نذر کر رہے ہیں یہ اس شخصیت کی کہانی ہے جس نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ شیعہ ذاکر اور مبلغ کی حیثیت سے گزارا ہے۔ ان کو شیعہ مذہب کی اندرونی کیفیات اور حقائق کا مکمل ادراک ہے۔ انہوں نے شیعہ مذہب سے تائب ہو کر مسلمان بن جانے کی جو کہانی اپنی تقاریر میں بھی بیان فرمائی ہے۔ وہ قارئین کی نذر کی جاتی ہے۔

قرآن پاک صرف اس سینے میں محفوظ رہ سکتا ہے جس کے اندر اس کی حقانیت اور سچائی کا یقین موجود ہو

میری مراد نامور نومسلم شیعہ ذاکر مولانا محسن رضا فاروقی ہیں آپ فرماتے ہیں کہ ساری دنیا شیعہ سے سنی ہوتی ہے۔ لیکن میں شیعہ سے مسلمان ہوا ہوں۔ شیعہ مذہب کوئی دین یا مذہب نہیں بلکہ اسلام دشمنی پر مبنی ایک سازش کا نام ہے جس نے ارتقائی مراحل سے گزرتے ہوئے ایک الگ مذہب کی شکل اختیار کر لی ہے۔ یہ سازش آنحضور ﷺ کے پاک دور سے شروع ہے۔ آپ ﷺ کے دور میں اسلام دشمن سرگرمیوں کو دو طبقات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلا اسلام دشمن گروہ آپ ﷺ کا کھلم کھلا دشمن تھا یہ کفار اور مشرکین پر مشتمل گروہ ہے۔ جس نے اسلام کو قبول ہی نہیں کیا۔ بلکہ کھل کر اسلام کی مخالفت کے ساتھ ساتھ دشمنی پر اتر آئے تھے۔ یہ تمام لوگ آنحضور ﷺ کی مکی زندگی میں آپ کے دشمن رہے۔ دوسرا طبقہ وہ تھا جنہوں نے آنحضور ﷺ کے دور میں بظاہر اسلام قبول کر لیا تھا۔ یہ گروہ مکہ میں موجود نہ تھا بلکہ یہ اسلام دشمن گروہ مدینہ میں جا کر پیدا ہوا تھا۔ اس گروہ کا پہلا چیئرمین منافقین کا سردار عبداللہ بن ابی تھا۔ جس نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ موجودہ دور کی شیعیت بھی اسی پارٹی کی ارتقائی شکل ہے۔ حضور ﷺ کے بعد خلفاء راشدین کے ادوار میں اس اسلام دشمن گروہ کا سردار عبداللہ بن سبا تھا۔ جس نے اسلام دشمنی کو باقاعدہ ایک فکر اور نظریہ عطا کیا۔ اس نظریہ کو پروان چڑھانے کے لیے اس پر حب اہل بیت کا خول چڑھایا گیا۔

عام لوگ شیعہ کی اسلام دشمنی کو اس لیے سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں کہ اس مذہب کو اس کے بانیوں نے تقیہ اور کتمان کے پردوں میں چھپا دیا ہے

اسی فکر پر آج شیعہ مذہب کی پوری عمارت کھڑی ہے۔ عام لوگ شیعہ کی اسلام دشمنی کو اس لیے سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اس مذہب کو اس کے بانیوں نے تقیہ اور کتمان کے پردوں میں چھپا دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ 90 فیصد ہمارا دین کتمان کے پردے میں چھپا ہوا ہے۔ امام جعفرؒ کا قول ہے "جو شخص شیعہ مذہب کو چھپائے گا وہ عزت پائے گا اور جو شخص اس کو ظاہر کرے گا وہ ذلیل وخوار ہوگا" یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں اس مذہب کو چھپا کر ہی کام چلایا گیا تھا۔ موجودہ دور میں بھی جو شیعہ جس علاقے میں بھی اپنے مذہب کو ظاہر کرنے کو کوشش کرتا ہے وہاں فسادات کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ میرا دعویٰ ہے کہ اگر شیعہ مذہب کو اس کے عقائد ونظریات کی بنیاد پر ظاہر کر دیا جائے تو اتنا شدید رد عمل ہو کہ یہ لوگ اپنے گھروں سے باہر بھی نہ نکل سکیں۔ ابھی حال ہی میں جھنگ کی مثال لے لیں۔ کسی منچلے نے سیدنا عثمان ذوالنورینؓ کے بارے میں اپنا مذہب ظاہر کر دیا جس سے پورا جھنگ مشتعل ہو گیا بالآخر یہ واقعہ سازش قرار دے کر معاملہ ٹھنڈا کرنا پڑا۔ میں خاندانی شیعہ ہوں میرے والد محترم شیعہ مذہب کے بہت بڑے ذاکر تھے وہ پیر محل شہر سے عبد الحکیم روڈ پر قریباً 10 کلو میٹر کے فاصلے پر ایک بستی ناصر نگر کے امام باڑے کے متوالی اور خطیب تھے۔ والد محترم محمد حسین شاہ لکھنؤ انڈیا کے ایک شیعہ مدرسہ سے فارغ التحصیل تھے۔ اور قیام پاکستان کے بعد اس علاقے میں آباد ہو گئے۔ میں جب سن شعور کو پہنچا تو روایتی مذہبی تعلیم سے آراستہ کیا گیا میں بھی اپنے والد کی مسند پر خطیب مقرر ہو گیا۔ اس وقت 600 روپے میری تنخواہ مقرر ہوئی گندم کے علاوہ 60 سیر دودھ بھی مجھے ملتا تھا میرے مریدین میں فخر امام۔ عابدہ حسین، مخدوم فیصل علی رضا اور پیر محل تحصیل کے سات گاؤں کے لوگ ہیں۔ میں نے پانچ سو کے قریب شیعہ کے جنازے پڑھائے ہیں۔ اور قریباً 1100 شیعہ کے نکاح میرے ذریعے ہوئے ہیں۔ یہ سب لوگ آج بھی موجود ہیں۔ پورے ملک کے اندر کوئی شہر ایسا نہیں ہوگا جہاں میں نے مجلس نہ پڑھی ہو۔ ایک دفعہ سفر میں بس کے اندر شیعہ ذاکر مولوی اسماعیل سے ملاقات ہو گئی میں اس وقت نیا مسلمان ہوا تھا۔ علیک سلیک کے بعد اس نے کہا تو نے علی کو چھوڑ کر صدیق کو مان لیا ہے۔ تو نے اچھا نہیں کیا۔ میں نے کہا یہ تمہاری تاریخی اور ازلی غلط فہمی ہے میں نے علی کو نہیں چھوڑا بلکہ علیؓ کے ساتھ صدیقؓ کو بھی مان لیا ہے بلکہ صدیق کو میں نے ہی نہیں بلکہ علی نے بھی مانا تھا۔ تمہارا تو مذہب ہی علی سے صدیقؓ کی دشمنی اجاگر کرنے پر ہے۔ اگر علیؓ سے صدیق کی دشمنی ثابت نہ ہو بلکہ محبت و پیار ثابت ہو جائے تو تمہارا مذہب ہی ختم ہو جاتا ہے۔ مولوی اسماعیل مجھ سے جان چھڑانے لگا۔ میں نے کہا میں حق سچ اور عین الیقین کی بات کر رہا ہوں۔ میں نے کہا میں حج پر گیا روضہ رسول ﷺ پر یہ حدیث لکھی ہوئی ہے۔

"جس نے میری قبر کی زیارت کی
اس پر میری شفاعت واجب ہے"

جو شخص ایک بار زیارت کے لیے جائے اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اور جو 1400 سال سے ساتھ پڑے ہوئے ہیں ان کے متعلق کیا خیال ہے؟ وہ بغلیں جھانکنے لگا۔ اس نے کہا تو نے بارہ کو چھوڑ کر ایک کو مانا ہے۔ میں نے کہا میں نے بارہ کو نہیں چھوڑا یہ تمہارا دھوکا ہے۔ جو تم نے اپنی پوری

قوم کو دے رکھا ہے۔ تمہاری پوری قوم تمہارے دھوکے اور پھانسے میں پڑی ہوئی ہے۔ ان کی اپنی کوئی سوچ نہیں ہے۔ مذہبی کتابیں رکھنے اور پڑھنے کی انہیں ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کی مذہبی تعلیم اور عقائد سینہ بہ سینہ منتقل کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر سالانہ مجالس میں مجتہد صاحب ضروری معلومات جو بہت مختصر ہوتی ہیں سے ان کا ایمان تازہ کرتے رہتے ہیں۔ اس سے زیادہ ایک شیعہ کے لیے کچھ جاننے کی ضرورت نہیں رہتی یعنی ہندو پجاریوں کی طرح اس مذہب کی اجارہ داری بھی صرف مجتہدوں کے ہاتھ میں ہے وہ سب کچھ جانتے ہیں لیکن عوام کچھ نہیں جانتے ہیں۔ تم نے صرف محبت اہلبیت کا ڈھونگ رچایا ہوا ہے حقیقت اس کے برعکس ہے۔ میں نے بارہ کو نہیں چھوڑا بلکہ اس سچے صدیق کو مانا ہے۔ جو ان بارہ کا بھی امام ہے۔ حضور پاک ﷺ کی حدیث بخاری شریف میں موجود ہے

حضور ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا ہے کہ

"ابوبکر کو کہیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں"

اسی طرح آپ کی سب سے معتبر کتاب احتجاج طبری کے صفحہ نمبر **307** پر ابوطالب طبری لکھتا ہے۔

"حضرت علی مسجد گئے وضو کیا اور حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے نماز پڑھی" یہ حدیث آپ کی سب سے معتبر کتاب میں موجود ہے۔ جب حضرت علیؓ نے سیدنا صدیق اکبرؓ کے پیچھے نماز پڑھ ان کو اپنا امام مان لیا تو تم انہیں دشمن کیوں ثابت کرنا چاہتے ہو؟ آپ نے قرآن سے عوام کو ہدایت حاصل کرنے کا راستہ بند کرنے کے لیے یہ شوشا چھوڑا ہوا ہے کہ قرآن سمجھنے کے لیے امام ہونا ضروری ہے۔ امام کے بغیر کوئی قرآن کی تفہیم حاصل نہیں کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میرے سابقہ مذہب کے لوگ اس لاریب کتاب سے خود

حسین حقیقت میں سنیوں کے امام ہیں۔ میں نے کہا میں پنجوں کے دروازے پر آیا ہوں اور اسی دروازے پر موت کی تمنا رکھتا ہوں۔ میں نے اس کو کہا آپ کا بھی آخری وقت ہے۔ اور علیحدگی میں بیٹھ کر میری باتوں پر غور ضرور کرنا۔

میں **27** سال تک گھوڑے کی دم چومتا رہا ہوں۔

جو شخص ایک بار روضۂ رسول ﷺ کی زیارت کے لیے جائے اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو 1400 سال سے ساتھ پڑے ہیں ان کے متعلق کسی شک میں پڑنا بدترین گمراہی ہے۔

گھوڑے کو اللہ نے سواری کے لیے بنایا ہے۔ ان لوگوں نے گھوڑے کی پوجا شروع کر دی ہے۔ ایک دفعہ **9** محرم کے دن ہماری تعزیے کے ساتھ جانے والی گھوڑی مر گئی۔ سب لوگ بڑے پریشان ہوئے آخر کمالیہ سے ادھار گھوڑا منگوایا گیا۔ میں اس گھوڑے کو نہلانے کے لیے ٹیوب ویل پر لے گیا۔ پھر اس کی آنکھوں میں مرچیں ڈالیں تا کہ آنکھوں سے آنسو نکل آئیں۔ تو اب مولا تیار ہو گیا۔ ہمارے قوم کی کتنی مت ماری ہوئی ہے جو گھوڑا اللہ پاک نے سواری کے لیے بنایا ہے ہم اس گھوڑے کو پوجنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس محرم کے بعد رمضان میں میرے والد محترم پر فالج کا حملہ ہوا مقامی طور پر علاج کیا کوئی فائدہ نہیں ہوا ہسپتال لے گئے۔ رمضان کا تیسرا عشرہ شروع ہو چکا تھا۔ رات کے آخری پہر والد محترم کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے میرے سب بھائی اور بہنیں موجود ہیں۔ ہم اس وقت علی کے گھرانے کو یاد کرتے ہیں۔ اپنے عقیدہ کے مطابق پنج تن پاک سے مدد مانگتے ہیں۔ ہماری گریہ وزاری اور دعا سن کر والد محترم کانپنے لگے اور اونچی آواز میں فرماتے ہیں کہ پنج تن پاک بھی ٹھیک ہیں لیکن مجھے

گئی۔ میرا باپ بھی خطیب تھا اور میں بھی خطیب ہوں اس وقت جو کیفیت میرے ذہن میں آئی حضرت نوحؑ کا خیال آ گیا کہ اگر ذات کی وجہ سے جنت ملتی تو نوحؑ کا بیٹا بے ایمان ہو کر نہ مرتا۔

حقیقت میں ال ماننے والوں کو ہی کہتے ہیں۔ کیوں کہ قرآن میں جب ال فرعون کا تذکرہ ہے۔ حالانکہ فرعون کی تو کوئی اولاد نہیں تھی تو پھر ال فرعون کیوں کہا گیا؟ اس وقت یہ لفظ میری سمجھ میں آ گیا کہ ال محمد سے مراد حضور ﷺ کی صرف اولاد ہی نہیں ہے بلکہ اس میں آپ کے تمام ماننے والے شامل ہیں۔ والد محترم کے آخری الفاظ کا اتنا اثر تھا کہ مجھے ایمان کی روشنی نظر آنے لگی میں نے اس وقت شیعہ مذہب چھوڑ کر مسلمان بن جانے کا فیصلہ کر لیا۔ والد محترم نے آخری وقت چونکہ اصحاب رسولؐ کی دشمنی سے توبہ کر لی تھی اس لیے ان کی اسلامی طریقہ سے نماز جنازہ پڑھائی اور آخری رسومات ادا کی گئیں۔ میں نے اپنے خدا سے زندگی کی بھیک مانگی کہ مجھے اتنی زندگی عطا فرما کہ میں اپنی سابقہ شیعہ مذہب کی زندگی کا کفارہ ادا کر سکوں۔ اس کے لیے میں نے عہد کر لیا اب میں آنے والے وقت اصحاب رسول کی عزت و ناموس تحفظ کے لیے اپنی زندگی وقف کر چکا ہوں۔ اپنی شیعہ مذہب کی زندگی کے دوران سپاہ صحابہ کے بانی علامہ حق نواز جھنگوی شہید کے ساتھ کئی مناظرے ہوئے تھے۔ لیکن کوئی مناظرہ

گھوڑے کو اللہ پاک نے سواری کے لیے بنایا، اہل تشیع نے گھوڑے کی پوجا شروع کر دی ہے

ہدایت حاصل کرنے کی بجائے مجتہدوں اور ذاکروں کی مہمل و سفلانہ تاویلوں پر آنکھ بند کر کے ایمان لائے ہوئے ہیں۔ اسی طرح یہ کہتے ہیں کہ امام جعفر سے حدیث منقول ہے کہ "اے بھائی سلیمان تم ایسے دین پر ہو جو اس کو چھپائے گا اللہ اس کو عزت دے گا، اور جو اس کو ظاہر کرے گا اللہ اس کو ذلیل کرے گا"

میں کسی لالچ یا دباؤ کی وجہ سے مسلمان نہیں ہوا بلکہ اللہ پاک نے مجھے دین کی سمجھ دے کر ہدایت کے راستے پر ڈالا ہے۔ اس پر اللہ پاک کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔ جو بھی بات کرتا ہوں واضح دلیل کی بنیاد پر کرتا ہوں۔ جس شخص کو خود نبی ﷺ امام بنائے اسے ہم امام کیوں نہ مانیں؟ حسن و

اس آخری وقت میں صحابہ کرام نظر آ رہے ہیں۔ جن کی ساری زندگی میں نے مخالفت کی ہے۔ وہ صحابہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے۔ یہ بات سن کر میں بھی کانپ گیا پھر انہوں نے حسرت و افسوس کا اظہار کیا کہ میں نے ان پاک لوگوں کو ساری عمر گالیاں کیوں دیں۔ پھر انہوں نے فرمایا بیٹا میں سید نہیں ہوں۔ ویسے ہی سید کہلاتا رہا ہوں۔ حقیقت میں سید نہیں ہوں ۔ میں نے کہا تو پھر آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہیں بتایا انہوں نے فرمایا جب مجھے صحابہ کرام نظر آئے تو میں حقیقت کو چھپا نہیں سکتا ہوں۔ میں نے کہا اگر ہم سید نہیں تو کون ہیں؟ یہ بات سن کر ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر

جیت نہ سکا تھا ایک بار انہوں نے مجھے کلمہ طیبہ پر پھنسا لیا تھا۔ کہ اپنا کلمہ قرآن سے دکھاؤ۔ قرآن سے نہیں تو حدیث سے دکھاؤ اگر حدیث سے نہیں دکھا سکتے تو بارہ اماموں میں سے کسی ایک امام کا قول دکھا دو۔ جس نے یہ کلمہ پڑھا ہو یا پڑھنے کی ترغیب دی ہو۔ یہ مناظرہ بھی میں بری طرح ہار گیا تھا۔ اپنے والد محترم کی آخری رسومات سے ادائیگی کے بعد میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تمہارا کیا خیال ہے اس نے کہا تم ان کو ماننے لگے ہو جنہوں نے علی کے گھر کو آگ لگائی تھی حضور ﷺ جو علم کا شہر ہیں اس کا دروازہ علیؓ ہیں۔ اس دروازے کے بغیر تم اس شہر میں کیسے داخل ہو گے۔ میں نے کہا

باقی صفحہ نمبر 48

ایران میں اہل سنت کی حالت زار

مولانا محمد ازہر صاحب مدظلہ، ملتان

اطلاعات کے مطابق ایرانی خبر رساں ایجنسی ''ارنا'' نے انسانی حقوق کے مندوبین کے حوالے سے بتایا ہے کہ ایران کی ایک عدالت نے شمالی کردستان اور دیگر شہروں سے تعلق رکھنے والے مسلک اہل السنۃ والجماعۃ کے 56 علماء کو مجموعی طور پر 164 سال قید کی سزاؤں کا حکم دیا ہے۔ ان سزا یافتہ سنی علماء کا تعلق ایران کے ان شہروں سے ہے، جہاں مسلک اہل سنت کے پیروکاروں کی اکثریت ہے۔ ان علمائے کرام کو مختلف الزامات کے تحت گرفتار کیا جاتا رہا ہے۔ سزا سنانے کے بعد ان علماء کو تہران کے قریب ایک بڑی جیل میں ڈال دیا گیا ہے، جہاں انہوں نے انسانی حقوق سے محرومی اور جیل انتظامیہ کے مظالم کے خلاف 6 روز سے بھوک ہڑتال جاری رکھی ہوئی ہے۔ حکومت نے علماء کرام کے اقارب کے ساتھ ملاقات پر پابندی عائد کر رکھی ہے اور انہیں جیل میں سنگین نوعیت کے مجرموں کے لیے بنائے گئے سیلز میں رکھا جاتا ہے۔ اطلاعات کے مطابق جیل حکام سنی علماء کو انتقاماً ملک کی دور دراز ان جیلوں میں ڈالتے ہیں، جہاں کی انتظامیہ سخت گیر اہل تشیع پر مشتمل ہے (قومی اخبارات 13 اکتوبر 2011ء)

دوسری طرف ''اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان'' کے مرکزی رہنماؤں کے مطابق ایران میں سو سے زائد سنی علماء کو سزائے موت سنائی گئی ہے۔ ان رہنماؤں نے اس پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سزائے موت کے اس فیصلے کو کالعدم قرار نہ دیا گیا تو یہ آگ پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔ اگر سنی علماء کی سزائیں ختم نہ کی گئیں تو دنیا یہ سمجھنے پر مجبور ہوگی کہ ایران میں ایک متعصب مذہبی طبقے کی حکومت ہے۔

یہودیوں، عیسائیوں، سکھوں اور ہندوؤں کو ایران میں اپنی عبادت گاہیں بنانے کی آزادی ہے مگر اہلسنت والجماعت کو مسجد تعمیر کرنے کی اجازت نہیں ہے

جب سے ایران میں سیاسی انقلاب آیا اور حکومت ایک خاندان سے نکل کر عوام کے ہاتھوں میں آئی ہے، بایں وجہ کہ نئے ارکانِ حکومت زیادہ تر مذہبی لوگ رہے، اسے بعض حلقوں میں ایک مذہبی انقلاب سمجھا گیا، بلکہ بعض خوش فہم لوگوں نے اس انقلاب کے مذہبی خاکے میں مزید رنگ بھرا اور اسے ''اسلامی انقلاب'' کہنے لگے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ انقلاب برپا کرنے والے ذہنی طور پر اپنے مخصوص مسلک کے تنگ دائرے سے نکلنے کے لیے کبھی تیار نہیں ہوئے، ان کے پاس عرب وعجم کی اس عصبیت کو ختم کرنے کا کوئی پروگرام نہ تھا، جس نے صدیوں سے رفض وسنیت کے فاصلے قائم کر رکھے ہیں۔ اہل علم جانتے ہیں کہ ''رفض'' ابتداء ہی سے ساسانی روایات کا خوگر رہا ہے، اس کے لیے عرب قیادت کو قبول کرنا اپنے پورے ماضی سے بغاوت کے مترادف ہے۔ افسوس کہ ''پاسدارانِ انقلاب'' نے اس فاصلے کو کم کرنے کی بجائے عراق سے اتنی طویل جنگ لڑی کہ ایران وعرب اتحاد میں کئی خلیجیں حائل ہوگئیں۔

ایران میں مذہبی تعصب کی وجہ سے علماء اہلسنت والجماعت کو سخت ترین سزائیں دی جاتی ہیں۔ اور جیلوں میں انہیں نبیادی انسانی حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے

بانئ ایرانی انقلاب خمینی صاحب نے ایک مذہبی رہنما کی حیثیت سے شاہ ایران کا تخت الٹا تھا، اس لیے ان سے توقع تھی کہ وہ ملک کے اندر قہر وانتقام کا مظہر بننے کی بجائے سیدنا حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے عفو وکرم، حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے صلح پسندانہ فکر وحلم اور سید الساجدین حضرت زین العابدین کے حلقہائے علم کو نہ بھولیں گے لیکن انہوں نے اپنے ہر مخالف کو شمر ویزید سمجھا اور اپنے آپ کو حسین۔ ان کے عہد اقتدار میں جو عدالتیں قائم ہوئیں، ان کے ہمیشہ دو دروازے رکھے گئے، ایک ملزموں کے داخل ہونے کا اور دوسرا ان کی لاشوں کے نکلنے کا اور دنیا نے دیکھا کہ ایران اس طرح ایک سیاسی انتقام کی آماجگاہ بنا، جس طرح سولہویں صدی عیسوی میں اسماعیل صفوی نے اسے فرقہ وارانہ انتقام کی آماجگاہ بنایا تھا اور وہاں کی سنی اکثریت اقلیت میں تبدیل کردی گئی تھی۔

خمینی اگر ایران جیسے عظیم ملک پر قابض ہونے کے بعد اپنے سیاسی مخالفین سے سنت کے مطابق برتاؤ کرتے اور فرقہ وارانہ تنگ نظری سے نکل کر عالم اسلام کو متحد کرنے کی عزیمت پیش کرتے تو آج عالم اسلام کی حالت کچھ اور ہوتی۔ ان کے مسلک کے لوگوں نے ان سے بڑی بڑی امیدیں لگا رکھی تھیں، جو افسوس کہ پوری نہ ہوسکیں۔ 2 جون 1989ء کو خمینی اپنے اعمال کے ساتھ عالم آخرت کے سفر پر روانہ ہوگئے لیکن ان کے جانشینوں نے ان کا سخت گیر موقف، اہل سنت سے امتیازی برتاؤ اور فرقہ وارانہ تنگ نظری کو نہ چھوڑا، جس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ مذہبی تعصب کی وجہ سے علماء اہل سنت کو سخت ترین سزائیں دی جاتی ہیں اور جیلوں میں انہیں انسانی حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے۔

ایران میں اہل سنت کی جتنی تعداد آباد ہے، پاکستان میں ایرانی مسلک کے ہم نواؤں کی تعداد ان کے مقابلے میں بہت کم ہے لیکن اہل وطن جانتے ہیں کہ انہیں پاکستان میں ہر طرح کے مذہبی وسیاسی حقوق حاصل ہیں۔ وہ نہ صرف بے شمار اور اپنی تعداد کے تناسب سے کہیں زیادہ کلیدی عہدوں پر فائز ہیں، بلکہ ان کے لیے صدارت اور وزارت عظمیٰ کے دروازے بھی کھلے ہیں۔ اس وقت بھی پاکستان کے صدر مبینہ طور پر اسی مسلک سے وابستہ بتائے جاتے ہیں، جبکہ ایران میں اس کا تصور بھی محال ہے کہ کوئی سنی وزارت یا صدارت کا امیدوار ہوسکے۔ ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ اتحاد ووسعت قلبی کے دعوؤں کے باوجود دارالحکومت تہران اور ایران کے دیگر بڑے شہروں میں اہل السنۃ والجماعۃ کو مسجد تعمیر کرنے کی اجازت نہیں، بالفاظ دیگر یہودیوں، عیسائیوں، سکھوں اور ہندوؤں کو ایران میں اپنی عبادت گاہیں بنانے کی آزادی ہے، مگر اہل سنت والجماعت پر پابندی ہے۔ جتنے اسباب ووسائل خمینی کو ملے تھے یا اب ان کے عقیدت مندوں کو ایران میں حاصل ہیں، اگر وہ

باقی صفحہ نمبر 48

بقیہ صفحہ نمبر 46

کہ میں نے علیؓ کو نہیں چھوڑا بلکہ اگر علیؓ علم نبوت کا دروازہ ہیں تو صدیق اکبرؓ اس کی بنیاد ہیں۔ حضرت عمر فاروقؓ اس شہر نبوت کی دیواریں ہیں اور سیدنا عثمان غنیؓ اس شہر کی چھت ہیں اور علیؓ اس شہر کا دروازہ ہیں۔ میں نے کہا کہ تم نے کبھی بغیر مکان کے کسی صحرا میں دروازہ کھڑا دیکھا ہے۔ ہر دروازے کے لیے بنیادیں، دیواریں اور چھت ضروری ہوتی ہے۔ اگر علیؓ علم نبوت کا دروازہ ہیں تو صدیقؓ بنیاد ہیں۔ عمرؓ دیوار ہیں اور عثمانؓ چھت ہیں۔ پھر بیگم نے کہا کہ تم ان کو ماننے لگے ہو جنہوں نے علیؓ کے گھر کو آگ لگائی فاطمہؓ کو باغ فدک سے محروم کیا۔ نبی ﷺ کی بیٹی کو دھکے دیئے میں نے کہا یہ باتیں قرآن میں ہیں؟؟ یا حدیث میں ہیں؟؟ اس نے کہا یہ باتیں تاریخ میں ہیں۔ اور تاریخ زندگی ہے میں نے کہا تاریخ کی سب باتیں سچی نہیں ہوتی ہیں۔ تاریخ کی صرف وہی بات مانی جاسکتی ہے جو قرآن اور حدیث سے نہ ٹکرائے۔ تاریخ کی جو بات قرآن و حدیث سے ٹکرائے وہ جھوٹ کا پلندہ ہے۔ وہ بات قابل قبول نہیں ہے۔ قرآن پاک و حدیث میں صحابہ کرامؓ کو سچا اور پکا اور آپس میں رحیم قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا ہم انہیں تاریخ کی جھوٹی اور من گھڑت روایتوں کی وجہ سے جھوٹا ظالم نہیں مان سکتے ہیں۔

اللہ نے اپنے دشمن کا تذکرہ قرآن میں کیا ہے۔ حضور پاک ﷺ کے دشمن کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ اگر صحابہ کرام نعوذ باللہ دشمن رسول ہوتے تو اس کا تذکرہ قرآن اور حدیث میں ہوتا۔ اس لیے اگر تاریخ صحابہ کی تعریف کرے گی تو ماننے کے قابل ہے اور دشمنی کی بات کرے گی تو وہ قطعاً ماننے کے لائق نہیں ہے۔ اگر تمہاری بات صحیح ہے تو پھر صدیق اکبرؓ کے خلاف کوئی حدیث لاؤ۔ سیدنا معاویہؓ کے خلاف کوئی حدیث لاکر دکھاؤ میں نے کہا شیعہ کا حقیقتاً عقیدہ ہے کہ یہ قرآن پاک اصلی قرآن پاک نہیں ہے۔ بلکہ اصلی قرآن پاک حضرت علیؓ نے جمع کیا تھا انہوں نے اپنے بیٹے حسنؓ کو دیا ان سے ہوتا ہوا امام مہدی تک پہنچا اب وہ اصل قرآن امام مہدی کے پاس ہے۔ جو غار میں لے کر چلے گئے تھے جب امام مہدی آئیں گے تو وہ اصل قرآن ساتھ لے کر آئیں گے۔ لیکن موجودہ قرآن خود کہہ رہا ہے یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے۔ جہاں تک میں نے شیعہ مذہب کا مطالعہ کیا ہے شیعہ کا کوئی عالم ایسا نہیں جس نے موجودہ قرآن کو اصلی قرآن کہا ہو یا مانا ہو۔ بلکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اصل قرآن کے (40) پارے ہیں اس میں حسن و حسین اور فاطمہ اور علیؓ کی شان بیان کی گئی ہے۔ اس قرآن میں حضرت علیؓ کی ولایت کا تذکرہ بھی ہے۔ شیعہ تو یہ بھی کہتے ہے اس قرآن کے کچھ اوراق حضرت عثمانؓ کی بکری کھا گئی اور اس بکری نے وہ آیتیں کھائی تھیں جن میں حضرت فاطمہؓ اور حضرت حسنؓ و حسینؓ کی شان بیان کی گئی تھی۔ میں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ قرآن لکھنے والا بھی عثمانؓ ہو اور بکری کو کھلانے والا بھی عثمانؓ ہو۔ قرآن پاک اٹل حقیقت ہے۔ اگر دنیا میں کاغذ کے لکھے ہوئے تمام قرآن پاک شہید کردیئے جائیں تو پھر بھی یہ قرآن ختم نہیں ہوگا کیوں کہ یہ قرآن تو نو نو سال کے بچوں کے سینوں کے اندر بھی محفوظ ہے

قرآن پاک میں آل فرعون کا تذکرہ ہے حالانکہ فرعون کی تو کوئی اولاد ہی نہیں تھی۔ حقیقت میں آل "ماننے" والوں (صحابہ) کو ہی کہتے ہیں

پوری دنیائے شیعیت کو چیلنج ہے وہ سب مل کر بھی ایک قرآن کا حافظ نہیں لا سکتے ہیں۔ یہ قرآن صرف اس سینے میں محفوظ رہ سکتا ہے جس کے اندر اس کی حقانیت اور سچائی کا یقین موجود ہو جس قرآن کی حفاظت کا ذمہ پروردگار نے لے رکھا ہو اس کو کوئی بکری نہیں کھا سکتی ہے۔ میری اس تقریر پر بیگم خاموش ہو گئی میں نے کہا تو اس قرآن پر شیعہ کا ایمان ثابت کر کے دکھا میں مان لوں گا کہ صحابہؓ کی زیادتی ہے۔ تم کہتی ہو یہ قرآن ادھورا ہے یہ بات ان ذاکروں کی اپنی قوم کو دھوکہ دینے کے لیے بنائی ہوئی ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اصل قرآن امام مہدی لے کر آئیں گے۔ ان جھوٹے پیشواؤں نے ساری شیعہ قوم کو امام مہدی کے انتظار پر لگا رکھا ہے۔ اس لیے تو میں کہتا ہوں شیعہ مذہب اسلام دشمنوں کی اسلام کے خلاف سازش تھی۔ جسے مذہب کی شکل دے دی گئی ہے۔ میری بیگم جب لاجواب ہو گئی اس نے کہا کہ میں اماں سے پوچھ کر بتاؤں گی اس نے میری ساس سے بات کی تو ساس نے جواب دیا اگر تو نے ساری زندگی بھوکی مرنا ہے تو سنی بن جاؤ۔ اس جواب کے بعد میری بیگم نے شیعہ مذہب چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ میں نے دو جوڑے کپڑے کے اٹھا کر کہا یہ گھر یہ سامان اور ہر چیز سیدنا صدیق اکبرؓ کی جوتی پر قربان کرتا ہوں۔ گھر سے نکلا سیدھا جامعہ امامیہ گیا وہاں سے تنظیم اہلسنت کے دفتر پہنچا۔ اکابرین نے میرے ساتھ وہی سلوک کیا جو ہجرت کے موقع پر انصار نے مہاجرین کے ساتھ کیا تھا ایک مہینے کے بعد مجھے تنظیم کا مبلغ بنا دیا گیا میں نے شیعہ مذہب کے دوران کئی مناظرے کیے مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے ساتھ بھی مناظرے کیے ہیں۔ لیکن یہ بات اپنی زندگی کے نچوڑ کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلامی تاریخ میں دو ہیرو ہوئے ہیں۔ ایک امیر المومنین سیدنا امیر معاویہؓ اور دوسرے مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ۔ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے جتنا بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے اس کے اثرات کئی صدیوں بعد ظاہر ہوں گے۔ دور اول کے بعد اگر کہیں اسلامی حکومت کامیاب نہیں ہوئی تو اس میں بڑا داخل شیعہ اثرات کا رہا ہے۔ شیعہ مذہب منافقت کا چشمہ ہے۔ جہاں سے منافقت پھوٹتی ہے۔ جب تک شیعہ مذہب کے چہرے سے پردہ نہیں ہٹایا جائے گا دنیا کو اس کا اصل چہرہ نظر نہیں آسکتا ہے۔ سپاہ صحابہ نے بہت تھوڑے وقت میں جو کام کیا ہے ایسا کام کئی صدیوں کا متقاضی ہے۔ میری خداوند کریم سے دعا ہے اللہ پاک مجھے اس وقت تک زندہ رکھے جب تک میں پاکستان کے ہر شہر میں اصحاب رسول کی عزت و ناموس کے تحفظ اور دشمنان اصحاب رسول کے مکروہ چہرے سے اصل پردہ چاک کر کے اس کار خیر میں اپنا حصہ پیش نہ کردوں۔

بقیہ صفحہ نمبر 47

چاہیں تو چشم زدن میں عالم اسلام کی فرقہ وارانہ تلخیوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں، لیکن شاید عالم اسلام کا اتحاد ایرانیوں کا خواب نہیں ہے، اس لیے وہ عالم اسلام کے وسیع تر مفادات کی خاطر مذہبی فرقہ وارانہ کڑیاں توڑنے کے لیے تیار نہیں۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ خمینی دور ہی میں ایرانی حجاج نے حرمین شریفین میں سیاسی جلوس نکالے اور ایام حج کا تقدس پامال کیا اور ہاتھا پائی سے آگے بڑھ کر قتل و قتال تک نوبت پہنچائی۔

خمینی کے جانشین ایران میں اہل السنۃ والجماعۃ بالخصوص ان کے علماء کے ساتھ جو امتیازی سلوک کر رہے ہیں، اس کے اثرات بہت دور تک جاسکتے ہیں۔ اس لیے اسلامی ممالک اور انسانی حقوق کی تنظیموں کو اس امتیازی سلوک کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے تاکہ فرقہ واریت کے یہ شعلے دیگر ممالک کو اپنی لپیٹ میں نہ لیں۔ ہمسایہ ملک ہونے کی وجہ سے اہل پاکستان کی ایران سے نیک توقعات وابستہ ہیں لیکن جب ایران سے ایسی تکلیف دہ اور دلآزار خبریں موصول ہوتی ہیں تو پاکستانیوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کوئی ایسی شخصیت دیں، جو فرقہ وارانہ تعصبات سے بالا رہ کر عالم اسلام کو متحد کر دے، آمین۔

خلافت کا نظام

شفیق الرحمن لاہور
0333 4454147

خلفاء راشدینؓ کا دور خلافت ہمارے لیے ایک بہترین نمونہ ہے۔ جہاں انسان تو انسان، جانوروں تک کو ان کے پورے حقوق ملتے ہیں

ایک کم فہم اور عمل میں انتہاء درجہ کمزور ہونے کے با وجود اس امت کو منتشر ہوتے دیکھتا ہوں تو دل کو ایک ٹھیس پہنچتی ہے کہ آخر اس امت محمدیہ ﷺ کا اس قدر اختلافات میں بہہ جانا کیونکر ہے....؟

خدا ایک...... رسول ﷺ ایک...... قران ایک...... احکامات اسلامی ایک...... تو پھر کیا وجہ ہے کہ آج اس امت کا بکھرا شیرازہ سمٹ نہ سکا...دور حاضر میں باطل قوتیں "الکفر ملة واحدة" کا عملی نمونہ پیش کر رہی ہیں اور آج کا مسلمان انتشار در انتشار میں بڑھتا چلا جا رہا ہے کفار ایک ایک کر کے اسلامی ممالک کو زیر کرنے پر تلے ہوئے اور ہمارے اسلامی ممالک جن کو اللہ تعالیٰ نے طاقت و دولت اور بے بہا وسائل کی نعمتوں سے نوازا ہے خاموش تماشائی بن کر جہاں اپنے مسلمان بھائیوں کو پٹتے، ظلم و ستم کا تختہ مشق بنتے اور قتل ہوتے دیکھ رہے ہیں وہاں اپنی باری کا انتظار بھی کر رہے ہیں کہ کب یہ پھندا ہمارے گلے میں فٹ آتا ہے

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

امت مسلمہ کا اتحاد وقت کی ایک اہم ترین ضرورت ہے اور یہ اتحاد "قیام خلافت" کی صورت میں ہی ممکن ہے آنحضرت ﷺ کے تربیت یافتہ حضرات خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دور خلافت ہمارے لئے ایک بہترین نمونہ ہے جہاں انسان تو انسان (مسلم وغیر مسلم تو کیا.....) جانوروں تک کو ان کے پورے حقوق ملتے نظر آتے ہیں........

اس وقت دنیا میں ۵۶ سے زائد آزاد اسلامی ممالک ہیں ان ممالک کے حکمران مسلمان ہیں ان کے قلوب نبی کریم ﷺ کی محبت کی قندیل سے روشن ہیں ان کو مسلم ہونے پر فخر ہے وہ اسلام کے نام پر اپنی اپنی مملکتوں کے اقتدار پر قابض ہیں مگر انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے اسلام کے بلند و بانگ دعوؤں کے باوجود کوئی ریاست مکمل طور پر اسلامی فلاحی مملکت نہیں کہلا سکی کسی جگہ بھی اسلامی عدل وانصاف، امن وامان اور اتحاد واتفاق کی بہاریں فضائے ملکوت کو معطر نہیں کر رہیں کوئی خطہ بھی قرآنی مساوات اور محمدی انصاف کے شہ پاروں سے مزین نہیں...

کیا اسلام صرف رسمی کاروائی اور سرگزشت کا نام ہے...؟

اسلام جو دنیا بھر کی فلاح و بہبود اور ساری انسانیت کے لئے امن وعافیت، عدل ومساوات اور اتحاد واتفاق کا علمبردار ہے کیا وہ صرف نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے مسائل تک محدود ہو کر رہ گیا ہے...؟

ایسے وقت میں پوری اسلامی دنیا پر فرض ہے کہ اسلام کے آفاقی نظام کے نفاذ کی جدوجہد میں خلافت راشدہ کی یاد تازہ کریں۔ یورپ کے دروازہ پر دستک دینے کی بجائے امریکہ وروس، فرانس وجاپان کے قوانین کا جائزہ لینے کی بجائے براہ راست ایسے دستور کا مطالعہ کریں ایسی تعلیمات سے ہم آغوش ہوں ایسے نظام حیات سے اپنی مملکتوں کو سنواریں جس کا تجربہ قرن اولیٰ میں ہو چکا ہے جس کی ترقی وتعمیر کی داستانیں تاریخ پر ثبت ہو چکی ہیں جس کے عدل وانصاف، امن وسلامتی اور اتحاد و یک جہتی کے ترانے آج بھی غیر مسلم اقوام کی زبانوں پر جاری ہیں آیئے اس صدیقی، فاروقی، عثمانی، مرتضوی اور حضرت معاویہ کے دور حکومت سے رہنمائی حاصل کر کے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز کریں آج اسلامی تاریخ کا عمیق مطالعہ کر لینے کے بعد یہ بات سامنے آتی ہے کہ ہماری ناکامی کی وجہ یہ ہے کہ ہم قران کے اسلامی مشن اور نبی اکرم ﷺ کے فرامین پر نظر دوڑاتے ہیں لیکن خلافت راشدہ کے جس دور میں قرآن کو عالمی طور پر عملی شکل میں نافذ کیا گیا احادیث رسول ﷺ کی بنیاد پر عدالتوں اور معاشی اداروں کی بنیاد رکھی گئی ان کو یکسر فراموش کر بیٹھے ہیں۔ انگریزی قوانین و دفعات اور اقوام متحدہ کے چارٹر پر ہماری نظر ہے لیکن صحابہؓ کی عدالتوں اور قوانین کو ہم نہیں پہچانتے....چاہیے تو یہ تھا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور حکومت سے فقر و درویشی، سادگی و تقویٰ کا سبق لیتے عہد فاروقیؓ سے عدل ومساوات، امن واتفاق کا درس لیتے عہد عثمانیؓ سے اسلامی فتوحات، عہد علیؓ سے علم و عمل کے راستے تلاش کرتے اور حضرت امیر معاویہؓ کے دور خلافت سے اسلام کی عالمگیر حیثیت کا اندازہ لگاتے پھر انہی حضرات خلفاء کے طرز حکومت کو اپناتے ہوئے قرآن و حدیث کی عملی تصویر دنیا کے سامنے پیش کرتے۔ آج بھی ہم آپ ﷺ کے تئیس سالہ زندگی کے سب سے بڑے شاہکار دور خلافت کی روشنی میں مملکت کے تمام مسائل کا حل نکال سکتے ہیں۔ اپنی اپنی ریاستوں، علاقوں، صوبوں اور سلطنتوں کو آفتاب خلافت کی اُسی روشنی سے منور کر سکتے ہیں۔ جدت طرازی اور نئے نئے انکشافات کے اس دور میں نظام خلافت ہی کو ایک معیار وکسوٹی کے طور پر دنیا بھر کے سامنے پیش کرنا چاہیے یقیناً جذبہ ایثار، اتحاد و یک جہتی اور امن وعافیت کی گمشدہ متاع اسی نظام کی وساطت سے ہر مسلم وغیر مسلم کو میسر آسکتی ہے خلافت کا یہی نظام رنگ ونسل کے توازن کو برقرار رکھ سکتا ہے لسانی اور علاقائی جھگڑوں کو نمٹا سکتا ہے کشمیر، بوسنیا، برما، فلپائن، عراق اور افغانستان کے مسلمانوں کے مسائل کا حل پیش کر سکتا ہے آج "خلافت اسلامیہ" کے فراموش کردہ تصور کو دوبارہ زندہ کرنے کی ضرورت ہے جس کو دنیا کے تمام مسلمانوں کی نظر میں دینی اعتبار سے ایک تقدس کا درجہ حاصل تھا پوری دنیائے اسلام کا ایک خلیفۃ المسلمین ہو جس کے پرچم تلے تمام اسلامی مملکتیں وفاقی حیثیت سے جمع ہو جائیں

"خلافت اسلامیہ" کے ذریعہ عالم اسلام کو ایک مرکزیت عطا کی جائے کیونکہ وہ آج بے مرکز اور بے منبر ومحراب ہے اور یہ وہ صدا ہے جس کے لئے پوری دنیائے اسلام کا دل دھڑک رہا ہے

آیئے!!! پھر سے خلفائے راشدینؓ کے نفاذ قران وسنت کے طرز عمل کو سامنے رکھتے ہوئے خلافت کے نظام کو زندہ کریں اور نظام خلافت کے درخشندہ دور کو واپس لانے کے لئے کمربستہ ہو جائیں

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لیکر تا بخاک کاشغر

CS CamScanner

آپ کی مشکلات کا روحانی و طبی حل

خالق کائنات اللہ رب العزت نے حضور ﷺ کو طبیب کامل بنا کر بھیجا آپ ﷺ نے لوگوں کا علاج قرآن مجید کے ساتھ ساتھ جڑی بوٹیوں سے بھی فرمایا کبھی شہد، کبھی کلونجی اور کبھی عجوہ کھجور کے ساتھ مختلف امراض کا علاج کیا ہے غرض یہ کہ آقا ﷺ نے انسانیت کا علاج روحانی بھی کیا اور جسمانی بھی ذیل میں ہم طب نبی ﷺ کے دونوں طریقوں کو عوام الناس تک پہنچانے کا سلسلہ شروع کر رہے ہیں

روحانی علاج

نافرمان اولاد کا علاج

اگر کسی کی اولاد نافرمان ہو تو ہر نماز کے بعد اس آیت کو پڑھا کرے اور "ذُرِّيَّتِي" کی جگہ اپنی نافرمان اولاد کا نام ذہن میں رکھے۔

○ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ○

سر درد سے نجات

اگر کسی کے سر میں درد ہو تو یہ حروف لکھ کر سر میں باندھے جائیں تو انشاء اللہ درد جاتا رہے گا مجرب عمل ہے۔

﴿دم م ل ہ﴾

نزلہ زکام دور ہونا

اگر کسی کو نزلہ کی وجہ سے چھینکیں بکثرت آتی ہوں تو گیارہ مرتبہ یہ آیت کھانے کی چیز پر دم کر کے مریض کو کھلایا جائے تو انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔

○ الحمد للہ الذی انزل عل عبد الکتاب ولم یجعل لہ اعوجا○

دانت کا درد

جس کے دانت میں درد ہو وہ اس آیت کو کاغذ یا کپڑے پر لکھ کر دانت کے نیچے دبائے انشاء اللہ درد جاتا رہے گا۔

○لِکُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ○

بولنے میں دشواری

اگر کوئی شخص ٹھیک بولنے پر قادر نہ ہو تو پانچوں نمازوں کے بعد اکیس اکیس مرتبہ یہ آیت پڑھنا مفید ہے۔

○رب یسری امری وحلل عقدۃ من لسانی یفقھو اقولی○

زبان کی سوجن پر تین سو مرتبہ اسم باری تعالیٰ "یا مُؤمِنُ" پڑھ کر دم کرنے سے سوجن جاتی رہتی ہے۔

غصہ دور کرنے کا طریقہ

جب کسی بھی شخص یا بات پر غصہ آ جائے تو "اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم" پڑھے آقا علیہ السلام نے فرمایا جس شخص کو غصہ آ جائے تو وہ تعوذ پڑھے تو غصہ جاتا رہے گا۔

بدزبانی اور فحش گوئی سے نجات کے لیے

جو شخص بدزبان اور فحش گو یعنی بد کلام ہو اسے چاہیے پابندی کیساتھ "استغفر اللہ رَبِّ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ" پڑھا کرے ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آقا دو عالم ﷺ سے اپنی بدزبانی اور فحش کلامی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم استغفار کی پابندی کیوں نہیں کرتے؟

حالت مرض میں دعا

بیمار آدمی مرض کی حالت میں چالیس مرتبہ یہ آیت کریمہ پڑھے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" حدیث مبارکہ میں ہے جس مسلمان نے اپنی بیماری کی حالت میں چالیس مرتبہ مذکورہ آیت پڑھ لی تو اگر اس بیماری میں وفات پا گیا تو چالیس شہیدوں کا اجر پائیگا اگر تندرست ہو گیا تو اس کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔

مغلوب ہوجانے کے وقت کی دعا

جب کوئی شخص کسی چیز، کام یا شخص سے مغلوب اور بے بس ہو جائے تو کثرت کیساتھ "حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ" پڑھے خالق کائنات کے کرم سے آسانی پیدا ہو جائے گی۔

بیماریوں سے نجات

طبیب کائنات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ" جو شخص پڑھا کرے اس کے لیے یہ ننانوے دکھ بیماریوں کی دوا ہے۔ جس میں سب سے ہلکی بیماری فکر اور پریشانی (وسوسہ) ہے۔ سبحان اللہ کتنا آسان نسخہ ہے۔

سانپ بچھو کاٹے کا علاج

جس کسی کو سانپ بچھو یا کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا ہو اس پر سات مرتبہ "سورۃ الفاتحہ" پڑھ کر دم کرنے سے آرام آجاتا ہے۔

طبی علاج

﴿طب نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾

نمک کے فوائد مسند فردوس میں تحریر ہے حضور پاک ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا جو شخص کھانے سے پہلے اور بعد میں نمک چکھے وہ تین سو تیس قسم کی بلاؤں سے بچ جائے گا

پیٹ درد، جنون، جذام، حلق کا درد کے لیے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ نمک سے کھانا شروع کرو اور اسی پر ختم کرو اس سے ستر بیماریوں سے امن ملتا ہے جن میں جنون، جذام، حلق کا درد اور پیٹ کا درد بھی شامل ہے۔

قرآن مجید میں سورہ فرقان کی آیت نمبر ۵۳ میں نمک کا ذکر موجود ہے۔ کھانے کو ذائقہ دار بنانے کے لیے نمک ضروری ہے۔ اوسط درجہ قوی آدمی کے لیے دن رات میں 2-3 گرام نمک کی مقدار ضروری ہے تا کہ اس کا جسم زہریلے مادوں سے محفوظ رہ سکے اور اعضائے جسم کی تعمیر کا عمل بخوبی انجام پاتا رہے۔

نمک ہمارے بدن کے مشمولات میں سے ہے یہ بدن کے ہیموگلوبن کو محلول حالت میں رکھتا ہے اور ہم مسلسل اس کو پسینہ، پیشاب اور آنسوؤں سے خارج کرتے رہتے ہیں طبیب کائنات ﷺ نے فرمایا نمک تمہارے سالن کا سردار ہے

حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص اپنے پہلے لقمہ پر نمک چھڑک کر کھائے اس کے چہرے سے سفید و سیاہ پھنسیاں مٹ جائیں گی۔

خط و کتابت کیلئے

نقشبندی و روحانی علاج گاہ

محمد عمر فاروق نقشبندی

جامع مسجد محمدی بخاری چوک قاسم بازار سمندری فیصل آباد

0303-7740774

صبح 10 بجے سے 12 بجے تک

علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہید کے علمی منصوبہ جات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ان سے محبت اور عقیدت رکھنے والوں اور معاونین ممبران کے نام

اہم پیغام

خوشخبری

علامہ فاروقی شہید کے تاریخ ساز منصوبے

عمر فاروق اسلامیہ یونیورسٹی

کی تعمیرات کے آغاز کے لئے کام شروع ہو چکا ہے

امید ہے کہ آپ بخیر و عافیت انعامات خداوندی سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ جامعہ عمر فاروق اسلامیہ آپ کا اپنا ادارہ ہے۔ اس کے ساتھ آپ کی والہانہ عقیدت اور محبت اور ہر موقع پر تعاون کا میں بے حد ممنون ہوں، رب تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت کی دائمی خوشیاں نصیب فرمائے۔ آمین!

جامعہ کا تعارف اور خدمات، اور طلباء پر اٹھنے والے بھاری اخراجات یقیناً آپ کے علم میں ہوں گے۔ آپ جامعہ ہذا میں دینی و عصری علوم کی بقاء اور ترقی کے لئے ہر موقع پر اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور اپنے احباب و متعلقین کے ہر قسم کے تعاون گندم، زکوۃ، عطیات، اور قربانی کی کھالیں یا ان کی قیمت اپنے محبوب جامعہ عمر فاروق اسلامیہ میں پہنچانے کی بھرپور کوشش فرماتے رہا کریں۔

جامعہ کی تمام رونقیں اور بہاریں اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم اور جملہ معاونین کے تعاون سے قائم ہیں۔ علامہ فاروقی شہید کے احباب و متعلقین سے خصوصی درخواست ہے کہ علامہ شہید کے علمی ورثہ اور دیگر منصوبہ جات میں بڑھ چڑھ کر تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

شعبہ جات

☆ شعبہ ناظرہ (طلباء و طالبات) ☆ شعبہ حفظ (طلباء و طالبات)

☆ شعبہ گردان (طلباء و طالبات) ☆ شعبہ فہم دین کورس (طلباء و طالبات)

☆ شعبہ فاضلات طالبات ☆ شعبہ کتب طلباء / شعبہ کمپیوٹر طلباء

☆ شعبہ دار الافتاء / شعبہ دعوت و تبلیغ ☆ شعبہ تصنیف و تالیف / شعبہ مڈل و میٹرک طلباء

خدمات پر اجمالی نظر

☆ اساتذہ و عملہ کی تعداد 23 ☆ موجود کل طلباء و طالبات 450

☆ مقیم طالب علم کا ماہانہ خرچ 3000 ☆ جامعہ سے فارغ التحصیل طلباء و طالبات 350

☆ کمپیوٹر ڈپلومہ حاصل کرنے والے طلباء 253

☆ گندم کی سالانہ ضرورت 500 من

صاحبزادہ مولانا

ریحان محمود ضیاء مدظلہم **جامعہ عمر فاروق اسلامیہ راوی محلہ سمندری**

اکاؤنٹ نمبر 5-248 نیشنل بنک مین برانچ سمندری 041-3420896/0300-7693296

اسلامی تاریخ کے عظیم حکمران، عدل و انصاف کے تاجدار، حضرت **عمر فاروق** رضی اللہ عنہ

کی زندگی کو منظوم نذرانہ عقیدت پیش کرنے والی 1600 سے زائد اشعار پر مشتمل منفرد کتاب

زندگی بھر جو رہے احمد مختار کے ساتھ
موت کے بعد بھی آسودہ ہیں سرکار کے ساتھ

مناقب
مرادِ مصطفیٰ ﷺ

اسلامی تاریخ پر گہری نظر رکھنے والے عظیم شاعر

حدید مرزا مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے

ہدیہ 150 روپے

ناشر

اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد پاکستان

041-3420396
0300-7916396

CamScanner